(۱) رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صاحب منیجر و مہتمم

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

ضوابط و شرح قیمت

نمبر ۱ و ۲) قادیان دارالامان - ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۳ و ۳۰ شوال ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ (جلد ۲

البدر جلد ۲

بعض احباب نے مشورہ دیا ہے کہ چونکہ نیا سال ہے اور اکثر خریدار اسی سال سے اپنا حساب البدر سے رکھنا چاہتے ہیں اس لئے اب اسکی جلد ۲ شروع کیجاوے - یہ امر مجھکو بھی مناسب معلوم ہوتا ہے اور اگرچہ اس کا ابتدا ۲ جنوری ۱۹۰۳ء کے پرچہ سے ہی چاہئے تھا مگر اس وقت خیال نہ رہا اس لئے اب ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء سے ہم نئی جلد اور نئے صفحے شروع کرتے ہیں

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

اس سے پیشتر اردو میگزین ریویو آف ریلیجن کے صفحوں پر اس کارخانہ کے اشتہارات نکلکر احمدیہ احباب کی توجہ کو اس طرف مائل کرتے رہے ہیں کہ مشتہر کا ارادہ ایک وسیع کارخانہ جاری کرنیکا قادیان میں ہے اس کے بعد چونکہ اسی کارخانہ کی طرف سے اخبار البدر جاری ہوا اس لئے وہ سلسلہ اشتہارات ملتوی کر دیا گیا اسی کی ایک شاخ بک ایجنسی بھی تھی جسے اب ہم بفضل خدا تکمیل کرنا چاہتے ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اسمیں عمدہ عمدہ خوشخط قرآن شریف - کتب احادیث تصوف اخلاق - ادب - علم طب وغیرہ عموماً اور احمدیہ مشن کی تائید میں جو کتب شائع ہوں ان کو خصوصاً رکھا جاوے اور مختلف اوقات میں ان کی ایک فہرست مختصر خلاصہ مضمون کیساتھ بطور ضمیمہ البدر شائع ہوتی رہے اس لئے ہر ایک صاحب تصنیف اور کتب فروش کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ اس اشتہاری طریق سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو بذریعہ خط و کتابت کمیشن وغیرہ کا فیصلہ کریں -

اور اگر وہ چاہیں تو اپنے پرچہ اس اشتہار میں اشتہار دے سکینگے مگر اس کی اجرت الگ ہوگی -

یہ اشتہاری سلسلہ اس وقت شروع ہوگا جبکہ اس قدر کتب کی فہرست ہمارے پاس پہنچ جاویگی جنکے نام معہ مختصر خلاصہ مضمون کم از کم البدر کے سائز کے ایک صفحہ پر آسکیں -

---

بعض اصحاب ہماری معرفت بعض کتب بذریعہ وی پی طلب کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ جن کتب کی فہرست البدر میں نہیں ہوتی ان کتب کی روانگی پر ہم ار فی روپیہ کمیشن اصل قیمت کتاب پر علاوہ اخراجات وی پی محصولڈاک کے لیا کرتے ہیں -

---

براہین احمدیہ اس کتاب کی اول اڈیشن کی مکمل براہین چند احباب خریدنا چاہتے ہیں اگر کوئی خود یا ان کے گرد و نواح میں کوئی اور فروخت کرنا چاہے تو البدر سے خط و کتابت کر کے

قیمت - جن چند صاحبوں نے البدر جاری کروا کر ابھی تک قیمت ارسال نہیں کی وہ جلد تر ارسال فرماویں اور جن کا وعدہ فروری کا تھا ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ فروری کا مہینہ آچلا ہے ایفائے وعدہ کریں -

---

تیرہ نمبر آنے میں حسب منشاء الملتمس نمبر ۱۲ جلد ۱ - جو دو اصحاب اخبار خریدنا چاہیں وہ بہت جلد دو دو - نئے خریدار پوری قیمت کے ارسال کریں - کیونکہ نیا سال شروع ہو گیا ہے -

طبی مشورہ

(۱)

[illegible] بردالہ - مرض اسقاط جنین

علاج فرمودہ حکیم نورالدین صاحب

(۱) فلفل سیاہ ایک پاؤ پختہ } ملاکر دو دانہ فلفل اور پانچ دانہ اجوائن ہر روز صبح و شام کھاوین
اجوائن دیسی صافی ایک سیر }

(۲) ہر دوسرے دن ایک وقت کاربونیٹ آف آئرن - مشک خالص
ایک سرخ ایک چاول

(۳) پرہیز - ترک جماع کم از کم ۶ ماہ

(۲)

خریدار از دفتر اگر کٹوا انجینیر پراونشل ڈویزن

مرض - ایک عورت عمر ۲۲ سال کو ایام ماہواری آنیسے چند روز پیشتر درد شروع ہوتا ہے اور صاف ہونے تک رہتا ہے ایام بہت کھلکر آتے ہیں مگر مریضہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے بہت کمزور ہو گئی ہے پانچسال سے زیادہ شادی کو ہوا ہے مگر اولاد کوئی نہیں ہوئی -

علاج فرمودہ حکیم نورالدین صاحب

ناگ کیسر - زیرہ سپید - کباب چینی - برادہ دندان فیل مانند سرمہ باریک پیسکر نصف ماشہ صبح و نصف ۲ ماشہ شام کو - ایک چاول ہینگ خالص فی خوراک رکھکر کھاوین اور ایک ہفتہ کے بعد اطلاع دیوین کہ کیا حال ہے ترشی سے پرہیز کریں

(۳)

برادر خریدار مقام فتحوالہ - مرض - دس بارہ سال سے طنین گوش ہر کبھی آرام کبھی جوش - کبھی بندوق کی آواز مثل

(۱) رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صاحب منیجر و مہتمم

البدر

(محمد افضل) (اڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۱ و ۲ قادیان دارالامان ۔ ۲۳ و ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۳ و ۳۰ شوال سنہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ جلد ۲

البدر جلد ۲

بعض احباب نے مشورہ دیا ہے کہ چونکہ نیا سال ہے اکثر خریدار اسی سال سے اپنا حساب البدر سے رکھنا چاہتے ہین اس لئے اب اسکی جلد ۲ شروع کیجاوے ۔ یہ امر مجھو بھی مناسب معلوم ہوتا ہے اور اگرچہ اس کا ابتدا ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے پرچہ سے ہی چاہئے تھا مگر اُس وقت خیال نہ رہا اس لئے اب ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے ہم ... نئی جلد اور نئے صفحہ شروع کرتے ہین

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

اس سے پیشتر اردو میگزین ریویو آف ریلیجن کے صفحہ پر اس کارخانہ کے اشتہارات نکلکر احمدیہ احباب کی توجہ کو اس طرف مائل کرتے رہے ہین کہ مشتہر کا ارادہ ایک وسیع کارخانہ جاری کرنیکا قادیان مین ہے اس کے بعد چونکہ اسی کارخانہ کی طرف سے اخبار البدر جاری ہوا اس لئے وہ سلسلہ اشتہارات ملتوی کر دیا گیا اسی کی ایک شاخ بک ایجنسی بھی تھی جسے اب ہم بفضل خدا تکمیل کرنا چاہتے ہین ہمارا ...ہے کہ اسمین عمدہ عمدہ خوشخط قرآن شریف ۔ کتب احادیث ... خلاق ۔ ادب ۔ علم طب وغیرہ عموماً اور احمدیہ مشن کی ...کتب شائع ہوں ان کو خصوصاً رکھا جاوے اور ...ف اوقات یہان کی ایک فہرست مختصر خلاصہ مضمون کیساتھ بطور ضمیمہ البدر شائع ہوتی رہے اس لئے ہر ایک صاحب تصنیف اور کتب فروش کی خدمت مین التماس ہو کہ اگر وہ اس اشتہاری طریق سے فائدہ اٹھانا ... یہ خط وکتابت کمیشن وغیرہ کا فیصلہ کرین ۔

اور اگر وہ چاہین تو انہو پتہ پر ہم اس اشتہار مین اشتہار دیسکینگے مگر اس کی اجرت الگ ہوگی ۔

یہ اشتہاری سلسلہ اُس وقت شروع ہوگا جبکہ اس قدر کتب کی فہرست ہماری پاس پہونچیگی جنکے نام معہ مختصر خلاصہ مضمون کم از کم البدر کے سائز کے ایک صفحہ پر آسکین ۔

بعض اصحاب ہماری معرفت بعض کتب بذریعہ وی پی طلب کرتے ہین انکو واضح ہو کہ جن کتب کی فہرست البدر مین نہین ہوتی ان کتب کی روانگی پر ہم ارنی روپیہ کمیشن اصل قیمت کتاب پر علاوہ اخراجات وی پی ومحصولڈاک کے لیا کرتے ہین ۔

براہین احمدیہ اس کتاب کی اول اڈیشن کی مکمل براہین چند احباب خریدنا چاہتے ہین اگر کوئی صاحب خود یا ان کے گرد ولواح مین کوئی اور فروخت کرنا چاہے تو البدر سے خط وکتابت کرے

قیمت ۔ جن چند صاحبان نے البدر جاری کروا کر ابھی تک قیمت ارسال نہیں کی وہ جلد تر ارسال فرمادین اور جن کا وعدہ فروری کا تھا ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ فروری کا مہینہ آچلا ہے ایفائے وعدہ کرین ۔

تیرہ نمبرہ آنے مین حسب شرائط مندرجہ البدر نمبر ۱۲ جلد ۱ ۔ جو دو اصحاب اخبار خریدنا چاہین وہ بہت جلد دو ۔ دو ۔ نئے خریدار پوری قیمت کے ارسال کرین ۔ کیونکہ نیا سال شروع ہوگیا ہے ۔

طبی مشورہ

(۱)

خریدار از سید والہ ۔ مرض اسقاط جنین

علاج فرمودہ حکیم نورالدین صاحب

(۱) فلفل سیاہ ایک پاؤ پختہ } ملاکر دو دانہ فلفل اور پانچ دانہ
اجوائن دیسی مصفی ایک سیر } اجوائن ہر روز صبح وشام کہاوین

(۲) ہر دوسرے دن ایک وقت کاربونیٹ آف آئرن ۔ مشک خالص
ایک سرخ ایک چاول

(۳) پرہیز ۔ ترک جماع کم از کم ۶ ماہ

(۲)

خریدار از دفتر اگزکٹو انجنیر پراونشل ڈویژن

مرض ۔ ایک عورت عمر ۲۲ سال کو ایام ماہواری آنیسے چند روز پیشتر درد شروع ہوتا ہے اور صاف ہونے تک رہتا ہے ایام بہت کھلکر آتے ہین مگر مریضہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے بہت کمزور ہوگئی ہے پانچسال سے زیادہ شادی کو ہوا ہے مگر اولاد کوئی نہین ہوئی ۔

علاج فرمودہ حکیم نورالدین صاحب

ناگ کیسر ۔ زیرہ سپید ۔ کباب چینی ۔ برادہ دندان فیل ماشہ
مانند سرمہ باریک پیسکر نصف ماشہ صبح ونصف ۲ ماشہ شام کو ۔ ایک چاول ہینگ خالص فی خوراک رکھکر کہاوین اور ایک ہفتہ کے بعد اطلاع دیوین کہ کیا حال ہے ترشی سے پرہیز کرین

(۳)

برادر خریدار مقام فتحوالہ ۔ مرض ۔ دس بارہ سال سے طنین گوش ہر کبھی آرام کبھی جوش ۔ کبھی بندوق کی آواز مثل

مسلسل ڈائری

(بقیہ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۰۳ء)

کہا۔ کے دن پہر فروری مین آوین گے اب دیکھا گیا ہے کہ کثرت سردی اور کثرت گرمی مین اس مین اس کی شدت اور تیزی رک جاتی ہی لیکن بہاری موسم فروری - مارچ اور ستمبر اکتوبر مین اس کا زور بڑھ جاتا ہو - مگر یہ یاد رکہنا چاہیئے کہ یہ دورے تھمنے والے نہین ہین خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی دورے شدید ہین زمین پر خدا تعالےٰ سے غفلت اور سستی پھیل گئی ہے نیکیو نکیطرف توجہ نہین رہی ایسی صورت مین کیا اس کا علاج ڈاکٹری اصولون سے ہو گا یا کوئی اور علاج اثر پذیر ہو سکیگا جب تک خدا کی مرضی نہ ہو تو کوئی شئی فائدہ نہین کر سکتی -

مت خیال کرو کہ ہمارا ملک یا شہر یا گاؤن ابھی تک محفوظ ہی یہ کل دنیا کے لئے مامور ہو کر آئی ہی اور اپنے اپنے وقت پر ہر جگہ پہر یگی اس کے دورے بڑے لمبے ہوتے ہین بعض وقت لوگ ان وجوہات کو نہین سمجھ سکتے لیکن یاد رکھو کہ جو کچھ ہو رہا ہے - اللہ تعالےٰ کے حکم اور ایما سے ہو رہا ہے - اب اس کے وجوہ موٹی ہین بائیس برس پہلے خدا نے براہین احمدیہ مین مجھ اس کی خبر دی اور پھر متواتر وقتاً فوقتاً وہ اطلاع دیتا رہا - یہان تک کہ جب ابھی پنجاب کے دو ضلعو نمین تھی تو اس نے مجھے بتایا کہ کل پنجاب اس کے اثر سے متاثر ہو جائیگا اس وقت لوگون نے اس پر ہنسی کی مگر اب بتائین کہ ان کی ہنسی کا کیا جواب ہوا - اجنبی لوگ اگر نہ مانین تو نہ سہی مگر ہماری جماعت جو دہرات نشانات کو دیکھتی ہی اُسے چاہئے کہ اپنی تبدیلی کرے جو شخص اس کے زمانے مین خدا سے ڈرتا ہے وہ بچایا جاتا ہی ورنہ ایسے زمانے مین تو ہر ایک ڈرتا ہے جب سونٹا اٹھایا جاوے تو اس سے بیٹر بکری کتا - بلی سب ڈرتے ہین انسان کی اس مین کونسی خوبی ہی یہ تو اس حالت مین ان سے جا ملا ورنہ اس کی دانشمندی اور دوربینی کا یہ تقاضا ہونا چاہئے تہا - کہ پہلے ہی سے ڈرتا - بعض گاؤنمین سخت تباہی ہو چکی ہے یہان تک گہرون کے گہر مقفل ہو گئے جب زور سے پڑتی ہے تو پہر کہا جاتا ہی نہ آگ کیطرح ہوتی ہے - ایک بار بلاد شام مین پڑی تھی تو جانورون تک کی صفائی اس نے کر دی تہی یہ بڑی خطرناک بلا ہے اس سے بے خوف ہونا نادانی ہے حقیقی ایمان ایک موت ہے جب تک انسان اس موت کو اختیار نہ کرے دوسری زندگی مل نہین سکتی - جو لوگ نری بیعت کرکے چاہتے ہین کہ خدا کی گرفت سے بچ جائین وہ غلطی کرتے ہین ان کو نفس نے دہوکا دیا ہے دیکھو طبیب جس وزن تک دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی بالکل فضول ہے - مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک ہی قطرہ کافی سمجھتا ہے یہ نہین ہو سکتا پس اس حد تک صفائی کرو اور تقوے اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانیوالا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ رجوع کرنے والون پر رحم کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا مین اندھیر پڑ جاتا - انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے اور اس کے غیر مین فرقان رکھدیتا ہے اور پہر اس کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے نہ صرف نجات بلکہ **یرزقہ من حیث لا یحتسب** پس یاد رکھو جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کو مشکلات سے نجات دیتا ہے اور انعام و اکرام بھی کرتا ہی اور پہر متقی خدا کے ولی ہو جاتے ہین - تقویٰ ہی اکرام کا باعث ہے خواہ کوئی کتنا ہی پڑھا لکہا ہوا ہو وہ اس کی عزت و تکریم کا باعث نہین اگر متقی نہ ہو لیکن اگر ادنےٰ درجے کا آدمی بالکل اُمی ہو مگر متقی ہو وہ معزز ہوگا - یہ دن خدا کے روزے کے ہین ان کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ وہ اپنا روزہ کہولے تم اس سے صلح کر لو - اور پاک تبدیلی کرلو - جنوری کا مہینہ باقی ہی - فروری مین پہر وہی سلسلہ شروع ہونیوالا ہے - ایسی بلاؤن کا باعث صادق کی تکذیب ہوتی ہے اس لئے اور کوئی علاج کارگر نہین ہو سکتا - بعض صحابہ بھی اس مرض سے مرے ہین لیکن وہ شہید ہوئے جیسے لڑائیان جو دشمنون کی ہلاکت کا موجب تہین ان مین مرنے والے صحابہ بھی شہید ہوئے تہی جو نیک آدمی مرجاتا ہے اس کو بشارت شہادت ملتی ہی - جو آدمی مرتا ہے اس کا انجام جہنم ہے جو شخص نیکیون مین ترقی کرتا ہے خدا سے پناہ مانگتا رہتا ہی اللہ تعالیٰ اس کو بچا لیتا ہے - دیکھو ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش واللہ اعلم پیغمبر گذرے ہین مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ انمین سے کوئی طاعون سے ہلاک ہوا تہا ؟ ہرگز نہیں یہ بلا بھی مامور ہوتی ہے اُس کی مجال نہین کہ بلا حکم کوئی کام کرے -

یہان حضرت نے ہاتھی والی رویا سنائی جس کا کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے پہر فرمایا کہ اگرچہ آجکل کسیقدر امن ہی مگر مین ڈرتا ہون کہ وہ وقت خطرناک روز کا قریب ہے، اس لئے ہماری جماعت کو ڈرنا چاہیئے اگر کسی مین تقویٰ ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہ بچایا جاوے گا - اس سلسلہ کو خدا نے تقویٰ ہی کے لئے قائم رکہا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہی پس جو متقی ہونگے ان کو معجزہ کے طور پر بچایا جاویگا -

عرب صاحب نے پوچھا کہ جو لوگ حضور کو برا نہین کہتے اور آپ کی دعوت کو نہین سنا وہ طاعون سے محفوظ رہ سکتے ہین یا نہیں ؟

فرمایا میری دعوت کو نہین سنا تو خدا کی دعوت تو سنی ہے کہ تقویٰ اختیار کرین - پس جو تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی ہی خواہ اس نے ہماری دعوت سنی ہو یا نہ سنی ہو کیونکہ بھی غرض ہی ہماری بعثت کی - اس وقت تقوے عنقا یا کبریت احمر کیطرح ہو گیا ہے کسی کام مین خلوص نہیں رہا - بلکہ ملونی ملی ہوئی ہے خدا چاہتا ہی کہ اس ہونی کو جلا کر خلوص پیدا کرو اس وقت **ظہر الفساد فی البر والبحر** کا نمونہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت یورپ اور دیگر ممالک کی بگڑی ہوئی حالتون کا علم نہ تہا خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان تہا اصحاب عرفان کی حالت پیدا ہو گئی ہے جو چاہے ان ممالک مین جا کر دیکھ لے

---

۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور سوائے سیر کے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا

سیر طاعون کے متعلق ذکر ہوا فرمایا کہ ہمارا علاج کوئی کادہر کر سکتا نہین ہی مگر بہر حال آخری علاج بھی ہی لوگون کی عادت ہو گئی ہے کہ ان کی نظر صرف اسباب پر رہتی ہے مگر سچی بات یہی ہے کہ آسمان سے سب کچھ ہوتا ہے جب تک وہان نہ ہوے زمین پر کچھ نہین ہو سکتا دہریت کا آجکل طبائع مین بہت زور ہے اخبارون مین بیماری تبلاتے ہوئے علاج پر ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ طاعون کو خدا سے کیا تعلق ایک بیماری ہی جس کا علاج ڈاکٹرون سے کرانا چاہیے

**

ایک صاحب نے بعض لوگون کا یہ اعتراض پیش کیا کہ طاعون سے اکثر غریب ہی مرتے ہین مخالف اور امیر نہین مرتے - فرمایا کہ میرے الہامون سے پایا جاتا ہے کہ ہم دور سے شروع ہون گے مکہ مین جب قحط پڑا تو اس مین بھی اول غریب لوگ ہی مرے - لوگون نے اعتراض کیا کہ ابوجہل جو اس قدر مخالف ہے وہ کیون نہین مرا حالانکہ اس نے تو جنگ بدر مین مرنا تہا - یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابتلاء ہوا کرتا ہے اور یہ اس کی عادت ہے - اور پہر اس کے علاوہ یہ اس کی مخلوق ہے اس کو ہر ایک کے نیک و بد کا علم ہے سزا ہمیشہ مجرم کے لئے ہوا کرتی ہے غیر مجرم کے واسطے نہین ہوتی بعض نیک بھی اس کر مرتے ہین مگر وہ شہید ہوتے ہین اور ان کو بشارت ہوتی ہی اور رفتہ رفتہ سب کی نوبت آجاتی ہے - اب رسل بابا جو مرا کیا وہ امیرون مین سے نہ تہا ہمارا بھی مخالف تہا -

ایک نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین طاعون کیون نہ پڑی اون کا بھی انکار ہوا تہا فرمایا یہ عذر نہین ہی کہ عذاب ہر وقت ایک ہی رنگ مین عذاب دیو۔ قرآن شریف مین عذاب کی کئی اقسام بیان کئے ہین جیسے **قل ھو القادر علے ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض** پ ۷ ع ۱۴ - جنگ اور لڑائی وغیرہ کو بھی عذاب قرار دیا ہے - عذاب بہت اقسام کے ہوتے ہین کیا خدا کے پاس عذاب کی ایک ہی قسم ہی اور خدا کی عادت ہی

مسلسل ڈائری

(بقیہ مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

کہانے کے دن پہر فروری مین آوین گے اب دیکہا گیا ہے کہ کثرت سردی اور کثرت گرمی مین اس مین اس کی شدت اور تیزی رک جاتی ہی لیکن بہاری موسم فروری - مارچ اور ستمبر اکتوبر مین اس کا زور بڑھ جاتا ہی - مگر یہ یاد رکہنا چاہیئے کہ یہ دورے تھمنے والے نہین ہین خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دورے شدید ہین زمین پر خداتعالے اسے غفلت اور سستی پھیل گئی ہے نیکیو نکیطرف توجہ نہین رہی ایسی صورت مین کیا اس کا علاج ڈاکٹری اصولون سے ہوگا یا کوئی اور علاج اثر پذیر ہوسکیگا جب تک خدا کی مرضی نہ ہو تو کوئی شئی فائدہ نہین کرسکتی -

مت خیال کرو کہ ہمارا ملک یا شہر یا گاؤن ابھی تک محفوظ ہی یہ کل دنیا کے لئے مامور ہوکر آئی ہی اور اپنے اپنے وقت پر ہر جگہ پہیر لیگی اس کے دورے بڑے لمبے ہوتے ہین بعض وقت لوگ ان وجوہات کو نہیں سمجھ سکتے لیکن یاد رکھو کہ جو کچھ ہورہا ہے - الله تعالے کے حکم اور ایماء سے ہورہا ہے - اب اس کے وجوہ موٹی ہین بائیس برس پہلے خدا نے براہین احمدیہ مین مجھے اس کی خبر دی اور پھر متواتر وقتاً فوقتاً وہ اطلاع دیتا رہا یہان تک کہ جب ابھی پنجاب کے دو ضلعون مین تھی تو اس نے مجھے بتایا کہ کل پنجاب اس کے اثر سے متاثر ہوجائے گا اس وقت لوگون نے اس پر ہنسی کی مگر اب بتائین کہ ان کی ہنسی کا کیا جواب ہوا - اجنبی لوگ اگر نہ مانین تو نہ سہی مگر ہماری جماعت جو دن رات نشانات کو دیکھتی ہی اُسے چاہیئے کہ اپنی تبدیلی کرے جو شخص امن کے زمانے مین خدا سے ڈرتا ہے وہ بچایا جاتا ہی ورنہ والے زمانے مین تو ہر ایک ڈرتا ہے جب سونٹا اٹھایا جاوے تو اس سے بہیڑ بکری گئی - بلی سب ڈرتے ہین انسان کی اس مین کونسی خوبی ہی یہ تو اس حالت مین ان سے جاملا ورنہ اس کی دانشمندی اور دوربینی کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا - کہ پہلے ہی سے ڈرتا - بعض گاؤن مین سخت تباہی ہوچکی ہے یہان تک کہ گہرون کے گہر مقفل ہوگئے جب زور سے پڑتی ہے تو پہر کہا جاتا ہیوانی آگ کیطرح ہوتی ہے - ایک بار بلاد شام مین پڑی تھی تو جانورون تک کی صفائی اس نے کردی تھی یہ بڑی خطرناک بلا ہے اس سے بے خوف ہونا نادانی ہے حقیقی ایمان ایک موت ہے جب تک انسان اس موت کو اختیار نکرے دوسری زندگی مل نہین سکتی - جو لوگ نری بیعت کرکے چاہتے ہین کہ خدا کی گرفت سے بچ جائین وہ غلطی کرتی ہین ان کو نفس نے دہوکا دیا ہے دیکھو طبیب جس وزن تک دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی بالکل فضول ہے - مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک ہی قطرہ کافی سمجھتا ہے یہ نہین ہوسکتا پس اس حد تک صفائی کرو اور تقوے اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانیوالا ہوتا ہے الله تعالے رجوع کرنے والون پر رحم کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا مین اندھیر پڑ جاتا - انسان جب متقی ہوتا ہے تو الله تعالے اس کے اور اس کے غیر مین فرقان رکہدیتا ہے اور پہر اس کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے نہ صرف نجات بلکہ **ویرزقہ من حیث لایحتسب** پس یاد رکھو جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کو مشکلات سے نجات دیتا ہے اور انعام و اکرام بھی کرتا ہی اور پھر متقی خدا کے ولی ہو جاتے ہین - تقوی ہی اکرام کا باعث ہے خواہ کوئی کتنا ہی پڑھا لکہا ہوا ہو وہ اس کی عزۃ و تکریم کا باعث نہین اگر متقی نہ ہو لیکن اگر ادنےٰ درجہ کا آدمی بالکل امی ہو مگر متقی ہو وہ معزز ہوگا - یہ دن خدا کے روزے کے ہین ان کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ وہ اپنا روزہ کہولے تم اس سے صلح کرلو - اور پاک تبدیلی کرلو - جنوری کا مہینہ باقی ہی - فروری مین پہر دہی سلسلہ شروع ہونیوالا ہے - ایسی بلاؤن کا باعث صادق کی تکذیب ہوتی ہے اس لئے اور کوئی علاج کارگر نہین ہوسکتا - بعض صحابہ بھی اس مرض سے مرے ہین لیکن وہ شہید ہوئے جیسے لڑائیان جو دشمنون کی ہلاکت کا موجب تہین ان مین مرنے والے صحابہ بھی شہید ہوئے تھے جو نیک آدمی مرجاتا ہے اس کو بشارت شہادت ملتی ہی - جو آدمی مرتا ہے اس کا انجام جہنم ہے جو شخص نیکیون مین ترقی کرتا اور خدا سے پناہ مانگتا رہتا ہی الله تعالی اس کو بچالیتا ہے - دیکھو ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش و الله اعلم پیغمبر گذرے ہین مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ انمین سے کوئی طاعون سے ہلاک ہوا تہا ؟ ہرگز نہین یہ بلا بھی مامور ہوتی ہے اُس کی مجال نہین کہ بلا حکم کوئی کام کرے -

یہان حضرت نے ہاتھی والی رویا سنائی جس کا کئی دفعہ ذکر ہوچکا ہے پہر فرمایا کہ اگرچہ آجکل کسیقدر امن ہی مگر مین ڈرتا ہون کہ وہ وقت خطرناک روز کا قریب ہے، اس لئے ہماری جماعت کو ڈرنا چاہیئے - اگر کسی مین تقوی ہو جیسا کہ خداتعالی چاہتا ہے تو وہ بچایا جاوے گا - اس سلسلہ کو خدا نے تقوی ہی کے لئے قائم رکہا ہے کیونکہ تقوی کا میدان بالکل خالی ہی پس جو متقی بنین گے ان کو معجزہ کے طور پر بچایا جاویگا -

عرب صاحب نے پوچہا کہ جو لوگ حضور کو برا نہین کہتے اور آپ کی دعوت کو نہین سنا وہ طاعون سے محفوظ رہ سکتے ہین یا نہین ؟

فرمایا میری دعوت کو نہین سنا تو خدا کی دعوت تو سنی ہے کہ تقوی اختیار کرین - پس جو تقوی اختیار کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی ہی خواہ اس نے ہماری دعوت سنی ہو یا نہ سنی ہو کیونکہ بھی غرض ہی ہماری بعثت کی - اس وقت تقوے عنقا یا کبریت احمر کیطرح ہوگیا ہے کسی کام مین خلوص نہیں رہا - بلکہ ملونی ملی ہوئی ہے خدا چاہتا ہی کہ اس ہوٹی کو جلاکر خلوص پیدا کرو اس وقت **ظہر الفساد فے البر والبحر** کا نمونہ ہی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کیوقت یورپ اور دیگر ممالک کی بگڑی ہوئی حالتون کا علم نہ تہا خداتعالی کی وحی پر ایمان تہا اور اب عرفان کی حالت پیدا ہوگئی ہے جو چاہے ان ممالک مین جاکر دیکھ لے

۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور سوائے سیر کے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا

سیر طاعون کے متعلق ذکر ہوا فرمایا کہ ہمارا علاج کوئی کادہر کرسنا نہین ہی مگر بہرحال آخری علاج یہی ہی لوگون کی عادت ہوگئی ہے کہ ان کی نظر صرف اسباب پر رہتی ہے مگر سچی بات یہ ہے کہ آسمان سے سب کچھ ہوتا ہے جب تک وہان نہ ہوے زمین پر کچھ نہیں ہوسکتا دہریت کا آجکل طبائع مین بہت زور ہے اخبارون مین ہماری تبلائے ہوئے علاج پر ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ طاعون کو خدا سے کیا تعلق ایک بیماری ہی جس کا علاج ڈاکٹرون سے کرانا چاہیئے

ایک [illegible] نے بعض لوگون کا یہ اعتراض پیش کیا کہ طاعون سے اکثر غریب ہی مرتے ہین مخالف اور امیر نہین مرتے - فرمایا کہ میرے الہامون سے پایا جاتا ہے کہ ہم دور سے شروع ہون گے مکہ مین جب قحط پڑا تو اس مین بھی اول غریب لوگ ہی مرے - لوگون نے اعتراض کیا کہ ابوجہل جو اس قدر مخالف ہے وہ کیون نہین مرا حالانکہ اس نے تو جنگ بدر مین مرنا تہا - یہ الله تعالی کی طرف سے ایک ابتلا ہوا کرتا ہے اور یہ اس کی عادت ہے - اور پہر اس کے علاوہ یہ اس کی مخلوق ہے اس کو ہر ایک کے نیک و بد کا علم ہے سزا ہمیشہ مجرم کے لئے ہوا کرتی ہے غیر مجرم کے واسطے نہین ہوتی بعض نیک بھی اس سے مرتے ہین مگر وہ شہید ہوتے ہین اور ان کو بشارت ہوتی ہی اور رفتہ رفتہ سب کی نوبت آجاتی ہے - اب رسل بابا جو مرا کیا وہ امیرون مین سے نہ تہا ہمارا بھی مخالف تہا -

ایک نے سوال کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے وقت مین طاعون کیون نہ پڑی ان کا بھی انکار ہوا تہا فرمایا یہ ضرور نہین ہی کہ خدا ہر وقت ایک ہی رنگ مین عذاب دیوے قرآن شریف عذاب کی کئی اقسام بیان کئے ہین جیسے **قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض** پ ۷ ع ۱۴ - جنگ اور لڑائی وغیرہ کو بھی عذاب قرار دیا ہے - عذاب بہت اقسام کے ہوتے ہین کیا خدا کے پاس عذاب کی ایک ہی قسم ہی اور خدا کی عادت ہی

کہ ہر نشان میں ایک پہلو اخفا کا رکھتا ہے ورنہ وہ چاہے تو چن چن کر بڑے بدمعاش ہلاک کر دے سب لوگ ایک ہی دن میں سیدھے ہو جاوین

مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ حضور اب **الوہمن یلوم** کا الہام خوب پورا ہوا حضور کے نبلانے ہوئے علاج پر لوگ کیا کیا باتین بناتے تھے اور طریق ملامت ان لوگون نے اختیار کیا ہوا تھا خدا تعالٰے نے ان کو اس ملامت کے بدلے مین کیسی ملامت کی ہے جس ٹیکہ کو پیش کر کے ملامت کرتے تھے اب خود ہی اس سے کوسون دور بھاگتے ہین۔

پھر حضرت اقدس نے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالٰی کہتا ہے کہ مین اسے (طاعون کو) کبھی بند نہ کرونگا جب تک تو یہ نکرین خدا تعالٰی کا اصل مطلب تو طاعون سے افطار ہے (یعنی ہلاک کرنیکا) مگر پھر رحم آتا ہے تو روزہ رکھ لیتا ہے (یعنی درمیان مین وقفہ دیدیتا ہے کہ لوگ اگر چاہین تو تبدیلی کر لین لوگون سے اگرچہ ہمین ہمدردی ہے مگر چونکہ لوگ خدا سے غافل ہین اس لئے اس کو یاد کرانے کے واسطے تنبیہ کی ضرورت ہے جیسے ایک لحاف کا اندر کا استر بھی میلا اور پلید ہو اور باہر کا ابرا بھی ویسے ہی خراب ہو۔ اسیطرح اب اندرونی اور بیرونی دونون حالتین قابل اصلاح ہین۔

لوگون کو یہ بات تعجب مین ڈال رہی ہے کہ کیا ایسا ہوگا کہ خدا اپنی ہستی کو منوا دے یہ ان کی غلطی ہے وہ اپنے وجود کو ضرور منوا دیگا۔

آثار سے پتہ لگتا ہے کہ جہان جہان طاعون پڑی ہوئی ہے ابھی تک لوگ اس سے متاثر نہین ہوئے ابھی کل امرتسر سے ایک اشتہار آیا ہے کہ ۳ سالہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور اس پر استہزا کیا ہے حالانکہ ان کو چاہیے تھا کہ وہ انتظار کرتے کہ ہم کیا لکھتے ہین کم سے کم یہی دریافت ہی کر لیتے کہ ہم کیا کہتے ہین۔

لوگون کو بھی شرم نہین آتی جو کہ ان کے گالیون سے بھرے ہوئے اشتہار پڑھتے ہین کیا مولویون کی پاکیزگی کا یہی نمونہ ہے ان لوگون کی بڑی کامیابی یہی ہے کہ ممبر پر چڑھکر نثر اور نظم پڑھدی سمجھ مین نہین آتا بات یہ ہے کہ خدا تعالٰے دلون پر مہرین لگا دیتا ہے۔ خود ہی توڑے تو توڑے۔

جہلم کے سفر پر فرمایا کہ میری طبیعت ہمیشہ شور اور غوغا سے جو کثرت ہجوم کی باعث ہو نہایت متنفر ہے ایسے لوگون کے ساتھ مغز خواری کرنی بے فائدہ ہے وہی وقت انسان کسی علمی فکر مین صرف کرے تو خوب ہے خدا تعالٰے نے ہماری اشاعت کا طریق خوب رکھا ہے کہ ایک جگہ بیٹھے ہین نہ کوئی واعظ ہے نہ مولوی نہ لکچرار جو لوگون کو سناتا پھرے وہ خود ہی ہمارا کام کر رہا ہے بیعت کرنے والے خود آ رہے ہین بڑے امن کا طریق ہے

۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔ خاکسار ایڈیٹر بوجہ بیماری کے سیر مین شریک نہ ہو سکا۔

ظہر اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو کچھ سرحد کے لوگون کی جہاد کے بارے مین غلط فہمی کا ذکر چل پڑا حضرت اقدس نے فرمایا کہ مذہبی امور مین آزادی ہونی چاہیے اللہ تعالٰے فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین کہ دین مین کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے اس قسم کا فقرہ انجیل مین کہین بھی نہیں ہے لڑائیون کی اصل جڑ کیا تھی اس کے سمجھنے مین ان لوگون سے غلطی ہوئی ہے اگر لڑائی کا ہی حکم تھا تو ۱۳ برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پھر ضائع ہی گئے کہ آپ نے آتے ہی تلوار نہ اٹھائی صرف لڑنیوالون کے ساتھ لڑائیون کا حکم ہوا اسلام کا یہ اصول کبھی نہین ہوا کہ خود ابتدائے جنگ کرے لڑائی کا کیا سبب تھا اسے خود خدا نے بتلایا ہے کہ **ظلموا**۔ خدا نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مظلوم ہین تو اب اجازت دیتا ہے کہ تم بھی لڑو۔ یہ نہین حکم دیا کہ اب وقت تلوار کا ہے تم زبردستی تلوار کے ذریعہ لوگون کو مسلمان کرو بلکہ یہ کہا کہ تم مظلوم ہو۔ اب مقابلہ کرو مظلوم کو تو ہر ایک قانون اجازت دیتا ہے کہ حفظ جان کے واسطے مقابلہ کرے۔

ایسے خیالات کی اشاعت کا الزام پادریون پر نہین ہے بلکہ اسے خود ملانون نے اپنے اوپر پختہ کیا ہے خدا کا ہرگز یہ منشا نہین ہے کہ ایک غافل شخص جسکو دین کی حقیقت معلوم نہین ہے اسے جبرًا مسلمان کیا جاوے اب ایک بنیا جس کی عمر ۵۰ یا ۶۰ سال کی ہے اور اسے دین کی خبر ہی نہین تو اس کے گلے پر تلوار رکھکر اوس سے لا الٰہ الا اللہ کہلانے سے کیا حاصل ہوگا۔ خدا تعالٰی کا منشا ہے کہ غفلت چونکہ بہت ہو گئی ہے اب دلائل سے سمجھا دے اگر جہاد کرے بھی تو کس سے کرے۔ سب سے اول تو انہی مسلمانون سے کرنا چاہیے کہ جنہون نے دین کو تباہ کر دیا ہے۔ صحابہ کرام تو خدا کے فرشتے تھے اور جب ناعاقبت اندیش لوگون نے تلوارین اٹھائین تو خدا نے ان کے ذریعہ ان کو سزائین دلوائین مگر آجکل کے یہ لوگ کہ جن کی مثال ڈاکوؤن کی ہے کیا یہ خدا کے وکیل ہو سکتے ہین۔ قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہیے خدا نے اسی لئے چنگیز خان کو ان پر مسلط کر دیا تھا تا کہ حماقت پوری ہو۔ جیسے یہودیون پر بخت نصر کو متعین کر دیا تھا ویسے ہی ان پر چنگیز خان کو۔ اس کے وقت مین ایک بزرگ تھے ان کے پاس لوگ گئے کہ وہ دعا کرین۔ انہون نے جواب دیا کہ تمہاری حرام کاریون کی وجہ سے ہی تو چنگیز خان مسلط ہوا ہے قتل کے بعد سنا ہے کہ چنگیز خان نے اسلام کے علماء و فضلاء کو بلا کر پوچھا کہ اسلام کیا ہے۔ انہون نے کہا کہ پنجوقتہ نماز ہے کہنے لگا کہ یہ تو عمدہ بات ہے کہ اپنے کاروبار مین پانچ وقت دن مین خدا کو یاد کرنا۔ پھر انہون نے زکوٰۃ بتلائی اس کی بھی تعریف کی پھر ایسے ہی ان کے حج بتلایا اس کی اوسے سمجھ نہ آئی۔ اس کے بیٹے کا اسلام کی طرف رجوع تھا مگر آخر پوتا بالکل مسلمان ہو گیا اسی طرح بخت نصر یہودیون پر مسلط ہوا تھا مگر خدا نے اسے کہیں ملعون نہین کہا ہے بلکہ عبادنا ہی کہا ہے یہ خدا کا دستور ہے کہ جب ایک قوم فاسق فاجر ہوتی ہے تو اوس پر ایک اور قوم مسلط کر دیتا ہے

قبل از عشا

اس وقت ایک صاحب نے ایک خواب سنائی جس مین ایک مردہ نے ان کو ان کی موت کی خبر دی تھی اور یہ خواب بیعت سے پیشتر آئی تھی اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کرتا ہے اس پر بھی ایک موت ہی آتی ہے۔ خوابون مین موت سے مراد موت ہی نہین ہوا کرتی اور بھی موت کے بہت سے معنے ہین خدا کو کوئی نہین پا سکتا جب تک اس کی اول زندگی پر موت نہ آوے۔

دریا کی تعبیر پر فرمایا کہ جو معارف اور علم رکھتا ہو اسے دریا سے بھی تعبیر کیا کرتے ہین اور ابابیل سے مراد وہ جماعت اور لوگ جو کہ اوس سے فیوض حاصل کرتے ہین۔

پھر موت کے ذکر پر فرمایا کہ موت کے معنے رفعت درجات بھی لکھے ہین اور صوفی کہتے ہین کہ انسان نجات نہیں پا سکتا جب تک اس پر بہت موتین نہ آوین حتی کہ وہ ایک زندگی کو ناقص محسوس کر کے پھر ایک اور نئی زندگی اختیار کرتا ہے پھر اس پر موت ہوتی ہے پھر ایک اور نئی زندگی اختیار کرتا ہے اور اسیطرح کئی موتین اور کئی زندگیان حاصل کرتا ہے۔

ایک نے سوال کیا کہ خواب کے کتنے اقسام ہین حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۳ قسمین خوابون کی ہوتی ہین۔ ایک نفسانی اور ایک شیطانی اور ایک رحمانی۔ نفسانی جیسے بلی کو چھیچھڑون کے خواب۔ شیطانی وہ جس مین ڈرانا اور وحشت ہو۔ رحمانی خواب خدا کی طرف سے پیغام ہوتے ہین اور ان کا ثبوت صرف تجربہ ہے اور یہ خدا کی باتین ہین جو کہ اس دنیا سے بہت دور تر ہین اگر ہم ان کے متعلق عقلی دلائل پر توجہ کرین تو نہ دوسرا اون سے سمجھ سکتا ہے نہ ہم سمجھا سکتے ہین۔ یہ خدا کی ہستی کے نشان ہین جو وہ غیب سے دلپر ڈالتا ہے اور جب دیکھ لیتے ہین کہ ایک بات بتلائی گئی اور وہ پوری ہوئی تو پھر اس پر خود ہی اعتبار ہو جاتا ہے اس عالم کے امور کا جو آلہ ہے وہ اسے شناخت نہین کر سکتا یہ روحانی امور ہین انہی سے ان کو پہچانا جاوے تو سمجھ آتی ہے اور خواب اپنی صداقت پر آپ ہی گواہی دیتے ہین۔ خدائی امور ایسے ہی ہوتے ہین کہ سمجھ مین نہین آیا کرتے اور اگر وہ آ جاوین تو پھر خدا بھی سمجھ مین آ جاوے۔

پھر اس کے بعد حضرۃ اقدس نے اپنے ایک خواب کا ذکر کیا جس مین آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالٰی ایک حاکم کی صورت پر متمثل ہوا ہے اور آپ نے کچھ احکام لکھکر دستخط کرائے ہین آپ نے

کہ ہر ستان مین ایک پہلو اخفا کا رکھتا ہی ورنہ وہ چاہے تو چن چن کر بڑے بدمعاش ہلاک کرڈالے سب لوگ ایک ہی دن مین سیدھے ہوجاوین

مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ حضور اب **الیوم من یلوم** کا الہام خوب پورا ہوا حضور کے بتلائے ہوئے علاج پر لوگ کیا کیا باتین بناتے تھے اور طرح ملامت ان لوگون نے اختیار کیا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے ان کو اس ملامت کے بدلے مین کیسی ملامت کی ہے جس ٹیکہ کو پسند کر کے ملامت کرتے تھے اب خود ہی اس سے کوسون دور بھاگتے ہین۔

پھر حضرت اقدس نے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ مین اسے (طاعون کو) کبھی بند نہ کرون گا جب تک تو یہ نہ کرین خدا تعالیٰ کا اصل مطلب تو طاعون سے افطار ہی (یعنی ہلاک کرینگا) مگر پھر رحم آتا ہے تو روزہ رکھ لیتا ہے (یعنی درمیان مین وقفہ دیدیتا ہے کہ لوگ اگر چاہین تو تبدیلی کرلین لوگون سے اگرچہ ہمین ہمدردی ہے مگر چونکہ لوگ خدا سے غافل ہین اس لئے اس کو یاد کرانے کے واسطے تنبیہہ کی ضرورت ہی جیسے ایک لحاف کا اندر کا استر بھی میلا اور پلید ہو اور باہر کا ابرابھی ویسی ہی خراب ہو۔ اسیطرح اب اندرونی اور بیرونی دونون حالتین قابل اصلاح ہین۔

لوگون کو یہ بات تعجب مین ڈال رہی ہی کہ کیا ایسا ہوگا کہ خدا اپنی ہستی کو منوا دے یہ ان کی غلطی ہی وہ اپنے وجود کو ضرور منوا دیگا۔

آثار سے پتہ لگتا ہے کہ جہان جہان طاعون پڑی ہوئی ہی ابھی تک لوگ اس سے متاثر نہین ہوئے ابھی کل امرتسر سے ایک اشتہار آیا ہے کہ ۳ سالہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور اس پر استہزا کیا ہے حالانکہ ان کو چاہیے تھا کہ وہ انتظار کرتے کہ ہم کیا لکھتے ہین کم سے کم ہمسے دریافت ہی کر لیتے کہ ہم کیا کہتے ہین۔

لوگون کو بھی شرم نہین آتی جو کہ ان کے گالیون سے بھرے ہوئے اشتہار پڑھتے ہین کیا مولویون کی پاکیزگی کا یہی نمونہ ہے ان لوگون کی بڑی کامیابی یہی ہے کہ ممبر پر چڑھکر نثر اور نظم بڑھ دی سمجھ مین نہین آتا بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ دلون پر مہرین لگا دیتا ہے۔ خود ہی توڑے تو توڑے۔

جہلم کے سفر پر فرمایا کہ میری طبیعت ہمیشہ شور اور غوغا سے جو کثرت ہجوم کے باعث ہوتا ہے متنفر ہے ایسے لوگون کے ساتھ مغز خواری کرنی پڑتی ہے وہی وقت انسان کسی علمی فکر مین صرف کرے تو خوب ہے خدا تعالیٰ نے ہماری اشاعت کا طریق خوب رکھا ہے کہ ایک جگہ بیٹھے ہین نہ کوئی واعظ ہی نہ مولوی نہ لکچرار جو لوگون کو سناتا پھرے وہ خود ہی ہمارا کام کر رہا ہے بیعت کرنے والے خود آ رہے ہین بڑے امن کا طریق ہے

۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔ خاکسار ایڈیٹر بوجہ بیماری کے سیر مین شریک نہ ہوسکا۔

ظہر — اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو کچھ سرحد کے لوگون کی جہاد کے بارے مین غلط فہمی کا ذکر چل پڑا حضرت اقدس نے فرمایا کہ مذہبی امور مین آزادی ہونی چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین کہ دین مین کسی قسم کی زبردستی نہیں ہی اس قسم کا فقرہ انجیل مین کہین بھی نہیں ہی لڑائیون کی اصل جڑ کیا تھی اس کے سمجھنے مین ان لوگون سے غلطی ہوئی ہی اگر لڑائی کا ہی حکم تھا تو ۱۳ برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پھر ضائع ہی گئے کہ آپ نے آتے ہی تلوار نہ اٹھائی صرف لڑنیوالون کے ساتھ لڑائیون کا حکم ہو اسلام کا یہ اصول کبھی نہین ہوا کہ خود ابتدائے جنگ کرے لڑائی کا کیا سبب تھا اسے خود خدا نے بتلایا ہے کہ **ظلمو**۔ خدا نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مظلوم ہین تو اب اجازت دیتا ہے کہ تم بھی لڑو۔ یہ نہین حکم دیا کہ اب وقت تلوار کا ہے تم زبردستی تلوار کے ذریعہ لوگون کو مسلمان کرو بلکہ یہ کہا کہ تم مظلوم ہو۔ اب مقابلہ کرو مظلوم کو تو ہر ایک قانون اجازت دیتا ہے کہ حفظ جان کے واسطے مقابلہ کرے۔

ایسے خیالات کی اشاعت کا الزام پادریون پر نہین ہے بلکہ اسے خود ملانون نے اپنے اوپر پختہ کیا ہے خدا کا ہرگز یہ منشا نہین ہے کہ ایک غافل شخص جسے دین کی حقیقت معلوم نہین ہے اُسے جبراً مسلمان کیا جاوے اب ایک بنیا جس کی عمر ۵۰ یا ۶۰ سال کی ہے اور اسے دین کی خبر ہی نہین تو اس کے گلے پر تلوار رکھکر اوس سے لا الہ الا اللہ کہلانے سے کیا حاصل ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ غفلت چونکہ بہت ہوگئی ہی اب دلائل سے سمجھا دے اگر جہاد کرے بھی تو کس سے کرے۔ سب سے اول تو اپنی مسلمانون سے کرنا چاہیے کہ جنہون نے دین کو تباہ کر دیا ہے۔ صحابہ کرام تو خدا کے فرشتے تھے اور جب نا عاقبت اندیش لوگون نے تلوارین اٹھائین تو خدا نے ان کے ذریعہ ان کو سزائین دلوائین مگر آجکل کے یہ لوگ کہ جن کی مثال ڈاکوؤن کی ہے کیا یہ خدا کے وکیل ہو سکتے ہین۔ قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہیے خدا نے اسی لئے چنگیز خان کو ان پر مسلط کر دیا تھا تاکہ حمایت پوری ہو۔ جیسے یہودیان پر بخت نصر کو مسلط کر دیا تھا ویسے ہی ان پر چنگیز خان کو۔ اس کے وقت مین ایک بزرگ تھے ان کے پاس لوگ گئے کہ وہ دعا کرین۔ انہون نے جواب دیا کہ تمہاری حرام کاریون کی وجہ سے ہی تو چنگیز خان مسلط ہوا ہے قتل کے بعد سنا ہے کہ چنگیز خان نے اسلام کے علماء فضلاء کو بلا کر پوچھا کہ اسلام کیا ہے۔ انہون نے کہا کہ پنجوقتہ نماز ہے کہنے لگا کہ یہ تو عمدہ بات ہے کہ اپنے کاروبار مین پانچ وقت دن مین خدا کو یاد کرنا۔ پھر انہون نے زکوٰۃ بتلائی اس کی بھی تعریف کی تیسرے انہون نے حج بتلایا اس کی اوسے سمجھ نہ آئی۔ اس کے بیٹے کا اسلام کی طرف رجوع تھا مگر آخر پوتا بالکل مسلمان ہوگیا اسی طرح بخت نصر یہودیون پر مسلط ہوا تھا مگر خدا نے اسے کہیں ملعون نہین کہا ہے بلکہ عبادنا ہی کہا ہے یہ خدا کا دستور ہے کہ جب ایک قوم فاسق فاجر ہوتی ہی تو اوس پر ایک اور قوم مسلط کر دیتا ہے

قبل از عشاء — اس وقت ایک صاحب نے ایک خواب سنائی جس مین ایک مردہ نے ان کو ان کی موت کی خبر دی تھی اور یہ خواب بیعت سے پیشتر آئی تھی اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کرتا ہے اس پر بھی ایک موت ہی آتی ہی۔ خوابون مین موت سے مراد موت ہی نہین ہوا کرتی اور بھی موت کے بہت سے معنے ہین خدا کو کوئی نہین پا سکتا جب تک اس کی اول زندگی پر موت نہ آوے۔

دریا کی تعبیر پر فرمایا کہ جو معارف اور علم رکھتا ہو اسے دریا سے بھی تعبیر کیا کرتے ہین اور ابابیل سے مراد وہ جماعت اور لوگ جو کہ اوس سے فیوض حاصل کرتے ہین۔

پھر موت کے ذکر پر فرمایا کہ موت کے معنے رفعت درجات بھی لکھے ہین اور صوفی کہتے ہین کہ انسان نجات نہیں پا سکتا جب تک اس پر بہت موتین نہ آوین حتی کہ وہ ایک زندگی کو ناقص محسوس کر کے پھر ایک اور نئی زندگی اختیار کرتا ہے پھر اس پر موت ہوتی ہے پھر ایک اور نئی زندگی اختیار کرتا ہے اور اسیطرح کئی موتین اور کئی زندگیان حاصل کرتا ہے۔

ایک نے سوال کیا کہ خواب کے کتنے اقسام ہین حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۳ قسمین خوابون کی ہوتی ہین۔ ایک نفسانی اور ایک شیطانی اور ایک رحمانی۔ نفسانی جیسے بلی کو چھیچھڑون کے خواب۔ شیطانی وہ جس مین ڈرانا اور وحشت ہو۔ رحمانی خواب خدا کی طرف سے پیغام ہوتے ہین اور ان کا ثبوت صرف تجربہ ہے اور یہ خدا کی باتین ہین جو کہ اس دنیا سے بہت دور تر ہین اگر ہم ان کے متعلق عقلی دلائل پر توجہ کرین تو نہ دوسرا اون سے سمجھ سکتا ہے نہ ہم سمجھا سکتے ہین۔ یہ خدا کی ہستی کے نشان ہین جو وہ غیب سے دلپر ڈالتا ہے اور جب دیکھ لیتے ہین کہ ایک بات بتلائی گئی اور وہ پوری ہوئی تو پھر اس پر خود ہی اعتبار ہو جاتا ہے اس عالم کے امور کا جو آلہ ہے وہ اُسے شناخت نہین کر سکتا یہ روحانی امور ہین انہی سے ان کو پہچانا جاوے تو سمجھ آتی ہے اور خواب اپنی صداقت پر آپ ہی گواہی دیتے ہین۔ خدائی امور ایسے ہی ہوتے ہین کہ سمجھ مین نہیں آیا کرتے اور اگر وہ آجاوین تو پھر خدا بھی سمجھ مین آجاوے۔

پھر اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنے ایک خواب کا ذکر کیا جس مین آپنے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر متمثل ہوا ہے اور اپنے کچھ احکام لکھکر دستخط کرائے ہین آپ نے

تمام کاغذات دستخط کیواسطے حضرت احدیت میں پیش کئے اس وقت اللہ تعالیٰ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور ایک دوات جس میں سرخ روشنائی تھی وہ پڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قلم لیکر اس روشنائی کیسے لگائی مگر مقدار سے زیادہ روشنائی اس میں لگ گئی جیسے کہ دستور ہے کہ ایسی حالت میں قلم کو چھڑک دیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی چھڑک دیا اور کاغذات پر ابلا دیکھے دستخط کر دیئے۔ اور اوس وقت میرے پاس میاں عبداللہ سنوری اور حامد علی تھا اور میں سویا ہوا تھا کہ یکایک انہوں نے جگایا کہ یہ سرخ قطرات کہاں سے آئے دیکھا تو میرے کرتے پر اور کسی جگہ پگڑی پر کہیں پاجامہ پر پڑے ہوئے تھے میرے دل میں اس وقت بڑی رقت تھی کہ خدا تعالیٰ کا مجھپر کس قدر احسان ہے اور فضل ہے کہ کاغذات کو بلا دیکھے اور پوچھے دستخط کر دیا ہے۔ اب کیا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ میں نے تو ایک معاملہ خواب میں دیکھا اور اس کے قطرات ظاہر میں کپڑوں پر پڑے جو کہ ابتک موجود ہیں اور دو شاہد بھی ہیں پھر وہ وقت کہ ایک دو آدمی ہمارے ساتھ تھے اور کوئی نہ تھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جوق در جوق آ رہے ہیں یاتون من کل فج عمیق اور پھر صرف اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس کے اوپر ایک اور حاشیہ لگا ہوا ہے کہ مخالفین نے ناخنوں تک زور لگایا کہ لوگ آنے سے رکیں مگر آخرکار وہ فقرہ پورا ہو کر رہا اب جو نیا شخص ہمارے پاس آتا ہے وہ اسی الہام کا ایک نشان ہوتا ہے۔

[illegible] حالت میں انسان خدا کے کاموں [illegible] آشنا ہوتا ہے اب جیسے یہ ریل ہے کہ یہاں کے لوگوں کے نزدیک تو عام بات ہے اور کوئی تعجب اور حیرت کا مقام نہیں ہے مگر جہاں کہ دور دور آبادیوں میں یہ نہیں گئی اور نہ ان لوگوں نے اسے دیکھا ہے اُن سے کوئی بیان کرے تو کب باور کریں گے کہ ایک ایسی سواری ہے کہ خود بخود چلتی ہے نہ اس میں گھوڑا ہے نہ بیل نہ اور جانور۔ تو جن کو ان خدائی امور کا تجربہ نہیں ان کی سمجھ میں نہیں آتے۔

پھر اسی صاحب نے اعتراض کیا کہ بہت کوشش کی جاتی ہے مگر نماز میں لذت نہیں آتی۔

فرمایا انسان جو اپنے تئیں امن میں دیکھتا ہے تو اسے خدا کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے حالت استغنا میں انسان کو خدا یاد نہیں آیا کرتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری طرف وہ متوجہ ہوتا ہے جس کے بازو ٹوٹ جاتے ہیں۔ اب جو شخص غفلت سے زندگی بسر کرتا ہے اوسے خدا کی طرف توجہ کب نصیب ہوتی ہے انسان کا رشتہ خدا کیساتھ عاجزی اور اضطراب کے ساتھ ہے لیکن جو عقلمند ہے وہ اس رشتہ کو اسطرح سے قائم رکھتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ میرا باپ دادا کہاں ہے اور اس قدر مخلوق کو ہر روز مرتا دیکھکر وہ انسان کی فانی حالت کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ میں بھی فانی ہوں اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ جہان چھوڑ دیا جاویگا اور اگر وہ اس میں زیادہ مبتلا ہے تو اوسے اسے چھوڑنے کے وقت حسرت بھی زیادہ ہوگی اور یہ حسرت ایسی ہے کہ خواہ آخرۃ پر ایمان نہ ہی ہو تب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور اسی سے امن اس وقت ملتا ہے کہ جب فانی خوش حالی نہ ہو بلکہ سچی خوش حالی ہو۔ بعض آدمیوں کو بیماریوں سے بعض کو دوسرے تکالیف سے خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

پھر سوال ہوا کہ اگر ساری نماز کو اپنی زبان میں پڑھ لیا جاوے تو کیا حرج ہے۔

فرمایا کہ خدا کے کلام کو اوسی کی زبان میں پڑھنا چاہیے اس میں بھی ایک برکت ہوتی ہے خواہ فہم ہو یا نہ ہو۔ اور ادعیہ ماثورہ بھی ویسے ہی پڑھے جیسے آنحضرت کی زبان مبارک سے نکلیں۔ یہ ایک محبت اور تعظیم کی نشانی ہے باقی خواہ ساری رات دعا اپنی زبان میں کرتا رہے۔ انسان کو اول محسوس کرنا چاہیئے کہ میں کیسے مصیبت زدہ ہوں اور میرے اندر کیا کیا کمزوریاں ہیں۔ کیسے کیسے امراض کا نشانہ ہوں اور موت کا اعتبار نہیں ہے بعض ایسی بیماریاں ہیں کہ ایک آدھ منٹ میں ہی انسان کی جان نکل جاتی ہے۔ سوائے خدا کے کہیں اس کی پناہ نہیں ہے ایک آنکھ ہی ہے جسکو ۳۰۰ امراض ہیں۔ ان خیالوں سے نفسانی زندگی کی اصلاح ہو سکتی ہے اور پھر ایسی اصلاح یافتہ زندگی کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک دریا سخت طغیانی پر ہے مگر یہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کے جہاز پر بیٹھا ہوا ہے اور ہوا ہے موافق ایسے لیجا رہی ہے کوئی خطرہ ڈوبنے کا نہیں لیکن جو شخص یہ زندگی نہیں رکھتا اوس کا جہاز بودا ہے ضرور ہے کہ طغیانی میں ڈوب جاوے۔

عام لوگوں کی نماز تو برائے نام ہوتی ہے صرف نماز کو اٹھاتے ہیں اور جب نماز پڑھ چکے تو پھر گھنٹوں تک دعا میں رجوع کرتے ہیں۔

ایک صا[illegible] نے اوٹھکر عرض کی کہ جب تک حرام خوری وغیرہ نہ چھوڑے تب تک نماز کیا لذت دیوے اور کیسے پاک کرے۔

حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ان الحسنات یذھبن السیئات پہلا جو اول ہی پاک ہو کر آیا وہ پھر نماز کیا پاک کرے گی۔

حدیث میں ہے کہ تم سب مردہ ہو مگر جسے خدا زندہ کرے تم سب بھوکے ہو مگر جسے خدا کھلاوے۔ الخ۔ ایک طبیب کے پاس انسان اگر اول ہی صاف ستھرا اور مرض سے اچھا ہو کر آوے تو اس نے طبابت کیا کرنی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی غفوریت کیسی کام کرے۔ بندوں نے گناہ کرنے ہی ہیں تو اس نے بخشنے ہیں۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ وہ گناہ نہ کرے جس میں سرکشی ہو۔ ورنہ دوسرے گناہ جو انسان سے سرزد ہوتے ہیں اگر اون سے بار بار بذریعہ دعا کے خدا سے تزکیہ نفس چاہیگا تو اوسے قوت ملکی بلا قوت اللہ تعالےٰ کے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ اس کا تزکیہ نفس ہو اور اگر ایسی عادت رکھے کہ جو کچھ نفس نے چاہا اوسی وقت کر لیا تو اس سے کوئی قوت نہیں ملے گی۔ قوت اوس وقت ملیگی جب ان جوشوں کا مقابلہ کرے اور گناہ کی طاقت ہوتے ہوئے پھر گناہ نہ کرے ورنہ اگر اوس وقت وہ گناہ سے باز آتا ہے جبکہ خدا تعالےٰ نے طاقتیں چھین لی ہیں تو اُسے کیا ثواب ہوگا۔ مثلاً آنکھوں میں بینائی نہ رہی تو اس وقت کہے کہ اب میں غیر عورتکو نہیں دیکھتا تو یہ کیا بزرگی ہوئی۔ بزرگی تو اس وقت تھی کہ پیشتر اس کے کہ خدا اپنی دی ہوئی امانتیں واپس لیتا وہ ان کے بے محل استعمال سے باز رہتا۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی معیت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا خدا ہی کی معیت ہو تو تبدیلی ہوتی ہے اور پھر اس کی خواہشیں اور اور جگہ لگ جاتی ہیں اور خدا کی نافرمانی اسے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے موت بالکل ایک معصوم بچہ کی طرح ہو جاتا ہے اس لئے جہانتک ہو سکے کوشش کرے کہ دقیق در دقیق پرہیزگار ہو جاوے۔

جب نماز میں کوئی خطرہ پیش آوے اس وقت سلسلہ دعا کا شروع کر دے یہ مشکلات اوس وقت تک ہیں کہ جب تک نمونہ قدرت الٰہی کا نہیں دیکھتا۔ کبھی دہریہ ہو جاتا ہے کبھی کچھ بار بار ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جب تک خدا کی معرفت نہ ہو گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔ دیکھو جو لوگ جاہل ہیں ڈاکہ مارتے ہیں۔ چوریاں کرتے ہیں۔ لیکن جنکو علم ہے کہ اس سے ذلت ہوگی خواری ہوگی وہ ایسے کام کرتے شرماتے ہیں کیونکہ ان کی عظمت میں فرق آتا ہے۔ اس لئے ڈاکہ والوں کا یہ بھی علاج ہے کہ اون کی تعظیم کی جاوے اور ان کو بڑا آدمی بنا دیا جاوے۔ تاکہ پھر ان کو ڈاکہ مارتے شرم آوے +

عمرو۔ (بکر سے) کیا تم نے مان لیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے
بکر۔ ماننا کیا اس میں اب کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ ہم نے تو جنازہ بھی پڑھ لیا۔
عمرو۔ اچھا کوئی دلیل تو بیان کرو جو بہت قوی ہو اور مختصر۔
بکر۔ تمام انبیاء کی نسبت مسلمانوں کا اعتقاد خدا کی پاک کلام قرآن شریف کے مطابق یہ ہے لا نفرق بین احد من رسلہ یعنی ہم رسولوں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ ان کے لئے کوئی بات تجویز نہیں کرتے جو ایک میں ہو اور دوسرے میں نہ ہو اب خدارا بتلاؤ کہ اگر عیسیٰ ع زندہ ہیں تو تمام رسولوں سے جدا ہوئے اور فرق ہوا کہ نہیں۔
عمرو۔ لو۔ حضرت پھر آج سے ہمیں بھی مرزائی اور احمدی سمجھو۔

مسلسل درس قرآن

(سلسلے کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱۲ جلد ۱)

لاریب فیه - کے معنے ہوئے اس مین کوئی شک اور کوئی ہلاکت نہین -

ھدً للمتقین

متقیون کے واسطے یہ ہدایت ہے -

ھدایت کے معنے سورۃ فاتحہ مین بیان ہوچکے ہین

متقی - اس کے عام معنے پرہیزگار - یا بچنے والے کے کئے جاتے ہین لیکن قرآن شریف جن معانی مین جس لفظ کو لیتا ہے وہ خود بیان کردیتا ہے - چنانچہ اس کے معنے اور تعریف ایک تو آگے ہی بیان ہوئے ہین اور قرآن نے دوسری جگہ بھی بیان کئے ہین جن کی تفصیل انشاء اللہ ہم آئندہ نمبر مین دیوین گے

یہان پر متقی اوس پاک جماعت کو کہا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار کی اور جو کہ آپکے ذریعے سے برابر طیار ہوتی رہے گی اور یہی جماعت ہے کہ جس نے اپنی عملی زندگی سے اس کتاب کے دعوے **ھدی** کو سچا کرکے دکھلایا - اس کتاب پاک کی سچی اور حقیقی حامل درآمن یہی جماعت متقین کی ہوا کرتی ہے اور انہی کی شان مین یہ بھی ہے

لا یمسه الا المطھرون

خدا تعالےٰ کی نعماء سے بہرہور ہونیوالا اور کامیابی کا تاج سر پر رکھنیوالا یہی گروہ متقی ہوا کرتا ہے - خدا تعالیٰ کی نصرت - معیت - محبت - رضامندی - اور ولایت اگر چاہتے ہو تو متقی بنو - امن - سکھ اور ہر ایک خوف اور غم سے نجات اگر مطلوب ہے تو اسی گروہ مین داخل ہو -

سورۃ فاتحہ مین جس **صراط** مستقیم کو طلب کیا گیا تھا اس کو یہان ذالک الکتاب اور ھدی کہکر بتلا دیا گیا ہے کہ وہ صراط تو یہ ہے - اور انعمت علیهم کو دوسرے الفاظ مین لفظ متقین سے بیان کردیا ہے - متقی کسے کہتے ہین اس کی پہلی تعریف یہ ہے

الذین یومنون بالغیب

وہ لوگ جو (قرائن مرجحہ کو دیکھکر) ان پوشیدہ صداقتون کو مان لیتے ہین (جن کی حقیقت اونپر ابھی تک نہین کھلی)

یومنون - ایمان لاتے ہین - **ایمان** کہتے ہین ماننے کو اس طرح سے ماننا کہ جو دل کی بات ہو وہ دل سے مانی جاوے جو ہاتھ سے ماننے کی ہے وہ ہاتھ سے مانی جاوے - غرض اسیطرح زبان - آنکھ - کان - اور ہر ایک اعضاء سے جو بات حسب فرمودہ الٰہی ماننے کی ہو وہ مانی جاوے -

اعضاء سے اسطرح مانا کرتے ہین کہ اوس بات یا امر کو عملاً کر کے دکھلا دیا جاوے -

الغیب اس سے مراد اللہ تعالیٰ بھی ہے کیونکہ وہ ایک نہان در نہان ہستی ہے جو ان آنکھون سے نہین دیکھی جاتی ان ہاتھون سے نہین ٹٹولی جاتی - ان کانون سے اوس کی آواز نہین سنی جاتی -

یہ اس کی ایک صفت ہے منجملہ اور صفات کے -

اس کے معنے تنہائی کے بھی ہین جیسے فرمایا **یخشون ربھم بالغیب** یعنی ایمانداری کی یہ نشانی ہے کہ عالم تنہائی مین جب اس کے پاس کوئی نہین ہوتا نہ کوئی رشتہ دار - نہ برادری - نہ قوم - نہ شاہی چوکیدار - وغیرہ تو اوس وقت جن جرائم کو وہ کرسکتا ہے ان کو اس لئے نہین کرتا کہ خدا کی ہستی پر اسے یقین ہے اور وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی اور نہین دیکھتا تو خدا کی ذات پاک دیکھ رہی ہے ایسے عالم تنہائی مین گناہون سے بچنا دراصل ایمان کا ثبوت ہے اور اس کا پتہ ماہ رمضان مین بھی خوب ملتا ہے جبکہ ایک شخص اپنے گھر کے اندر کوٹھری مین بیٹھا ہے - بیزے کے لڈو سرد پانی - کہانے کے لئے نعمتین اور شہوانی ضرورتون کے لئے بیوی موجود ہے - کوئی اسے دیکھنے والا نہین دل بھی للچاتا ہے مگر پھر خدا تعالیٰ کے خوف سے وہ پرہیز کرتا ہے - اکثر لوگ جب اپنے محلہ یا شہر کو چھوڑ کر دوسرے ممالک مین چلے جاتے ہین تو شرارتون اور بدکاریون مین دلیر ہوجاتے ہین اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اپنے مقام پر ان کو برادری اور قوم وغیرہ کا ڈر ہوتا ہے - جب وہ نہ ہوئے تو پھر کھلم کھلا وہ جو چاہتے ہین کرتے ہین اگر ان کا ایمان اللہ تعالےٰ کی مقتدر ہستی پر ہوتا تو وہ جہان رہتے گناہ سے بچتے یہ ایک لطیف حقیقت یومنون بالغیب سے معلوم ہوتی ہے

وہ تقوی جو کہ ہر ایک کامیابی اور فلاح کی جڑ ہے اس کا ابتدا کیون یومنون بالغیب سے شروع ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک کامیابی خواہ دنیا کی ہو خواہ دین کی اوس کا اصل اصول **ایمان بالغیب** ہی ہے اور اسی کے ذریعے سے انجام کار بڑے بڑے علوم اور باریک در باریک اسرار کا پتہ لگتا ہے مثال کے طور پر دیکھو کہ اگر ایک لڑکا ابتدائی قاعدہ شروع کرتے وقت اگر الف کو الف نہ مانے اور استاد سے کہے کہ تم اسے الف کیون کہتے ہو کچھ اور نام لو تو کیا وہ کچھ ترقی کرسکتا ہے ہرگز نہین بہر حال اُسے ماننا پڑیگا کہ جو کچھ استاد کہتا ہے وہ ٹھیک ہے تو ہی ترقی کریگا -

پھر جس قدر علوم - ریاضی - اقلیدس - الجبرا اور جغرافیہ طبعی وغیرہ ہین ان مین جب تک اول اول کچھ باتین فرضی طور پر نہ مان لی جادین تو آگے انسان چل ہی نہین سکتا - ابتدا مین جب وہ کچھ مان کر آگے چلتا ہے تو پھر بڑے بڑے علوم و فنون حقہ کا دروازہ اس پر کھل جاتا ہے

محکمہ پولیس جب کسی مقدمہ کا سراغ لگاتا ہے تو وہ بعض اوقات شریر لوگون کی بات پر بھی اعتبار کرلیتا ہے اور پھر ان فرضی باتون کے ذریعے سے مقدمات کی اصل حقیقت کو پا لیتا ہے -

غرضیکہ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر فرضی باتون کو مانکر انسان بڑے بڑے علوم حاصل کرلیتا ہے -

اسیطرح اگر دہریہ طبع لوگ اللہ تعالیٰ کو فرضی مانکر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیمطابق کام کرین تو دیکھ لین کہ کیا کیا نتائج نکلتے ہین -

اور وہ لوگ جن کو براہ راست مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل نہین ہے ان کے لئے اللہ تعالیٰ ابھی غیب مین ہی ہے اگر وہ بھی فرض کر کے اللہ تعالیٰ سے دعائین شروع کردیوین تو نتائج حسنہ پاویںگے -

ایمان بالغیب کی حقیقت کو حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ - ۳۴۱ - مین اور اپنی دوسری مقدس تالیفات مین بھی دکھایا ہے وہان دیکھ لیا جاوے کہ انسانی نجاۃ کے واسطے کس قدر ضرورت ایمان بالغیب کی ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پھر دنیا مین کوئی بھی ایسا عمل ہرگز نہین ہے کہ جس کے ذریعے سے انسان انعامات الٰہی کا مستحق ہو سکے - کیونکہ جیسے انسان دور سے ایک دہوان دیکھکر یہ گمان کرتا ہے کہ وہان آگ ہوگی اور اس وقت اس کا ایک ظنی علم ہوتا ہے جب تک وہ اس دھوئین کیطرف قدم بڑہا کر نہ چلے اور اوس آگ مین ہاتھ ڈالکر نہ دیکھ لیوے تب تک یقینی علم کا مرتبہ نہین حاصل کرسکتا - دراصل ایسی علمی حالت کا نام ایمان ہے - **اسیطرح** بعض قرائن مرجحہ سے اس کو ایک ظنی علم خدا کی ہستی کا پیدا ہوتا ہے وہ اسکو دل مین ایک جوش اس ہستی کا یقینی علم حاصل کرنے کے لئے پیدا کرتا ہے جو کہ اس کی ترقیات کا موجب ہوتا ہے -

ظنی امور سے یقینی امور کی طرف آنے کے لئے چونکہ انسان کو ضرور کچھ نہ کچھ محنت کرنی پڑتی ہے اور اس کے دل مین ایک اضطراب ہوتا ہے اس لئے متقی کی دوسری صفت یہ فرمائی -

یقیمون الصلوٰۃ

وہ نماز کو قائم کرتے ہین

یقیمون - قائم کرتے ہین - یعنی کھڑی کرتے ہین - اس لفظ کے استعمال مین یہ لطیفہ ہے کہ چونکہ ابتدائی منازل مین

مومن کی نفس امارہ سے جنگ ہوتی ہے۔ نفس اس کو بار بار دنیا اور اس کے لذات اور افکار کی طرف کھینچتا ہے اور ادھر یقینی امر کے تحصیل کیواسطے اس کے دل مین امنگ ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ پر متقی کو ایک جنگ کرنا پڑتا ہے اس لئے فرمایا کہ بوجہ وساوس کے متقی کی نماز بار بار گرتی ہے مگر وہ ہر آن اسے پھر قائم کرتا ہے

یہ ایک ایسی حالت ہے جسے پڑھنے والے خوب مشاہدہ کرتے ہون گے یا کر چکے ہون گے زیادہ تفصیل کی کیا ضرورت ہے۔

الصلوٰۃ ۔ وہ خاص نماز جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کر دکھلائی۔

صلوٰۃ کا لفظ **صلی** سے نکلا ہے جس کے معنے ہین کسی لکڑی کو گرم کر کے سیدھا کرنا۔ اور چونکہ نماز سے بھی انسان کی تمام کجی نکل کر وہ سیدھا ہو جاتا ہے اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہین وہ کجیان کیا ہین فحش اور غیر پسندیدہ امور کیطرف انسان کا میلان۔ ان سے یہ نماز روکتی ہے جیسے فرمایا

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر

انسان کی نجات کا مدار ایمان کے بعد دو باتون پر ہے ایک تعظیم لامر اللہ۔ دوسرے شفقت علی خلق اللہ۔ پہلی بات تعظیم لامر اللہ کے لئے صلوٰۃ ہے کہ انسان دنیاوی حکام کی ملازمت مین مشغول ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی کا خطرہ ہوتا ہے اور نماز کا وقت آتا ہے تو ان سب حاکمون کو چھوڑ کر وہ احکم الحاکمین کے حکم کی اطاعت کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اور جس الغیب ہستی پر وہ ایمان لایا تھا دفعہ دنمین اس ایمان کی عملی شہادت اپنے اعضا سے دیتا ہے۔ اسیطرح تاجر اپنی تجارت اور ہر پیشہ ور اپنے پیشے مین جب نماز کے اوقات کی پابندی کا حفظ کرتا ہے تو یہ اس کے مومن ہونے کی دلیل ہوتی ہے اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس امر کا کہ اس نے اپنا معبود۔ اپنا حاکم اور اپنا رازق اللہ تعالیٰ ہی کو مانا ہوا ہے اور اپنی تجارت یا پیشہ کو اوس کا شریک نہین بنایا ہے

صلوٰۃ کے معنے دعائے رحمت کے بھی ہین اور اختصاراً یہان تمام حقوق الٰہی پر شامل ہے اس لحاظ سے یقیمون الصلوٰۃ کے یہ معنے بھی ہوئے کہ وہ تمام حقوق الٰہی کو قائم کرتے ہین۔

تیسری صفت متقی کی اس مقام پر یہ بیان کی کہ

ممارزقنٰھم ینفقون

جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا اس مین سے کچھ اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین۔۔

متقی کی چونکہ ابتدائی منازل مین نظر بہت وسیع نہین ہوتی اور خدا شناسی کے مکتب مین ابھی اس کے داخلہ کا ابھی ذکر ہے اس لئے فرمایا کہ جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس مین سے کچھ ہماری راہ مین دیتا ہے۔ اصل مین حق تو یہ تھا کہ سب کا سب ہی دیدیتا کیونکہ جس کا دیا ہے اُسی کو دیتا ہے مگر ابتدائی حالت مین جو بخل بہ تقاضائے نفس دخیل کار ہوتا ہے وہ ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ یہ نکتہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا تھا۔ یہان **رزق** سے مراد خوردنی اشیاء ہی نہین ہین بلکہ ہر ایک نعمت جو خدا کی طرف سے انسان کو ملی ہے وہ مراد ہے۔ یعنی وہ ہمہ تن بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے طیار رہتا ہے اور ہر ایک گوشہ اور پہلو سے اس خدمت کو بجالاتا ہے۔ اس کی نظیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جو کہ انسان کے ہر ایک حال اور مذاق کے موافق آپ نے دی ہے۔ آپ کے انفاق سے جیسے ایک تاجر اسلامی اصول کے مطابق تجارت کر کے خدا کی رضا حاصل کرتا ہے ویسے ہی ایک جنگجو جنگ کی تعلیم لیکر رضائے الٰہی کو حاصل کر سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے اپنی عادتون کو بدلنا۔ اخلاق رذیلہ کو چھوڑ دینا یہ بھی ایک انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

اسیطرح زبان سے نیک باتین لوگون کو بتلانا اور برائیون سے روکنا بھی اس مین داخل ہے۔

اگر خدا نے علم دیا ہے تو اُسے لوگون کو پڑھاوے اگر مال و دولت دی ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقون سے اس کے محل پر صرف کرے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے خرچ کرنیوالا کبھی ضائع نہین ہوتا۔ بلکہ اس کی اولاد تک کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے اور نہ مال اللہ کی راہ مین۔۔ خرچ کرنے سے کبھی کم ہوتا ہے بلکہ اوس مین اور زیادتی ہوتی ہے

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

فی زمانہ حال انفاق کا بڑا محل یہ ہے کہ اپنے حوصلون کو وسیع کر کے اس الٰہی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کیواسطے مال و زر دیا جاوے۔ اُس وقت بھی جس نے مال و زر سے پیار نکیا اور دین کی خدمت مین اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون سے صرف کیا وہی اعلیٰ مرتبہ پاگیا اور صدیق بنا۔ اب بھی جو کریگا بنیگا اور خدا اس کی محنت اور سعی کو ضائع نہ کریگا۔

امیدین روا گردان امید تو روا گردد
زصد نومیدی و یاس و الم رحمت شود پیدا
در انصار ربی بنگر کہ چون شد کار نا دانی
کار تائید دین سر چشمہ دولت شود پیدا

بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
بقائے جاودان یابی گر این شربت شود پیدا

(باقی آئندہ)

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱۲ جلد ۱

جب ایسا کروگے ملیگا خدا بھی
جو مدت سے چہرہ چھپائے ہوئے ہے
کوئی تم مین ہو ایسا کر کے دکھائے
نہ آگے خدا کے ذرا سر ہلائے
رضائے خدا سے رضائے دلی ہو
قضا و قدر سے اُسے آشتی ہو
جہان ہو مصیبت وہین مر مٹو تم
ترقی اسی مین ہے جتنا پٹو تم
قدم آگے رکھو رہ راستی مین
کبھی جی نہ چھوڑو کمی کاستی مین
بنو اس کی توحید پھیلانے والے
قوا اپنے سب کام مین لانیوالے
تمام اپنی طاقت سے کوشش کرو تم
اسی پر جیو اور اسی پر مرو تم
کرو رحم تم بندگانِ خدا پر
پھلتار ہو جی ہر اک بے نوا پر
نہ گھائل ہو کوئی زبان کی سنان سے
کہ چبھتی ہوئی بات کہدو زبان سے
بچاؤ غریبون کو دستِ جفا سے
نہ سمجھو کہ مرنا ہے اپنی بلا سے
بہی خواہ مخلوق نبکر رہو تم
غرور اور تکبر کے پتلے نہ ہو تم
بڑائی نہ جتلاؤ ما تحت تک پر
کرو شکر نعمت کہ ہو اوسکا افسر
اگر گالیون پر اتر آئے کوئی
نہ تم سے لقب ناسزا پائے کوئی۔
قبول الٰہی کا اعزاز پاؤ
جو تم منکسر بنکے ذلت دکھاؤ
غریب اور حلیم اور نیت کے اچھے
بھی خواہ عام اور طبیعت کے اچھے
بہت کھال مین بکریونکی ہین انسان
کہ ہین گرگ و خونخوار و شیر نیستان
بہت سے ہین وہ جن کی میٹھی زبان ہے
ملاقات مین انکی نیش زبان ہے

(باقی آئندہ)

تازہ حالات

مورخہ ۱۵ تاریخ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مقدمہ پر جہلم تشریف لیگئے اور بخیر یت تمام ۱۹ تاریخ کو واپس قادیان تشریف لائے

حضرت اقدس کی طبیعت تمام دوران سفر مین کہانسی زکام اور نزلہ سے ناساز رہی اور ابتک ہے مگر الحمد للہ ایسی تکلیف نہین ہے کہ جماعت کی شمولیت سے مانع ہو۔

حضرت اقدس نے سفر کو جاتے ہوئے اور واپس ہوتے ہوئے لاہور مین میان چراغ الدین صاحب رئیس کے مکان پر نزول فرمایا اور جماعت لاہور کی طرف سے دعوت کھائی

الہام۔ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو لاہور مین کثرت سے بار بار یہ الہام ہوا

اریک برکات من کل طرف

ہر ایک طرف سے تجھ پر برکتین دکھاؤنگا

جہلم سے واپس ہوتے ہوئے کاموکے اور مریدکے کے سٹیشن کے مابین مورخہ ۱۸ کو یہ الہام ہوا

آثرک اللہ علی کل شیء

مورخہ ۱۷ کو جہلم مین مقدمہ پیش ہوا جس مین حضرت اقدس کی طرف سے مسٹر اُرٹلی بیرسٹر ایٹ لا - لاہور۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر پشاور۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے پلیڈر ضلع گورداسپور۔ شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور میان عزیز الدین صاحب پلیڈر امرتسری وکلا تھے اور مخالف فریق کی طرف سے حسب رویا حضرت اقدس ۳ وکیل تھے جنمین دو صاحب ہندو اور ایک صاحب مسلمان تھے۔

مورخہ ۱۹ جنوری کو رائے سنسار چند صاحب مجسٹریٹ نے جن کی عدالت مین مقدمہ پیش تھا حکم سنایا کہ کرم دین کے دونو دعوے خارج کئے گئے

ان مقدمون کے خارج ہونے کی خبر کتاب مواہب الرحمن مین اول سے چھپ چکی تھی جس کی کئی سو جلدین جہلم پہنچنے سے پیشتر بٹالہ امرتسر لاہور۔ وزیرآباد وغیرہ مقامات پر شائع کی گئین تہین اور مسافران ریل کے منتخب اور معزز مسافرون کو بھی دی گئی تہین دیکھو مواہب الرحمن صفحہ ۱۲۹۔

جہلم مین حضرت اقدس کی نزول کی خاطر سردار ہری سنگھ صاحب رئیس نے اپنا بنگلہ احمدی جماعت کو دیا ہوا تھا۔ جہلم سے واپسی پر حضرت اقدس کو ایک اور الہام ہوا۔

افانین ایات (گوناگون نشانات)

۲۴ جنوری کو کشفی حالت مین حضرت اقدس کو یہ لکہا ہوا الہام دکہایا گیا۔

تفصیل ما صنع اللہ فی ہذا الباس بعد ما اشعتہ فی الناس

تفصیل کارنامون کی جو خدا نے اس جنگ مین کئے اور بعد اس کے کہ مین نے اوس پیشگوئی کو شائع کیا۔

رویاء

۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس نے عشا سے پیشتر یہ رویا سنائی کہ مین مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہون اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہین اور مین اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہون اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بہاگے چلے آتے ہین نظر اوٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب مین ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے وگاڑیون ورتھون کے ہے وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہین اور اکثر ان مین سے بے دل ہوگئے ہین اور بلند آواز سے چلاتے ہین کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو مین نے بلند آواز سے کہا کلا

ان معی ربی سیہدین اتنے مین مین بیدار ہوگیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔

رویاء

مورخہ ۲۲ جنوری کی رات کو حضرت اقدس نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت زلزلہ آیا ہے مگر اس سے کسی عمارت کا نقصان نہین ہوا۔

صوبہ سرحد شمال مغربی اور پنجاب کی مردم شماری

کی رپورٹ کے مرتب کرنے مین احمدیہ فرقہ کی نسبت محکمہ مردم شماری نے خدا جانے کیا وجہ ہے کہ دو باتین بالکل خلاف واقعہ درج کی ہین۔ ایک تو یہ کہ احمدیہ فرقہ کی کل تعداد ۱۱۳۰۱ ایسے مرد دکھلائے ہین جن کی عمر ۱۵ سال سے زیادہ ہے اور مستورات کی تعداد اور ۱۵ سال سے کم عمر لڑکے اور لڑکیون کی تعداد بالکل نہین دکھلائی۔ دوسرے یہ کہ دکھلایا گیا ہے کہ اول حضرۃ اقدس کی مشن کی اشاعت چوڑھونکی قوم سے ہوئی ہے اور پھر اعلیٰ طبقہ کی انسانون مین ترقی پکڑتی گئی

امر اول تو اس طرح سے خلاف واقعہ ہے کہ بموجب احمدیہ فرقہ کی مردم شماری کی تعداد ۸۰۵،۱۱۰ آئی تھی تو خاص پنجاب مین جس مقام پر حضرت اقدس کے خدام کثرت سے ہین کس طرح ۱۱ سو ہوسکتی ہین ابھی جہلم کے مقام پر ہی ایک ہزار سے زیادہ بیعت شدہ آدمی جمع ہوئے تھے اور عید وغیرہ کی تقریبون پر ایک ایک ہزار سے زیادہ گروہ احمدی جماعت کا خاص قادیان مین جمع ہوجایا کرتا ہے مگر تعجب اس امر پر ہے کہ اب کی دفعہ کی مردم شماری مین اس قسم کی غلطی اہل اسلام اور اہل ہنود کو دوسرے فرقون کی نسبت بھی دیکھی جاتی ہے چنانچہ اہل حدیث کے فرقہ کی آبادی ۲۰۹۴ دکھائی ہے اور آریہ لوگون کی آبادی ۹۱۰۵ دکھائی ہے۔

امر دوم کی نسبت خود حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ایک خط گورنمنٹ کی خدمت مین پیش ہونیوالا ہے کہ اس غلط فہمی کا جلد تدارک کیا جاوے آپ کا تعلق چوڑھون سے کبھی نہین ہوا۔ وہ ایک جرائم پیشہ قوم پنجاب مین مسلم ہے اور اس سے تعلق رکھنے والے کو نیک چلن نہین سمجھا جاتا حالانکہ آپکے خدام اعلیٰ اور عمدہ صفات اور اخلاق کے مالک ہین اور آپ ہمیشہ سے ایسی ہی حمیدہ اور پسندیدہ صفات کے آدمیون کے ساتھ تعلق رکھتے آئے ہین۔

گورداسپور مین جو مقدمہ حکیم فضل دین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کی طرف سے مولوی کرم دین ساکن بھین پر دائر ہے ان کی آئندہ تاریخ پیشی ۲۳ و ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء علی الترتیب ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء مین عمدہ بارش قادیان مین ہوگئی ہے۔

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس نے رویاء سنائی کہ مجھے کہانسی کی کمال تکلیف تھی مین نے خواب مین دیکھا کہ مولوی محمد احسن صاحب مجھے ایک گانٹھ سونٹھ یا سپاری کی اور جائفل دے رہے ہین کہ اسے منہ مین رکھو۔

اس خواب کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک بالکل آرام رہا اور اب بھی تکلیف تو ہے مگر بہت کم۔ اور ۲۶ جنوری کی سیر مین آپ نے فرمایا رات کو مین نے سونٹھ اور جائفل منہ مین رکھا تھا اس سے کہانسی کو بہت ہی آرام ہے۔

مورخہ ۲۷ و ۲۸ جنوری کے درمیان جو رات تھی اس مین رات کو ۱۱ بجے حضرت اقدس مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی کوٹھری مین تشریف لائے دروازہ بند تھا آپ نے کھٹکھٹایا مولوی صاحب نے لاعلمی سے پوچھا کہ کون ہے حضرت اقدس نے جواب دیا کہ مین ہون غلام احمد (اس وقت اس اخلاق نے مولوی صاحب کے دل پر کیا اثر کیا ہوگا اس کا اندازہ ناظرین خود کر لیوین) آپکے دست مبارک مین لالٹین تھی آپ نے اندر داخل ہو کر فرمایا کہ اس وقت مجھے اول ایک کشفی صورت مین خواب کے ذریعہ سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر مین (یعنی ام المومنین) کہتی ہین کہ اگر مین فوت ہوجاؤن تو میری تجہیز و تکفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا اس کے بعد مجھے ایک بڑا منذر الہام ہوا ہے۔

غاسق اللہ

(باقی ...)

مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوتے ہین کہ جو بچہ میرے ہان پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہیگا اس لئے آپ بھی دعا مین مشغول ہون اور باقی احباب کو بھی اطلاع دیدیوین کہ دعاؤن مین مشغول ہون اس فرمودہ کے مطابق مولویصاحب نے تمام مولویصاحبان کو اطلاع کردی اور اس کے بعد ایک رقعہ حضرت اقدس کی خدمت مین ارسال کیا جس کی نقل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مبارک ہو کہ الہام **غاسق اللہ** پورا ہوا اعنی **بشری بخامس** کی نسبت جو خیال اس مین ہم کو یا حضور کو تہا اس کی تفسیر اس الہام حال نے بخوبی کردی یعنی وہ قمر جو اس وقت مین ظہور اس کا تمہارے خیال مین ہے اس وقت موجود نہین ہوگا بلکہ کسی دوسرے وقت مین موجود ہوگا جیساکہ **غاسق** بعدہٗ وقت ما ظہور کرتا ہے اور اللہ کا بھی اسی پر دلالت کررہا ہے کہ وہ غاسق عند اللہ موجود ہے لیکن اس وقت مثل قمر منخسف کے لوگون کی نظرون مین ظاہر نہین مگر معدوم محض بھی نہین اور دوسری مرتبہ یہ مبارکباد ہو کہ حضرت اہلبیت مقدس و مطہر نے اس تہلکہ سے نجات وخلاصی پائی۔ والحمد للہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳

خاکسار محمد احسن

حضرت اقدس نے ۹ بجے کے قریب اس کا جواب یہ ارسال فرمایا۔

حضرت اخویم مولوی صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے خیال مین تو یہ ہے کہ حسب آیت کریمہ **من شر غاسق اذا وقب** اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ دشمنون کی نظر مین جائے اعتراض ہوگا اور جیساکہ قمر غاسق ہونے کی حالت مین تاریکی مین ہوتا ہے یہ امر ان کے خیال مین تاریکی مین نظر آئیگا غرض پہلے اس سے تو مین نے غاسق کے لفظ سے موت بچہ کی اجتہادی طور پر خیال کی تھی۔ اب خیال مین آتا ہے کہ یہ تاریکی دشمنون کے اعتراض کی ہے کیونکہ مواہب الرحمٰن کے آخر مین یہ عبارت ہے کہ **بشری بخامس فی حین من الاحیان**۔ پس اب وہ لفظ من الاحیان کو کہا جائینگے اور خواہ نخواہ صورت تکذیب پیدا کرینگے جیساکہ منافقون نے حدیبیہ مین کی تھی ہا معنے سچے معلوم ہوتے ہین خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ مخالفون کو کبھی جہوٹی خوشی پہنچاتا ہے **وتلک الایام نداولھا بین الناس** اس پر گواہ ہے اس تقریر کو جماعت پر واضح کردین اور آج ایک نہایت مبشر الہام مجھے معلوم ہوا ہے وہ علیحدہ بیان کرونگا اس مین گنجائش نہین ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد

وہ مبشر الہام جس کا ذکر حضرت اقدس نے اس رقعہ مین کیا ہے رات کو آپنے سنایا اور وہ یہ ہے

سأكرمك اكراماً عجبا

اس کے بعد آپنے ایک رویا سنائی اور وہ یہ ہے۔

رویا

کہ مین جہلم مین ہون اور ڈپٹی سنسار چند صاحب کے کمرہ سے گذر کر اس کوٹھی کے ایک اور کمرے کی طرف جارہا ہون

فہرست ان احباب کی جو قادیان اور اس کے گرد و نواح سے حضرت اقدس کے ساتھ جہلم جانے مین رفیق سفر تھے

خاکسار ایڈیٹر نے جہلم مین موجودہ احباب کی خدمت مین یہ بیان کردیا تھا کہ جس جس مقام سے جو اصحاب موجودہ جماعت احمدیہ کے جہلم مین اس مقدمہ کی تقریب پر تشریف لائے ہین وہ اپنے اپنے نام لکھکر دیدیوین تاکہ رفقائے سفر مین ان کے نام شامل کردئے جاوین مگر کسی نے التزاماً وہ نام نہ دئے اس لئے اب التماس ہے کہ اگر بہت جلد دو ہفتہ کے اندر اندر ہر ایک جماعت ان رفقائے سفر کے نامون کی فہرست طیار کرکے روانہ کردیگی تو وہ رسالہ سفر نامہ جہلم مین درج کردئے جاوینگے۔

مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔
پیر سراج الحق صاحب نعمانی۔
مرزا خدا بخش صاحب + مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر محکمہ مڈل مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
مولوی یار محمد صاحب مخلص پرائیویٹ ماسٹر مرزا احسن بیگ صاحب رئیس اعظم آباد۔
مولانا مولوی عبد اللطیف خان صاحب
مولوی سرور شاہ صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی پلیڈر۔
مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ پلیڈر و منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز
شیخ نور احمد صاحب پلیڈر۔ ایبٹ آباد
میان عزیز اللہ صاحب پلیڈر امرتسر۔
خلیفہ نور الدین صاحب مہتمم اشاعت کتب حضرت اقدس
شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان
قاضی ضیاء الدین صاحب۔ میان نظام الدین صاحب ملازم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ میان عبد الرحیم حجام پرائیویٹ ملازم حضرت صاحب۔ میان فضل دین عرف فجا پرائیویٹ ملازم حضرت صاحب۔ شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
ماسٹر عبد الرحمن صاحب قادیانی نومسلم
محمد افضل ایڈیٹر البدر قادیان
مفتی فضل الرحمان صاحب
حافظ عبد الرحیم صاحب طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
منشی عبد الوحید صاحب سنوری
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری
ابو سعید عرب صاحب تاجر برنج رنگون برہما۔
چودھری سرفراز خان صاحب
محمد یعقوب صاحب و محمد مقبول صاحب
بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر گوجرانوالہ
سردار فضل حق صاحب از دہرم کوٹ
میان جمال الدین صاحب از سیکھوان ضلع گورداسپور
میان خیر الدین صاحب 〃 〃
میان امام الدین صاحب 〃 〃
مہر ساون صاحب 〃 〃
میان فضل محمد صاحب از ہرسیان 〃
میان نور محمد صاحب۔ از تلونڈی جھنگلان
میان دین محمد صاحب 〃 〃
میان غلام مرتضیٰ از قلعہ دیدار سنگھ

فہرست اصحاب جو کہ ان ہفتوں مین قادیان مین آئے

خانصاحب محمد عجب خانصاحب تحصیلدار ایبٹ آباد
میان محمد صدیق صاحب افغان از ٹونک
میان رحمۃ اللہ صاحب۔ میان سلطان محمد صاحب از لاہور
میان کریم بخش صاحب از نت بوتالہ تحصیل وزیر آباد گوجرانوالہ
میان غلام محمد ایضاً۔ میان جعفر خانصاحب از ایبٹ آباد
مولوی نور محمد صاحب از لودی ننگل تحصیل بٹالہ۔
میان غلام محمد از موضع آدان تحصیل بلتھ ریاست کپورتھلہ
میان وزارت حسین صاحب از منگیر بنگال
میان ارادت حسین 〃 〃 〃

۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ سے لیکر ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ تک کی مختصر ڈائری۔

مختصر سفرنامہ جہلم

کتاب مواہب الرحمن کی طیاری۔

اس سفر کی طیاری کی بڑی جزو عظیم کتاب مَوَاهِبُ الرَّحْمٰن کی طیاری تھی اور تین چار دن سے اسکے لیے رات اور دن ایک ہوا ہوا تھا ۱۵ کو روانہ ہونا تھا اور ۱۴ کی شام کو ابھی اس کتاب کی ۱۱ کاپیاں جمنی باقی تھیں پھر پروفوں کا دیکھا جانا اور سنگسازی کے کام کا ہونا اور کتاب کی دو سو جلد کا سفر سے پیشتر مکمل ہونا ایک خارق عادت امر تھا۔ گویا ایک رات میں یہ سب کچھ ہونا تھا۔ مگر کارپردازوں کے حسن انتظام اور جانفشانی نے ہر ایک مشکل کو آسان کر دیا اور ظہر کے قریب سب کچھ طیار ہو گیا۔ اس کتاب کا آج ہی طیار ہو کر شائع ہونا کیوں ضروری تھا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے جس عظیم الشان نشان کو پورا کرنے کے واسطے حضرۃ احمد مرسل یزدانی مسیح موعود ع نے یہ سفر اختیار کرنا تھا اُسکی کُنجی وہ پیشگوئی تھی جو کہ اس کتاب میں درج تھی کہ اس مقدمہ میں خدا تعالیٰ اپنے حامی حضرت مرزا غلام احمد کو کامیاب کریگا۔

روانگی

ظہر و عصر کی نمازیں سفر کے لحاظ سے جمع کی گئیں اور تین بجے کے قریب حضور انور دولت سرا سے باہر تشریف لائے۔ کُل خدام باہر میدان میں حاضر تھے۔ ہمراہیان سفر کے واسطے چھ یکے اور حضور انور کیواسطے رتھ طیار تھا اول آپ نصف میل تک خدام کے ساتھ پا پیادہ چلے مگر جب دیکھا کہ گرد و غبار کثرۃ مخلوقات سے بہت اُڑتا ہے تو پھر خود بھی رتھ پر سوار ہوئے اور سید محمد حسن صاحب کو بھی اپنے پاس رتھ میں بٹھا لیا اور باقی ہمراہیان سفر اکثر تو یکوں پر بیٹھے اور چند ایک اصحاب نے پا پیادہ رتھ کے ساتھ سفر کرنا چاہا تا کہ راہ میں اگر کوئی خدمت کا موقعہ ہاتھ آوے تو بجا لاویں اور جو کلام مبارک آپکی زبان فیض ترجمان سے نکلے اُس سے وہ خود بھی بہرہ ور ہوں اور دوسروں کو بھی مستفیض کریں۔ بٹالہ کے قریب انارکلی ایک مقام ہے جہاں عیسائی مشنریوں نے اپنا مدرسہ وغیرہ بنایا ہوا ہے وہاں نبی بخش صاحب نامی ایک خادم کسی انگریز کے ملازم تھے اُس نے وہاں حضور اور سب ہمراہیوں کو چار پلائی اور کیک اور بسکٹ کئی قسم کے حاضر کیے اُنکی یہ خدمت حضور کو بہت پسند آئی کیونکہ راستہ کی کثرت گرد و غبار سے حلق میں خراش تھی اور کھانسی کی تکلیف تھی اس سے حضور کو کچھ افاقہ ہوا۔ ۵ بجے شام کے قریب بٹالہ پہونچے اور اسٹیشن ریلوے پر فروکش ہوے

بٹالہ

کچھ رفقائے سفر تو قادیان سے ساتھ تھے۔ اور کچھ راستہ میں سیکھوان سے آ پہونچے اور چند ایک بٹالہ سٹیشن سے ہمراہ ہو لیے اور مختلف احباب حضور سے نیاز حاصل کرتے رہے بعض نے اپنی حاجات پیش کیں اور بعض نے مبشر رویا سنائے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع تاخیر اور قصر کر کے پڑھی گئیں۔ اور حضرۃ اقدس نے مع احباب کھانا تناول فرمایا۔ سٹیشن ماسٹر صاحب بٹالہ نے مع چند ایک دوستوں کے نیازمندانہ طور پر حضرۃ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ کوئی خدمت میرے لائق ہو تو اُس سے سرفراز فرماویں۔

۸ بجے کے قریب ٹرین آئی۔ حضرۃ اقدس کے واسطے سکنڈ کلاس گاڑی چونکہ ریزرو کرائی گئی تھی اس لیے وہ اُس ٹرین کے ساتھ لگائی گئی۔ حضور والا اس مین سوار ہوئے اور آٹھ بجے کے بعد بٹالہ سے روانہ ہوئے۔

بٹالہ سے روانہ ہونا اور امرتسر پہنچنا

جب ٹرین امرتسر پہونچی تو امرتسر کے احمدی احباب سٹیشن پر استقبال کے واسطے موجود تھے اور بعض دیگر احباب بھی جو کہ حسن عقیدت رکھتے تھے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس اس وقت خواب مین تھے مگر لوگ چونکہ ایک بڑی اضطراب اور کشمکش کیواسطے گاڑی کی طرف لپک لپک کر جا رہے تھے اس لئے آپ کی آنکھ کھل گئی اٹھکر سب سے ملاقات کی چند ایک احباب یہان سے رفیق سفر ہوئے اور چند ایک نے کہا کہ ہم کل جہلم پہونچینگے علاوہ امرتسر کی جماعت کے امرتسر کے سٹیشن کا سٹاف بھی زیارت کیواسطے آیا ہوا تھا اور یہ نظارہ ہر ایک اسٹیشن پر تھا جہان علم تھا کہ حضرت مسیح موعود ع اسی گاڑی مین سوار ہین* گاڑی امرتسر سے روانہ ہو کر ۱۱ بجے کے بعد لاہور سٹیشن پر پہونچی

لاہور پہنچنا

گو کہ آدھی رات کا وقت تھا اور سخت سردی مگر تاہم کوئی دو سو سے زیادہ آدمی جس مین کثیر حصہ احمدی جماعت لاہور کا تھا استقبال اور حصول دیدار کے واسطے پلیٹ فارم پر موجود تھا اور آدمی پہ آدمی پروانہ وار گر رہا تھا کہ رخ انور کی ایک جھلک کسیطرح نظر آ جاوے چونکہ یہان گاڑی نے صبح ۷ بجے تک ٹھہرنا تھا اس لئے جماعت لاہور نے شب باشی کا انتظام ریلوے سٹیشن کے قریب دہلی دروازہ سے باہر میان چراغدین صاحب رئیس لاہور کے ایک نئے مکان مین کیا تھا۔ حضرت اقدس گاڑی مین سوار ہو کر تشریف لائے چائے وغیرہ نوش کی اور قریب چالیس آدمیون کے بیعت مین داخل ہوئے۔ حضرت اقدس کی طبیعت اول ہی چند ایام سے بیمار تھی اور اب بوجہ سفر تکلیف زیادہ تھی اس لئے آرام کیا۔

مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء کی فجر کی نماز اسی مکان مین ادا کی اس کے بعد اور چند ایک آدمیون نے آپ سے بیعت کی جسمین ملا محمد غوث صاحب امام و متولی مسجد چینیانوالی لاہور بھی تھے۔ میان ہدایت اللہ صاحب شاعر نے آپکی مدح مین ایک مختصر نظم پڑھی۔ پھر آپ پا پیادہ سٹیشن کو روانہ ہوئے۔ راستہ مین مولوی محمد حسن صاحب امروہی کے استفسار پر فرمایا کہ رات کو کثرت سے بار بار یہ الہام ہوا ہے۔ اریک برکات من کل طرف یعنی مین ہر ایک جانب سے تجھے اپنی برکتین دکھاؤن گا

سٹیشن پر پہنچکر چونکہ گاڑی کے آنے مین دیر تھی اس لئے پلیٹ فارم پر آپ نے ایک کرسی پر تشریف رکھی سٹیشن پر عام چرچا ہو گیا کہ مرزا صاحب قادیانی آئے ہوئے ہین اس لئے سٹیشن کے ہر ایک حصہ کے لوگ زیارت کے واسطے آنے شروع ہوئے۔ بعض فوجی سردار دہلی کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے لاہور ٹھہرے تھے اور اسی ٹرین مین انھون نے اپنے اپنے اوقات پر جانا تھا وہ بھی مشتاق دیدار حضور کی خدمت مین آئے خلیفہ صاحب نے ان سب کو ایک ایک نسخہ کتاب مواھب الرحمن کا دیدیا۔ ایک تقریب پر لاہور کے چند روساء بھی آ موجود ہوئے آپ نے اُنکے روبرو بیان کیا کہ الٰہی بخش اکونٹنٹ مع دیگر دو اشخاص کے ہماری طرف رجوع کرینگے۔

میان چراغدین صاحب نے عرض کی کہ میری بڑی خوش قسمتی ہے کہ حضور نے میرے مکان پر نزول فرمایا۔ کہان میرے یہ نصیب کہ ایک خدا کا فرستادہ خلیفہ آخر الزمان مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مبارک قدمون سے میرے گھر کو زینت دے

سردار ہری سنگھ صاحب رئیس جہلم نے احمدی جماعت جہلم کو حضرت اقدس اور آپ کی جماعت کے نزول کے واسطے اپنا بنگلہ دیا تھا انہون نے بھی اس موقعہ پر ملاقات کی اور نہایت نیازمندی سے پیش آ کر ان لوگون کی شکایت کی جنھون نے محض فسادگی غرض سے آپ کو جہلم جانے کی تکلیف دی اور کہا کہ جہلم مین جو کچھ نان جوین میرے آدمیون کی طرف سے پیش ہو

---

* امرتسر سے مولوی سرور شاہ صاحب اس غرض سے گئے کہ چند نسخہ کتاب مواہب الرحمن کے لیکر مشہور و معروف علماء وغیرہ کو تقسیم کرین +

۲۲ جنوری کی رات کو یہ الہام ہوا۔ ان اللّٰہ مع عبادہ یواسیک

اسے قبول فرمایا جاوے اتنے مین ٹرین آگئی۔ حضرت اقدس گاڑی مین سوار ہوئے لیکن کیا آپکا گاڑی مین بیٹھ جانا اس امر کا مانع تھا کہ ہجوم نہ ہو ہرگز نہیں بلکہ جب تک ٹرین کھڑی رہی لوگ پروانہ وار اڑ اڑ کر آتے رہے اور دیدار سے مشرف ہوتے رہے ان مین سے بہت سے انگریز مرد اور لیڈیان بھی تھین۔

لاہور سے جہلم تک کا نظارہ

لاہور سے چلکر جہلم تک کا نظارہ قابل دید تھا۔ ہر ایک اسٹیشن پر ایک میلا لگا ہوا تھا اردگرد کے مختلف دیہات سے خلقت امنڈ آئی ہوئی تھی جیسے کسی بڑی عظیم الشان میلہ کی تقریب پر ہر ایک فکر سے بیفکر ہو کر لوگ جمع ہوا کرتے ہین۔ ٹرین کے ہر دو طرف بھی نظارہ ہوتا تھا بلکہ بعض سٹیشن پر یہ حالت تھی کہ ابھی گاڑی سٹیشن پر نہین پہونچی اور دور سے لوگ دیوانہ وار سٹیشن کی طرف دوڑتے نظر آتے تھے کہ جلد پہنچین تاکہ زیارت سے محروم نہ رہین اور جب گاڑی اسٹیشن پر سے روانہ ہوتی تھی تو اس کے ساتھ ساتھ دسٹنٹ سگنل تک زیارت کے مشتاق بھاگ بھاگ کر خدا کے برگزیدہ کے رخ انور کو دیکھتے تھے اور ایک صف باقاعدہ فوج کی طرح بندھی ہوئی نظر آتی تھی۔

گوجرانوالہ ۔ وزیر آباد ۔ لالہ موسی ۔ گجرات ۔ کھاریان کریالہ وغیرہ سٹیشنون سے برابر حضرت اقدس کے خدام آپکے ساتھ رفقائے سفر مین شریک ہوتے رہے گجرات کے سٹیشن پر جناب نواب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس اور اپکی مسافر جماعت کو کھانا دیا۔ سٹیشن لالہ موسے پر چند ایک امریکن سیاح نے ہرچند چاہا کہ حضرت اقدس کا فوٹو لیا جاوے مگر وقت اور ہجوم خلق نے اجازت نہ دی

سٹیشنون پر اہل اسلام آکر سلام کرتے بعض ہندو اپنے عقیدہ کے لحاظ سے سر خم کر کے تعظیم کرتے۔ بعض کو قریب پہونچنے کا موقعہ نہ ملتا تو وہ دور سے آپ کی گاڑی کی طرف منہ کر کے دست بستہ ماتھا ٹیکتے۔ غرضیکہ ایسا نظارہ تھا کہ جس کا بیان کرنا آسان کام نہین اور نہ اس مختصر مین گنجائش ہے جہلم کے سٹیشن کی کیفیت کا اندازہ خود ہمارے ناظرین

نزول جہلم

کر لیوین ۲ ر بجے کے قریب جہلم پہونچ ریزرو سکنڈ کلاس کا ٹکر الگ کر دی گئی۔ ایک امریکن سیاحہ لیڈی ہر طرح گاڑی کے اردگرد منڈلاتی رہی کہ کسیطرح حضرت اقدس کا فوٹو لیوے مگر کثرت ہجوم نے اسے کامیابی کا منہہ نہ دیکھنے دیا آخر ناچار بادل بیتاب ٹرین پر سوار ہو کر روانہ ہوئی جناب **غلام حیدر خان** صاحب تحصیلدار جہلم حفظ امن کے انتظام پر متعین تھے آپنے آکر حضرت اقدس سے ملاقات کی اور بزرگانہ رسم و آداب کو مد نظر رکھکر حضرت اقدس کو بحفاظت تمام گاڑی سے اتارا اور رفقا کی نزب دیکھکر حضرت اقدس سے درخواست کی کہ ایک دو منٹ کے واسطے گاڑی کے دروازے مین کھڑے ہو کر اپنا منور چہرہ دکھاکر ان مضطرب دلون کو سیری بخشین اس کے بعد حضرت اقدس گاڑی سے اتر کر سٹیشن سے باہر آئے اور احمدی جماعت جہلم آپکو ایک گاڑی مین سوار کر کے مجوزہ فرودگاہ کی طرف لے چلے چونکہ ایک انبوہ کثیر جس کی شمار اور اندازہ حد سے باہر تھا گاڑی کے اردگرد آگے پیچھے چل رہا تھا اور جہان تک آگے اور پیچھے نظر جاتی تھی آدمیون کی لڑیان اور پگڑیان ہی نظر آتی تھین اس لئے گاڑی بان کو حکم تھا کہ بہت آہستہ آہستہ آدمیون کے قدم بقدم چلے۔ گاڑی کے دہنے بائین عمارات جہلم کی تھین انکے کوٹھون پر انگریز عورتین ۔ لڑکے ۔ لڑکیان اور جہلم کی مستورات اور بچے کھڑے ہوئے تھے اور جو درخت تھے انپر بھی اکثر اور آدمی چڑھے ہوئے تھے گرد و غبار کا یہ عالم تھا کہ دس قدم کے فاصلہ پر دوسرا آدمی نظر نہ آتا تھا۔

۳ بجے کے قریب گاڑی فرودگاہ پر پہونچی ۔ احمدی جماعت کا انتظام بہت قابل تعریف تھا۔ کیونکہ ان کو اس بات کا علم تھا کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری کے باعث قریب ایک ہزار کے تو احمدی جماعت کے ممبر ہی پنجاب کی ہر طرف سے جہلم مین مہمان ہون گے پھر ان لوگون کا ہر دی کے موسم مین مہمان نوازی کوئی آسان کام نہ تھا۔

حضرت اقدس گاڑی سے اتر کر بنگلے کے بڑے کمرے مین ایک کرسی پر جلوہ گر ہوئے جناب خانصاحب محمد عجب خان تحصیلدار نے بڑھکر دست بوسی اور مصافحہ کیا اور اللہ کا شکر کیا کہ جس نے یہ دن دکھایا کہ اس مبارک چہرہ کی ان کو زیارت حاصل ہوئی۔ چونکہ نماز کا وقت قریب تھا اس لئے حضرۃ اقدس نے ارشاد فرمایا کہ اول نماز ادا کر لی جاوے چنانچہ آپ باہر تشریف لائے وضو کیا۔

بنگلہ کے گرد ایک عظیم الشان احاطہ تھا جس مین شیشم وغیرہ کے درخت تھے اس کے ایک حصے مین منتظمان احمدی جماعت جہلم نے باورچی خانے اور پانی کا انتظام کیا ہوا تھا اور ایک کافی تعداد لوٹون وغیرہ کی موجود تھی گرم پانی بھی وضو کے واسطے طیار کر رکھا ہوا تھا۔ اس اثنائے مین چونکہ پھر بہت سی مخلوق زیارت کی شائق بنگلہ کے اردگرد جمع تھی اس لئے تحصیلدار صاحب **غلام حیدر خان** صاحب نے درخواست کی کہ حضور ان لوگون کی خاطر ایک دفعہ بنگلہ کی چھت پر چڑھکر تھوڑی دیر تک ان کو زیارت کرا دیوین تاکہ ان کا شوق فرو ہو۔ چنانچہ حضور نے منظور فرمایا اور آپ پانچ منٹ کے قریب کوٹھے پر آرام کرسی پر بیٹھے رہے اور نیچے لوگ کھڑے زیارت کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ نیچے تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازین قصر اور جمع کر کے ادا کی گئین کوئی پانصد کے قریب آدمی ان نمازون مین شریک تھے بعد ادائے نماز حضرت اقدس بنگلہ کے اس کمرہ مین تشریف لے گئے جہان آپ کے لئے خواب کا انتظام کیا ہوا تھا مگر آپنے کوئی خاص تخلیہ نہ کیا بہت سے اور احباب بھی ساتھ ہی مجلس مین شریک تھے اور ارد گرد کے دوسرے کمرون مین آپکے رفیق سفر خدامون نے اپنے اپنے بستر جمائے۔

[illegible] کی ۱۶ رات سے بیعت کا سلسلہ شروع ہونا

خانصاحب محمد عجیب خانصاحب اور سید عبدالحی صاحب عرب نے ایک دو سوال کئے جن پر حضرۃ اقدس نے مختصر تقریرین کین جو کہ الگ رسالہ سفر نامہ جہلم مین طبع ہون گی۔ اور مختلف ذکر اذکار ہوتے ہوئے مغرب کی نماز کا وقت آگیا اور پھر مغرب وعشا کی نمازین قصر اور جمع کر کے مغرب کے وقت بامامت مولانا مولوی محمد احسن صاحب ادا کی گئین اس وقت نمازیون کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ بعد ادائے نماز لوگون نے بیعت کی درخواست کی اور سلسلہ بیعت شروع ہوا۔ اگرچہ حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز تھی۔ کھانسی کی وجہ کلام بھی مشکل سے کرتے تھے مگر چونکہ یہ اللہ تعالی کا امر تھا اور اس نے فرمایا تھا کہ لوگ تیری پاس کثرت سے آوین گے اور تو ان کی ملاقات سے مت تھکنا اور نہ ترشروئی سے پیش آنا اس لئے خدا تعالے کے دین مین لوگون کو داخل کرنے کی خاطر آپنے بیعت کرنی شروع کی۔ اور اس رات بہت سے احباب امرتسر۔ لاہور گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ وزیر آباد* سے آکر تعداد کو بڑھا دیا اگرچہ حضرت اقدس کے خواب کے لئے یہ کمرہ خاص تھا مگر آپکے اخلاق کریمانہ نے کسیکو یہ کہنے نہ دیا کہ جو لوگ وہان سونا چاہتے ہین وہ کہین دوسرے کمرے مین جا کر آرام کرین۔ جس کا جہان جی چاہا اپنا بستر جمایا۔

مورخہ ۱۷ جنوری کو فجر کی نماز بنگلہ کے اندر بامامت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی ادا کی گئی بعد نماز ایک بڑے کمرے مین کل احمدی احباب حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب کا وعظ سنتے رہے جس مین سورۃ فاتحہ کے سبع من المثانی اور پھر اس سے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس زمانہ مین بعثت کا ثبوت ایک عجیب و غریب پیرایہ مین دیا انشا اللہ تعالی

* گجرات ۔ لالہ موسی ۔ کہاریان بھیرہ ۔ کشمیر وغیرہ مختلف بلاد)

وہ ہمارے رسالہ سفر جہلم مین شائع ہوگا

۹ بجے کے قریب کہانا تناول فرمایا گیا اور دس بجے کے بعد ایک گاڑی مین بیٹھکر حضرت اقدس کی کچہری کو تشریف لے چلے جو ہجوم کثیر خلقت کا گاڑی سے اوترنے کے وقت آپ کے ہمراہ تہا اس سے زیادہ اب اس وقت پھر آپ کی گاڑی کے ساتھ تہا اور کورٹ پہنچکر حضرت اقدس نے باہر میدان مین ایک کرسی پر آرام کیا اور اِدہر اُدہر گرد حلقہ باندہکر خدام کھڑے ہوگئے اور کچھ ان فرشون پر بیٹھ گئے جو کہ جہلم کی منتظمہ جماعت نے بچھا رکھے تھے۔ مولوی عبد اللطیف خان صاحب اور محمد عجب خان صاحب کے ایک دو سوالون پر آپنے تقریرین کین۔ یہ نظارہ بھی قابل دید تہا جس شخص نے ایک ملزمانہ حیثیت مین ابھی کورٹ مین پیش ہونا ہے کیا اس کو دینی نصائح لوگون کو باہر سنانے سوجھ سکتے ہین مگر یہ خدا کا برگزیدہ اپنی اسی آن بان مین خدا کے پاک کلمات اس الٰہی مکتب کے طالب علمون کو سناتا رہا اور ان کو ترقی کے مراتب تبلاتا رہا اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ مقدمہ دو بجے پیش ہونا ہے اس لئے آپ کورٹ سے واپس تشریف لائے وہی ہجوم اوسی طرح ساتھ تہا گویا ابھی ایک گھنٹہ کے قریب گذرا تہا کہ کورٹ کا میدان جو کہ بالکل سنسان تہا اس قدر گنجان آباد ہوگیا تہا کہ راستہ چلنا مشکل تہا اور پھر ایک گھنٹہ کے بعد اس کی آبادی محدودے چند آدمیوں کی صورت مین بدل گئی تھی گویا مسیح موعود کے مبارک قدم ہی اُس دن اُسکو آباد کر رہے تہے۔ کورٹ سے واپس آکر آپنے ظہر اور عصر کی نمازین جماعت کے ساتھ ادا کین اور پھر کورٹ کی طرف تشریف لے چلے اس وقت سڑک کا نظارہ قابل دید تہا جس پگڈنڈی اور راستہ پہ نظر پڑتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتا تہا اور دور تک یہ سلسلہ آنے والون کا بندھا ہوا تہا کورٹ مین پہنچکر دیکھا کہ کثرت ہجوم سے وہان پائون رکھنے کی جگہ نہ تھی عدالت کی عمارت کے کرسیٔ زینون پر باقاعدہ فوج کی طرح اوپر نیچے آدمی کھڑے ہوئے ہوئے تھے۔ میدان مین آکر حضرت اقدس کی گاڑی ٹہری اور کثرت ہجوم کی وجہ سے مصلحت وقت یہی سمجہا گیا کہ حضرت اقدس گاڑی مین ہی تشریف رکھین۔ آدمی پر آدمی گرا پڑتا تہا اور پولیس ڈنڈے مار مار کر پیچھے ہٹاتی تھی۔ خدا جانے وہ کیا کشش تھی جو باوجود اس مار کے پھر ان کو کھینچ کھینچ کر آگے لاتی تھی۔ ۲ بجے کے قریب حضرت اقدس کورٹ میں داخل ہوئے لالہ سنسار چند صاحب مجسٹریٹ کی عدالت مین آپکا مقدمہ درپیش تہا عدالت کا کمرہ لوگوں سے بہرا ہوا تہا حتی کہ جو پلیٹ فارم پر عدالت کی کرسی تھی اوس پر بھی مجسٹریٹ صاحب کے ارد گرد ناظرین کھڑے تھے۔ (باقی آئندہ)

حضرۃ اقدس کو کرسی دی گئی آپ اس پر ہو بیٹھے اور مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ آپ کی طرف سے ایک بیرسٹر اور چار وکلا تھے جس کی تفصیل تازہ حالات میں دیجا چکی ہے اور مستغیث کرم الدین کی طرف سے ۲ وکلاء تھے جیسے کہ حضرت اقدس نے مقدمہ سے پیشتر خواب مین دیکھے تھے ان مین سے دو ہندو تھے اور ایک مسلمان اور صرف ایک صاحب ہندو بولنے والے تھے ہماری طرف کے وکلاء نے اول بحث یہ اوٹھائی کہ سب سے پیشتر فیصلہ کے قابل یہ امر ہے کہ حسب منشائے قانون کیا مولوی کرم الدین کو اس دعوے کے دائر کرنے کا استحقاق ہے کہ نہیں اور کیا یہ متوفی کے ان نزدیکی رشتہ دارون مین سے ہے جو اس قسم کا استغاثہ دائر کر سکتے ہین۔ اس پر عدالت نے کرم الدین کی بیانات لئے جنسے نتیجہ یہ نکلا کہ مولوی کرم الدین صاحب دراصل متوفی محمد حسین کے سالے یعنی اس کی جورو کے بہائی ہین اور محمد حسین کے پردادا اور کرم الدین کا پردادا آپس مین بھائی تھے۔ اسپر جو ہمارے وکلاء کی طرف سے استدلال تہا اوس کا خلاصہ اور لب لباب یہ تہا کہ سالہ ہونا کوئی رشتہ نہین ہے جس سے یہ استحقاق کرم الدین کو پیدا ہوتا ہو۔ کیونکہ اہل اسلام مین بہنوئی کی وفات پر سالہ کا کوئی حصہ اوس کے ترکہ مین سے نہین رکھا گیا اور نہ رواج نے ہی سالہ کو کچھ دلایا ہے اس لئے کسی صورت سے یہ قریبی رشتہ دارون مین سے شمار نہین ہو سکتا اور ان کے پردادون کا آپس مین بہائی ہونا بھی ان کو ایک خاندان ثابت نہین کرتا

ہم پنجابی مثل مشہور ہے کہ "پڑ پیا سے ساک گیا" اور اس استدلال کی تائید مین بہت سے حوالجات قانونی فیصلہ دکھلائے گئے۔ آخر مین خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی نے یہ بات کہی کہ مستغیث کے وکلاء کو کوئی ایسی نظیر بھی پیش کرنی چاہیئے کہ جس حال مین متوفی کے ایسے قریبی رشتہ دار مثلاً اوس کی بیوی بچہ اور باپ موجود ہو اور ان کے ہوتے ہوئے ان سے کسی دور کے رشتہ دار نے نالش کا دعویٰ کیا ہو۔ اس کے بعد مستغیث کے وکلاء نے بہت ہاتھ پیر مارے کہ کسی طرح سالہ کو بہنوئی کے قریبی رشتہ دارون مین داخل کرین حتی کہ ایک وکیل صاحب نے اپنی موزونی طبع سے ایک شعر بھی وہان گھڑ مارا اور کہا کہ عام زبان زد خلائق ہے کہ

سارى خدائى ايک طرف
جورو کا بہائى ايک طرف

وکیل صاحب کی موزونی طبع کا یہ شعر سنکر حاضرین مین ایک قہقہہ پڑا اور شیخ نور احمد صاحب احمدی پلیڈر نے اسی وقت اس کی اصلاح کی کہ اصل شعر تو یہ ہے۔

سارى خدائى ايک طرف
فضل الٰہی ایک طرف

اس وقت ۵ بج چکے تھے اور عدالت کا وقت ہو چکا ہوا تہا۔ عدالت نے مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء روز دوشنبہ فیصلہ کا دن مقرر کیا اور کہا کہ فریقین کو ٹہرنے کی ضرورت نہین ہے وہ اپنے اپنے مقامات پر چلے جاوین۔ ۱۹ جنوری کو ان کے وکلاء کو فیصلہ سنا دیا جاوے گا۔ حضرت اقدس معہ دیگر احباب کے کورٹ سے باہر نکلے اور اوسوقت عام طور پر فہیم آدمیون مین یہ بات مشہور ہوگئی کہ کرم دین کے حق مین پاسہ الٹا پڑا ہوا نظر آتا ہے حضرت اقدس گاڑی مین سوار ہوئے خلقت کا ہجوم اوسی طرح ہمراہ تہا مکان پر پہنچکر مغرب اور عشا کی نمازین جمع اور قصر کر کے پڑھی گئین۔

جہلم میں آخری شب

بعد نماز مغرب حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی گئی کہ بہت سی مستورات بیعت کرنا چاہتی ہین آپنے فرمایا کہ رات کو کرین گے (چنانچہ رات کے وقت ایک کمرہ خالی کرایا گیا کوئی ۲۰۰ کے قریب مستورات موجود تہین) نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس کمرہ مین گئے ...... اور جہلم کے چند ایک روساء آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اسی اثناء مین پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہوا اور جوق درجوق لوگ خدا تعالے کے دین مین داخل ہونے شروع ہوئے بہت سے آدمیون کی بیعت لیکر حضرۃ اقدس اس کمرہ مین تشریف لے گئے جہان مستورات آپ کی منتظر تہین۔ آپنے داخل ہوکر ان کی بیعت لی اور بعد ازان معلوم ہوا کہ عورتون کو آپنے ایک مختصر وعظ بھی سنایا وہان سے تشریف لاکر پھر مردون سے بیعت کا سلسلہ شروع ہوا اور آپنے ان مردون کو بھی ایک مختصر وعظ سنایا کہ ایسے دنون مین ان کو کیا کرنا چاہیئے اور صرف اسی بات پر نازان نہ رہنا چاہیئے کہ ہم نے بیعت کر لی۔ لاہور کے احمدی احباب نے حضرت اقدس کی خدمت بابرکت مین عرض کی کہ واپسی کے وقت حضور لاہور مین ٹہرین اور وہین ما حضر تناول فرماوین حضرت اقدس نے قبول فرمایا۔ (باقی آئندہ)

(بقیہ مضمون مولوی ثناء اللہ)

سطرین لکہنے کے پابند کرتے ہین اور اپنے لئے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہین "تلک اذی قسمۃ ضیزی" بہلا یہ کیا تحقیق کا طریق ہے کہ مین دو سطرین لکہون اور آپ ۳ گہنٹہ تک فرماتے جاوین اس سے صاف سمجھہ مین آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت کر کے پچتا رہے ہین اور اپنی دعوۃ سے انکاری ہین اور تحقیق سے اعراض کرتے ہین جس کی بابت آپنے مجھے صد ۲۳ پر دعوت دی ہے جنابہ ڈالا کیا انہی دو سطرون کے لکہنے کے لئے آپنے مجھے دیر دولت پر حاضر ہونیکی دعوۃ دی تھی جس سے عمدہ مین امرتسر ہی مین بیٹھا ہوا کر سکتا تہا اور کر چکا ہون۔ مگر چونکہ مین اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلا نیل مرام واپس جانا کسیطرح ..... مناسب نہیں جانتا اس لئے مین آپ کی اس بے انصافی کو ہی قبول کرتا ہون کہ مین دو تین سطرین ہی لکہون گا اور آپ بلا شک ۳ گہنٹہ تک تقریر کرین مگر اتنی اصلاح ہوگی کہ مین اپنی دو تین سطرین مجمع مین کہڑا ہو کر سناؤن گا اور ہر ایک گہنٹہ کے بعد تین سطرین لکہکر پانچ لغایت دس منٹ تک آپکے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرون گا چونکہ مجمع آپ پسند نہین کرتے اس لئے فریقین کے محدود آدمی ہون گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہون گے۔

آپ میرا بلا اطلاع آنا چورون کی طرح فرماتے ہین کیا مہمانو کی خاطر اسکو کہتے ہین اطلاع دینا آپنے شرط نہین کیا تہا علاوہ اس کے آپکو آسمانی اطلاع ہوگئی ہوگی آپ جو مضمون سنا دین گے وہ اس وقت مجھے دیدیجئے گا کارروائی آج ہی شروع ہو جاوے آپکے جواب آنیپر مین اپنا مختصر سوال بہیجدون گا باقی لعنتون کی نسبت وہی عرض ہے جو حدیث مین موجود ہے

۱۱ جنوری ابو الوفا ثناء اللہ از قادیان

یہ نامعقول اور اصل بحث سے بالکل دور جواب سنکر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپنے فرمایا کہ ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی اس سے فائدہ اٹہاتا یہ نظر نہین آتا اب خدا کی لعنت لیکر واپس جانا چاہتا ہے جس بات کو ہم بار بار لکہتے ہین کہ ہم مباحثہ نہین کرتے جیسے کہ ہم انجام آتہم مین اپنا عہد دنیا مین شائع کر چکے ہین تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیوین یہ ہرگز نہ ہوگا اور پہر اس رقعہ مین کس قدر افترا سے کام لیا گیا ہے۔ کیونکہ جب ہم اسے اجازت دیتے ہین کہ ہر ایک گہنٹہ کے بعد وہ دو تین سطرین ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اس کی ایک دن مین ۳۰ سطور ہو جاوین ہم کب گریز کرتے ہین اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے وساوس اسی طرز سے پیش کرتا رہے اوسکو اختیار تہا پہر ایک دوسرا جہوٹ یہ بولا ہے کہ لکہتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہین کرتے بہلا ہم نے کب لکہا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہین کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بہی جس قدر ہون جمع ہون تاکہ ان لوگون کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگون کو فریب دے رہے ہین اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے مین کیا دیر تھی مگر یہ بے نصیب واپس جانا نظر آتا ہے پہر حضور انور نے مولوی محمد احسن صاحب کو حکم دیا کہ آپ اس کا جواب لکہدین مجھے فرصت نہین مین کتاب لکھہ رہا ہون یہ کہکر حضور تشریف لے گئے اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے جو جواب اوس رقعہ کا تحریر فرمایا اس کی نقل یہ ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک مین سنا دیا گیا چونکہ مضامین اس کے محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہذا حضرت اقدس کی طرف سے اس کا یہی جواب کافی ہے کہ آپکو تحقیق حق منظور نہین ہے اور حضرۃ اقدس انجام آتہم مین اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب رقعہ سامی مین اللہ تعالےٰ سے عہد کر چکے ہین کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین سے کوئی تقریر نہ کرین گے۔ خلاف وعدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کسی فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے طالب حق کے لئے جو طریق حضرۃ اقدس نے تحریر فرمایا ہے کیا وہ کافی نہین لہذا آپ کی اصلاح جو بطور شان مناظرہ کے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہین ہے اور یہ بھی منظور نہین فرماتے ہین کہ جلسہ محدود ہو بلکہ فرماتے ہین کہ کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے وغیرہ مجتمع ہون تاکہ حق و باطل سب پر واضح ہو جاوے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار محمد احسن بحکم حضرۃ اقدس امام الزمان

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

گواہ شد	گواہ شد
ابو سعید احمدی تاجر برنج برہما۔	محمد سرور شاہ

اس کے بعد کوئی جواب ثناء اللہ صاحب کیطرف سے نہ آیا اور وہ دم دبا کر قادیان سے چلے گئے

اس خط و کتابت اور حوالجات کتب کے پڑہنے سے ایک سلیم الفطرۃ انسان معًا اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہرگز حق طلبی کی نیت سے قادیان نہین آئے تھے اور جو منصوبہ انہون نے ٹہانا ہوا تہا ان کو اوس مین سخت ناکامی نصیب ہوئی ان کو اس بات کا بخوبی علم تہا کہ حضرت مسیح موعود ع اشتہار دیچکے ہین اور انجام آتہم مین شائع کر چکے ہین کہ وہ ہرگز مباحثہ نہین کرین گے ہان شکوک و شبہات کے رفع کرنیکے واسطے البتہ دروازہ کھلا ہے اور اسکو بہ الفاظ دیگر حضرت اقدس نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ و ۲۳ پر دوبارہ لکہا ہے جبکہ یہ بات تھی تو اب مولوی صاحب کا قادیان مین مباحثہ کے واسطے آنا کیا معنی رکھتا تہا ہماری دانست مین عوام کالانعام کو دہوکا دینے کیواسطے یہ ایک چال تھی جو کہ مولوی صاحب چلے ہین کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر حضرت اقدس آنکے ساتھ مباحثہ کرین تو اس وقت ان کو موقع ملیگا کہ یہ امر مشتہر کرین کہ دیکھو اپنے اقرار انجام آتہم کے برخلاف آمادہ بحث ہوئے اور اگر حضرت اقدس نے مباحثہ نہ کیا بلکہ رفع شکوک و شبہات کرنا چاہا تو مولوی صاحب نے تو منظور کرنا ہی نہین اسوقت یہ امر مشتہر کرین گے کہ مین تصفیہ پیشگوئیون کیواسطے قادیان گیا اور مرزا صاحب مقابلہ پر نہ آئے۔

مولوی صاحب کا پہلا اور دوسرا رقعہ ملا کر پڑہنے سے انکی اس کیفیت قلبی کا پتہ لگتا ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور دونون رقعے بتلاتے ہین کہ یہ ایک شخص کے لکھے ہوئے نہیں ہین اور اگر وہ ایک ہی شخص ہے تو اسنے اول رقعہ مین ایک عجیب جامہ تلبیس کا پہنا ہوا ہے جسکے ذریعہ سے اپنے مخاطب کو کسی دام مین پہنسانا چاہتا ہے رقعہ اولی کے یہ الفاظ کہ مین اللہ جلشانہ کی قسم کہتا ہون کہ مجھکو کوئی خصومت اور عناد نہین اور آپ بنی نوع کی ہدایت کے لئے تکو گا اور مجھ جیسے مخلصون کے لئے خصوصًا۔ اس لئے مجھکو پوری امید ہے کہ آپ میری ہدایت اور تفہیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین گے۔

اس رقعہ مین مولوی صاحب کا صاف اقرار ہے کہ وہ ہدایت اور تفہیم کی خاطر رفع شکوک چاہتے ہین اور مباحثہ کی غرض مطلق نہین ہے مگر چونکہ حضرت اقدس خدا کے برگزیدہ نے اپنے نور فراست سے تاڑ لیا کہ بیان دال مین ضرور کچھہ کالا ہے اور اس کا چور اسے آنا ہرگز اس کی نیک نیت پر دلیل نہین ہے ! ورنہ اسے علم ہے کہ مباحثہ۔ اور رفع شکوک و شبہات مین کیا فرق ہوا کرتا ہے اور پہر جو ہدایت اور تفہیم کی راہ مولوی صاحب نے طلب کی تھی اس کی ایسی سیدھی راہ حضرت نے بتلا دی کہ اگر اس پر چلکر اگر آج بہی کوئی انکے دعاوی کا فیصلہ کرنا چاہے تو اسے حق مثل آفتاب کے نظر آسکتا ہے وہ راہ منہاج نبوۃ ہے جس کا مطلب ہے کہ جن راہون سے تم سابقہ مدعیان نبوۃ و رسالت کو انکے دعاوی مین صادق تسلیم کرتے ہو۔ وہی راہ میرے دعاوی کے ثبوت مین اختیار کر کے دیکھو کہ مین صادق ہون یا کاذب کیونکہ جو معیار سابقہ انبیاء کی صداقت کا یہ لوگ قرار دیوین گے وہ اسی وقت معیار ٹہیریگا جبکہ ہر صداقت مدعی اوس پر پرکھا جاسکے ورنہ وہ معیار ہرگز معیار نہ ہوگا جن وجوہات اور دلائل سے زید ایک مقدمہ مین ڈگری حاصل کرتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب بکر بہی اپنے دعوے کے ثبوت مین وہی وجوہ اور دلائل پیش کرتا ہے تو اسے ڈگری نہ دی جاوے غرض یہ ایک بڑا بین طریق تہا جو کہ اب بہی پیش ہوا اور اعجاز احمدی عبارات کا جو حوالہ دیا گیا ہے انمین بہی لکہا ہوا ہے اور مباحثہ اور رفع شکوک کے امتیاز کے لئے حضرت اقدس نے بہت زور دیکر تکرارًا اس بات کو لکہا کہ مباحثات سے

(بقیہ مضمون مولوی ثناء اللہ)

سطرین لکھنے کے پابند کرتے ہین اور اپنے لئے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہین "تلک اذی قسمۃ ضیزی" بھلا یہ کیا تحقیق کا طریق ہے کہ مین دو سطرین لکھون اور آپ ۳ گھنٹہ تک فرماتے جاوین اس سے صاف سمجھ مین آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت کرکے پچھتا رہے ہین اور اپنی دعوۃ سے انکاری ہین اور تحقیق سے اعراض کرتے ہین جس کی بابت آپنے مجھے صد ۲۳ پر دعوت دی ہے جناب والا کیا انہی دو سطرون کے لکھنے کے لئے آپنے مجھے در دولت حاضر ہونیکی دعوۃ دی تھی جس سے عمدہ مین امرتسر ہی مین بیٹھا ہوا کر سکتا تھا اور کر چکا ہون۔ مگر چونکہ مین اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلا نیل مرام واپس جانا کسیطرح .... مناسب نہیں جانتا اس لئے مین آپ کی اس بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہون کہ مین دو تین سطرین ہی لکھون گا اور آپ بلا شک ۳ گھنٹہ تک تقریر کرین مگر اتنی اصلاح ہوگی کہ مین اپنی دو تین سطرین مجمع مین کھڑا ہو کر سناؤن گا اور ہر ایک گھنٹہ کے بعد تین سطرین لکھکر پانچ لغایت دس منٹ تک آپکے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرون گا **چونکہ مجمع آپ پسند نہین کرتے** اس لئے فریقین کے محدود آدمی ہون گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہون گے۔

آپ میرا اطلاع آنا چورون کی طرح فرماتے ہین کیا مہمانو کی خاطر اسیکو کہتے ہین اطلاع دینا آپنے شرط نہین کیا تھا علاوہ اس کے آپکو **آسمانی اطلاع ہوگئی ہوگی** آپ جو مضمون سنا دین گے وہ اس وقت مجھے دیدیجیو گا کارروائی آج ہی شروع ہو جاوے آپکے جواب آنیپر مین اپنا مختصر سوال بھیجدون گا باقی لعنتون کی نسبت وہی عرض ہے جو حدیث مین موجود ہے

۱۱ جنوری ابو الوفا ثناء اللہ از قادیان

یہ نامعقول اور اصل بحث سے بالکل دور جواب سنکر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپنے فرمایا کہ ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی اس سے فائدہ اٹھانا یہ نظر نہین آتا اب خدا کی لعنت لیکر واپس جانا چاہتا ہے جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہین کہ ہم مباحثہ نہین کرینگے جیسے کہ ہم انجام آتھم مین اپنا عہد دنیا مین شائع کر چکے ہین تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیوین یہ ہرگز نہ ہوگا اور پھر اس رقعہ مین کس قدر افترا سے کام لیا گیا ہے۔ کیونکہ جب ہم اُسے اجازت دیتے ہین کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ دو تین سطرین ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اسکی ایک دن مین ۳۰ سطور ہوجاوین ہم کب گریز کرتے ہین اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے وساوس اسی طرز سے پیش کرتا رہے تو اسے اختیار تھا پھر ایک دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے کہ لکھتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہین کرتے بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہین کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہون جمع ہون تاکہ ان لوگون کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگون کو فریب دے رہے ہین اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے مین کیا دیر تھی مگر یہ بے نصیب واپس جاتا نظر آتا ہے پھر حضور انور نے مولوی محمد احسن صاحب کو حکم دیا کہ آپ اس کا جواب لکھدین مجھے فرصت نہین مین کتاب لکھ رہا ہون یہ کہکر حضور تشریف لے گئے اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے جو جواب اوس رقعہ کا تحریر فرمایا اس کی نقل یہ ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک مین سنا دیا گیا چونکہ منشا اس کے محض عناد اور تعصب آمیز تھا جو طالب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہذا حضرت اقدس کی طرف سے اسکا یہی جواب کافی ہے کہ آپکو تحقیق حق منظور نہین ہے اور حضرۃ اقدس انجام آتھم مین اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب رقعہ سامی مین اللہ تعالےٰ سے عہد کر چکے ہین کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین سے کوئی تقریر نہ کرین گے۔ خلاف وعدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کسی شئ کا ارتکاب کر سکتا ہے **طالب حق** کے لئے جو طریق حضرۃ اقدس نے تحریر فرمایا ہے لیا وہ کافی نہین لہذا آپ کی اصلاح جو بطور شان مناظرہ کے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہین ہے اور یہ بھی منظور نہین فرماتے ہین کہ جلسہ محدود ہو بلکہ فرماتے ہین کہ کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے وغیرہ مجتمع ہون تاکہ حق و باطل سب پر واضح ہو جاوے۔

والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار محمد احسن بحکم حضرۃ اقدس امام الزمان

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

گواہ شد گواہ شد

محمد سرور شاہ ابو سعید احمدی تاجر برنج برہما۔

اس کے بعد کوئی جواب ثناء اللہ صاحب کیطرف سے نہ آیا اور وہ دم دبا کر قادیان سے چلے گئے

اس خط و کتابت اور حوالجات کتب کے پڑھنے سے ایک سلیم الفطرۃ انسان معًا اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہرگز حق طلبی کی نیت سے قادیان نہین آئے تھے اور جو منصوبہ انہون نے ٹھانا ہوا تھا ان کو اوس مین سخت ناکامی نصیب ہوئی ان کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ حضرت مسیح موعود ؑ اشتہار دیچکے ہین اور انجام آتھم مین شائع کر چکے ہین کہ وہ ہرگز مباحثہ نہین کرین گے ہان شک اور شبہات کے رفع کرنیکے واسطے البتہ دروازہ کھلا ہے اور اسیکو بہ الفاظ دیگر حضرت اقدس نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ و ۲۳ پر دوبارہ لکھا ہے جبکہ یہ بات تھی تو اب مولوی صاحب کا قادیان مین مباحثہ کے واسطے آنا کیا معنی رکھتا تھا ہماری دانست مین عوام کالانعام کو دھوکا دینے کیواسطے یہ ایک چال تھی جو کہ مولوی صاحب چلے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر حضرت اقدس آنکے ساتھ مباحثہ کرین تو اس وقت ان کو موقع ملیگا کہ یہ امر مشتہر کرین کہ دیکھو اپنے اقرار انجام آتھم کے برخلاف آمادہ بحث ہوئے اور اگر حضرت اقدس نے مباحثہ نکیا بلکہ رفع شکوک و شبہات کرنا چاہا تو مولوی صاحب نے تو منظور کرنا نہین اسوقت یہ امر مشتہر کرینگے کہ مین تصفیہ پیشگوئیون کیواسطے قادیان گیا اور مرزا صاحب مقابلہ پر نہ آئے۔

مولوی صاحب کا پہلا اور دوسرا رقعہ ملا کر پڑھنے سے انکی اس کیفیت قلبی کا پتہ لگتا ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور دونون رقعے بتلاتے ہین کہ یہ ایک شخص کے لکھے ہوئے نہیں ہین۔ اور اگر وہ ایک ہی شخص ہے تو اس نے اول رقعہ مین ایک عجیب چالبازین کا پہنا ہوا ہے جسکے ذریعہ سے اپنے مخالف کو کسی دام مین پھنسانا چاہتا ہے رقعہ اول کے یہ الفاظ کہ مین اللہ جلشانہ کی قسم کہتا ہون کہ مجھکو کوئی خصومت اور عناد نہین اور آپ بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصون کے لئے خصوصاً۔ اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری **ہدایت اور تفہیم** مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرین گے۔

اس رقعہ مین مولوی صاحب کا صاف اقرار ہے کہ وہ ہدایت اور تفہیم کی خاطر رفع شکوک چاہتے ہین اور مباحثہ کی غرض نہین ہے مگر چونکہ خدا کے برگزیدہ نے اپنے نور فراست سے تاڑ لیا کہ یہان دال مین ضرور کچھ کالا ہے اور اس کا چور اسے آنا ہرگز اس کی نیک نیت پر دلیل نہین ہے! ورنہ اسے علم ہے کہ مباحثہ۔ اور رفع شکوک و شبہات مین کیا فرق ہوا کرتا ہے اور پھر جو ہدایت اور تفہیم کی راہ مولوی صاحب نے طلب کی تھی اس کی ایسی سیدھی راہ حضرت نے بتلا دی کہ اگر اس پر چلکر اگر آج بھی کوئی آپکے دعاوی کا فیصلہ کرنا چاہے تو اسے حق مثل آفتاب کے نظر آسکتا ہے وہ راہ **منہاج نبوۃ** ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جن راہون سے تم سابقہ مدعیان نبوۃ و رسالت کو انکے دعاوی مین صادق تسلیم کرتے ہو۔ وہی راہ میرے دعاوی کے ثبوت مین اختیار کر کے دیکھو کہ مین صادق ہون یا کاذب کیونکہ جو معیار سابقہ انبیاء کی صداقت کا یہ لوگ قرار دیوین گے وہ اسی وقت معیار ٹھیریگا جبکہ ہر صداقت مدعی اوس پر پرکھا جاسکے ورنہ وہ معیار ہرگز معیار نہ ہوگا جن وجوہات اور دلائل سے زید ایک مقدمہ مین ڈگری حاصل کرتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب بکر بھی اپنے دعوے کی ثبوۃ مین وہی وجوہ اور دلائل پیش کرتا ہے تو اسے ڈگری نہ دی جاوے غرض یہ ایک بڑا بین طریق تھا جو کہ اب بھی پیش ہوا اور اعجاز احمدی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے انمین بھی لکھا ہوا ہے اور مباحثہ اور رفع شکوک کے امتیاز کے لئے حضرت اقدس نے بہت زور دیکر مکرر اس بات کو لکھا کہ مباحثات سے

فہرست ان مبائعین کی جنہوں نے حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر اپنے سفر جہلم میں مقام لاہور اور جہلم اور راستہ میں شرف بیعت حاصل کیا

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام
۱	منشی محمد حسین ولد مولا بخش صاحب	گوجرانوالہ
۲	حیات محمد ولد عبد اللہ صاحب گنگوہ ساکن لاہور بازار گمٹی	لاہور
۳	نظام احمد ولد معراج الدین لنگی منڈی	لاہور
۴	غلام محبوب [illegible] خان	
۵	[illegible] لاہور کوچہ [illegible]	
۶	عبد الرحیم صاحب ولد احمد دین لوہار کوچہ شیخان	لاہور
۷	حسین خان ولد سکندر خان متصل سٹی پولیس	لاہور
۸	پیر بخش صاحب ولد عبد الرحمن کشمیری کوچہ شیر دا ٹان	لاہور
۹	سردار محمد صاحب ولد منشی تاج الدین کوچہ کوٹھی عطاران	لاہور
۱۰	میران بخش ولد الٰہی بخش زمیندار لاہور ریلوے پریس	لاہور
۱۱	معراج الدین ولد نبی بخش کشمیری موچی دروازہ	لاہور
۱۲	عبد اللہ ولد امیر بخش صاحب کشمیری متصل کوتوالی	لاہور
۱۳	عبد السبحان ولد جان میر ٹکسالی دروازہ متصل مسجد غلام [illegible]	لاہور
۱۴	محمد حسین کلارک ولد غلام رسول گوجرانوالہ دفتر سرکاری وکیل	لاہور
۱۵	خدا بخش ولد میر حسن کشمیری	لاہور
۱۶	محمد دین ولد تاج الدین کوچہ لہاران موچی دروازہ	لاہور
۱۷	محمد ابراہیم ولد محمد دین مستری	لاہور
۱۸	محمد صدیق ولد رمضان شاہ گوکندہ تحصیل	لاہور
۱۹	[illegible] محمد ولد رمضان شاہ	رر
۲۰	ولایت محمد ولد رر	رر
۲۱	بشیر احمد ولد معراج دین لنگی منڈی	لاہور
۲۲	عبد الحمید ولد حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ	لاہور
۲۳	محمد امین ولد حافظ مولوی محمد کابلی ڈنگہ دفتر اگزیمینر	لاہور
۲۴	عبد اللہ ولد امام الدین قصاب کٹرہ ذی شاہ	لاہور
۲۵	فضل دین کشمیری ولد محمد صدیق کوچہ [illegible]	لاہور
۲۶	دین محمد ولد قائم دین	لاہور
۲۷	الٰہ بخش ولد امام بخش نگینہ متصل کوتوالی	لاہور
۲۸	چراغ دین ولد امام الدین زرگر تکیہ [illegible] بازار	لاہور
۲۹	[illegible] زرگر	لاہور
۳۰	نظام الدین ولد ولی محمد موضع لکھ پور ضلع [illegible]	
۳۱	مولا بخش ولد قادر بخش رفوگر موچی دروازہ لاہور	لاہور
۳۲	امیر بخش ولد قادر بخش رر	رر
۳۳	برکت شاہ ولد غلام شاہ قریشی زمیندار مزنگ	لاہور
۳۴	نور الدین ولد الٰہی بخش نیچہ بند	لاہور
۳۵	علی بخش ولد گھسیٹا زرگر مزنگ	لاہور
۳۶	احمد شریف ولد بابو سراج الدین لنگی منڈی	رر
۳۷	نذیر حسین ولد حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ	لاہور
۳۸	عبد الحمید رر رر	رر
۳۹	احمد دین ولد عمر الدین	رر
۴۰	نور محمد	رر
۴۱	محمد حسین ولد نور محمد	رر
۴۲	مدد خان ملازم پولیس	رر
۴۳	عنایت اللہ ولد غلام محمد	رر
۴۴	کالے خان از راولپنڈی ملازم پولیس	لاہور
۴۵	ملا غوث صاحب امام و متولی مسجد چینیاں	لاہور
۴۶	عبد العزیز ولد محمد یٰسین	لاہور
۴۷	خدا بخش ملازم ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب	رر
۴۸	عبد اللہ صاحب ولد امام الدین کوچہ حکیم ولی صاحب	
۴۹	شمس الدین و غلام محمد پسران کریم بخش رفوگر	لاہور
۵۰	الٰہ بخش طالب علم ولد علی بخش مزنگ	لاہور
۵۱	الٰہی بخش رر رر رر	رر
۵۲	عبد الحمید ولد مولوی محمد صاحب	رر
۵۳	کریم [illegible] ولد بوٹا کوچہ دائی لہو لی	رر
۵۴	رحیم بخش ولد اروڑہ رر رر	رر
۵۵	محمد دین ولد شمس الدین رر	رر
۵۶	نبی بخش ولد قادر بخش لوہار منڈی	رر
۵۷	امیر بخش ولد خدا بخش محلہ چابک سواران	رر
۵۸	بابو عنایت اللہ ولد میاں ہدایت اللہ	رر
۵۹	جان محمد طالب علم	رر
۶۰	عبد اللطیف ولد ملاں محمد غوث	رر
۶۱	اللہ یار ولد جان محمد محلہ پیر گیلانی	رر
۶۲	عبد القادر ولد قاضی نذر علی	گوجرانوالہ
۶۳	مولا داد ولد کرم علی محلہ خراسان	رر
۶۴	علی محمد ولد خیر الدین شاہدرہ	لاہور
۶۵	اللہ دتا ولد پیر بخش ٹھیکری والہ	گجرات
۶۶	ماسٹر ولی اللہ ولد میاں ہدایت اللہ	لاہور
۶۷	غلام حسن ولد عبد الرحیم رام پور	جہلم
۶۸	بابو احمد دین ولد [illegible] دین اکبری منڈی	لاہور
۶۹	حسین بخش ولد بدر الدین شاہدرہ	لاہور
۷۰	محمد اشرف ولد سراج الدین از لنگی منڈی لاہور	لاہور
۷۱	مولوی اللہ دتا ولد محمد بخش شاہدرہ	رر
۷۲	فقیر نظام الدین المعروف مولوی ٹکسالی دروازہ	لاہور
۷۳	عبد السلام ولد محمد حسین خان گلاتھ گڑھ ضلع	ہوشیارپور
۷۴	الٰہ بخش دری باف	لاہور
۷۵	میاں دسوندی	رر
۷۶	عبد الکریم ولد امام بخش معمار	جہلم
۷۷	حسن علی ولد بوٹے خان طالب علم از گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
۷۸	محمد عالم ولد محمد بخش زمیندار کالے کالہ ضلع گجرات ڈاکخانہ ڈنگہ	گجرات
۷۹	محمد حیات ولد مراد بخش زمیندار [illegible]	رر
۸۰	سلطان ولد جہابا طالب علم کیلیانوالہ	
۸۱	عبد الحمید ولد مولوی حبیب اللہ [illegible]	
۸۱	نواب علی ولد احمد علی فاروقی کلاں ضلع سیالکوٹ	
۸۲	نور حسین ولد بدر الدین ملازم پولیس	سیالکوٹ
۸۳	محمد حسن ولد مہر خان زمیندار	جھنگ
۸۴	سید ریاض ولد سید محمد علی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ	سیالکوٹ
۸۵	عنایت اللہ ولد بہاول بخش ککے زئی کنجاہ ضلع گجرات	گجرات
۸۶	عبد الجلیل ولد قمر الدین چھاپہ گر جہلم	جہلم
۸۷	وزیر بیگ ولد علم الدین محلہ مغل [illegible] تال	گجرات
۸۸	محمد افضل ولد جلال الدین مغل زمیندار بلانی ڈاکخانہ بیسہ رر	گجرات
۸۹	شیر باز خان ولد دولے خان چیمہ	رر
۹۰	اکبر خان ولد رستم خان رر	رر
۹۱	کالو خان ولد ہاشم علی خان رر	رر
۹۲	محمد فقیر صاحب ولد حافظ احمد دین [illegible]	ڈنگہ
۹۳	حسن دین ولد شاہ محمد جٹ ستالان	کہاریاں
۹۴	ہاشم ولد حیات بخش رر	رر
۹۵	جمال ولد بختا حجام پوڑانوالہ	ڈنگہ
۹۶	سلطان احمد بوریا نوالی	کیلیاں
۹۷	الہ دین ولد محمد بخش گوجر	ڈنگہ
۹۸	جما ولد کرم بخش	رر
۹۹	احمد ولد شرف دین	رر
۱۰۰	بگو ولد احمد	رر
۱۰۱	راجا ولد الہ دتا	رر
۱۰۲	عبد اللہ ولد فضل دین	رر
۱۰۳	عمرا ولد اللہ دتا نجار	رر
۱۰۴	سلطان ولد خدا بخش زمیندار	رر
۱۰۵	مراد بخش ولد الہ داد	رر
۱۰۶	حسینا ولد جان بخش	رر
۱۰۷	الہ دتا ولد حلیم	رر
۱۰۸	علی احمد ولد صاحب دین	رر
۱۰۹	رحمت ولد تاجا گوجر طاہر	رر
۱۱۰	محمد دین ولد خیر الدین	رر
۱۱۱	مرزا اکرم بیگ ولد الٰہی بخش قوم مغل جلالپور جٹاں گجرات حال قانون گو جہلم معہ دو دختر و یک پسر و والدہ	جہلم
۱۱۲	فقیر محمد ولد امیر بخش [illegible] جہلم معہ [illegible]	

نمبر	نام	ضلع
۱۱۳	وزیر محمد ولد امیر بخش گلکار	جہلم
۱۱۴	محمد رمضان ولد عظیم بخش	//
۱۱۵	عبدالرحیم ولد حیات بخش شانہ گر	//
۱۱۶	محکم دین ولد فضلدین قصاب	//
۱۱۷	حسن محمد ولد فضلدین قصاب	//
۱۱۸	احمد خان ولد عیسیٰ خان دفتری کورٹ	
۱۱۹	الہ داد ولد قطب الدین ماجرہ	گجرات
۱۲۰	قل احمد ولد سنگر	//
۱۲۱	کرم داد ولد فضلداد ملاح	//
	سعد اللہ پور گجرات	//
۱۲۲	الہداد ولد مداجہ	//
۱۲۳	احمد دین ولد محمد دین	//
۱۲۴	نبی بخش ولد فضلدین	//
۱۲۵	جمال الدین ولد علم دین	//
۱۲۶	دوست محمد ولد خیر محمد خیاط	جہلم
۱۲۷	محمد حسین ولد جیون باقندہ آکرہ	کہاریان
۱۲۸	عبداللہ // //	//
۱۲۹	میاں حاجی ولد نیک محمد نجار بضیا	//
۱۳۰	میر عبداللہ لازم راجہ عطا محمد خان	
	کلگام	کشمیر
۱۳۱	محمد بخش ولد شرف مزدور	جہلم
۱۳۲	محمد دین ولد فتح الدین ملازم	//
۱۳۳	سمند خان خانساماں	//
۱۳۴	محمد داؤد ولد نور دین تمباکو فروش	//
۱۳۵	محمد ولد جبا زمیندار جلیل پور سرائے	
	اورنگ آباد	
۱۳۶	محمد علی ولد محمد بخش درویش مسجد	//
۱۳۷	قاضی محمد اعظم ولد قاضی غلام غوث	
	ساکن کوٹ قاضی	گوجرانوالہ
۱۳۸	حسام الدین ولد عزیز الدین کوٹ	
	قاضی تحصیل وزیر آباد	وزیر آباد
۱۱۹	اللہ بخش قصاب	جہلم
۱۴۰	غلام رسول ولد فضلدین موچی	//
۱۴۱	محمد افضل ولد نیاز محمد زمیندار	
	نگیال تحصیل میرپور ضلع بھمبر	بھمبر
۱۴۲	میاں شیر ولد کرم دین زمیندار سیاگو شاہ	
	پور ڈاک خانہ بھاگ نگر	گجرات
۱۴۳	نور احمد ولد کرم دین درویش گوجرانوالہ	
۱۴۴	محمد ولد عبداللہ حجام ساکن دیوتا ضلع	
	گجرات	گجرات
۱۴۵	لال دین ولد الہ دین ساکن ہنگ	کہاریاں

نمبر	نام و مقام
۱۴۶	علی محمد گنجاہ .... گجرات
۱۴۷	اسمٰعیل آزسیلہ .... جہلم
۱۴۸	شبیر - اللہ پیرا غائب - //
۱۴۹	مبارک علی ...... سیالکوٹ
۱۵۰	عبداللہ صاحب ...... سیالکوٹ
۱۵۱	محمد زمان صاحب گوسیاں جہلم
۱۵۲	الہ داد خان // //
۱۵۳	خدا بخش خیاط کہاریان ... گجرات
۱۵۴	محی الدین گجرات ..... گجرات
۱۵۵	امام الدین گجرات ..... //
۱۵۶	حسن دین .... سیالکوٹ
۱۵۷	غلام حسن نڑگڑی .... گوجرانوالہ
۱۵۸	اہلیہ میاں مبارک .... سیالکوٹ
۱۵۹	تاج دین گلاب دین ...... لاہور
۱۶۰	حیات محمد .... جہلم
۱۶۱	رحمت بیگ جلال پور جٹاں گجرات
۱۶۲	الہ دین سیالکوٹ
۱۶۳	مہر دین سیالکوٹ
۱۶۴	قطب الدین کڑیانوالہ گجرات
۱۶۵	عبدالسبحان قلعہ بھنگیاں امرتسر
۱۶۶	[illegible] راجہ کہاریان
۱۶۷	ابراہیم //
۱۶۸	محمد دین ٹیلر ماسٹر راول پنڈی
۱۶۹	مہر دین کہاریان
۱۷۰	محمد دین حاجکہ بھیرہ
۱۷۱	اسمٰعیل سیالکوٹ
۱۷۲	غلام محمد کہاریان
۱۷۳	میاں نور دین بسر //
۱۷۴	عبداللہ از پیرا غائب جہلم
۱۷۵	جوایا کوٹ قاضی وزیر آباد
۱۷۶	چودھری شیر محمد بربالوالہ گجرات
۱۷۷	عبدالرحمن کہاریان .... کہاریان
۱۷۸	عبدالعزیز وزیر آباد .... وزیر آباد
۱۷۹	کرم دین سیالکوٹ ..... سیالکوٹ
۱۸۰	عبیداللہ وزیر آباد .... وزیر آباد
۱۸۱	چودھری میاں بخش سیالکوٹ
۱۸۲	دیوان شاہ //
۱۸۳	غلام قادر جہلم جہلم
۱۸۴	اکبر علی کہاریان کہاریان
۱۸۵	محمد دین آڑہ
۱۸۶	شمس الدین جلال پور جٹاں گجرات

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱۸۷	فقیر محمد	رہتاس	جہلم
۱۸۸	میراں بخش صاحب		//
۱۸۹	رحیم صاحب		سیالکوٹ
۱۹۰	امام الدین صاحب		//
۱۹۱	غلام محمد صاحب		جہلم
۱۹۲	بابو امام الدین صاحب		//
۱۹۳	محمد دین صاحب		سیالکوٹ
۱۹۴	شہاب الدین صاحب		//
۱۹۵	غلام محمد صاحب		//
۱۹۶	لدہا صاحب	کنجاہ	گجرات
۱۹۷	فضلدین صاحب		سیالکوٹ
۱۹۸	محمد دین فضلدین صاحب		//
۱۹۹	علم الدین از لوپا گجرات		//
۲۰۰	امام الدین	ڈنگہ	گجرات
۲۰۱	مولوی قطب الدین سناٹہ		جہلم
۲۰۲	مظفر الدین خلف منشی تاج دین لاہور		لاہور
۲۰۳	حافظ عبدالعزیز ایجنٹ سنگر کمپنی		سیالکوٹ
۲۰۴	عبدالواحد خان برادر سردار اسلم خان		//
۲۰۵	شیخ عبدالرحمن		//
۲۰۶	شیخ حبیب اللہ کلارک پلٹن		//
۲۰۷	[illegible]		//
۲۰۸	حسن شاہ ماہیروالہ کہاریان		گجرات
۲۰۹	خدا بخش سعد اللہ پور پہالیہ		//
۲۱۰	نبی بخش		راولپنڈی
۲۱۱	سید نذیر حسین داروغہ چونگی		سیالکوٹ
۲۱۲	سید اکبر علی		//
۲۱۳	غلام محمد ولد فتح علی نورنگ کہاریاں		گجرات
۲۱۴	علی احمد ولد عبداللہ فتحپور ٹھیکری والہ		//
۲۱۵	محمد علی ولد عبداللہ	//	//
۲۱۶	الہ دتا ولد جوایا	//	//
۲۱۷	کرم الہی ولد حیات بخش	//	//
۲۱۸	احمد ولد غلام محمد	//	//
۲۱۹	غلام قادر ولد کمال الدین		جہلم
۲۲۰	کرم بخش ولد عبدالغفار		//
۲۲۱	شیخ رانجھا بازار راجہ		راولپنڈی
۲۲۲	حیات بخش ولد کرم بخش چپڑاسی تحصیل گجرات		
۲۲۳	فیروز الدین ولد نظام الدین گوندل والہ گوجرانوالہ		
۲۲۴	رحیم بخش ولد الٰہی بخش کتب فروش		گجرات
۲۲۵	نور محمد ولد حسن محمد سعد اللہ پور تحصیل پہالیہ		//
۲۲۶	الہ دین ولد نور دین پیرا غائب	//	//
۲۲۷	اکبر علی ولد نور علی از تحصیل کہاریاں		//

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۲۸	نور دین ولد شرف دین شانہ گر		جہلم
۲۲۹	محمد ولد سربلند صاحب زمیندار		کہاریاں
۲۳۰	بگہ ولد احمد گوجر	بادی	گریانہ
۲۳۱	نور الدین صاحب		//
۲۳۳	نظام الدین ولد جان محمد لویرلوالہ		گجرات
۲۳۴	الہ دتا ولد جھنڈا	//	//
۲۳۵	جمال الدین ولد کرم الدین	//	//
۲۳۶	جان محمد ولد محمد یار		//
۲۳۷	حسین ولد قدرداد		//
۲۳۸	ستار محمد ولد امام بخش معمار		جہلم
۲۳۹	امام الدین ولد علم دین		//
۲۴۰	حسن محمد ولد شرف دین	نگیال	میرپور
۲۴۱	غلام قادر میاں محمد علی مولوی جبو کے		دہاریوال
۲۴۲	امام بخش ولد نتا مار گوپیکے		گجرات
۲۴۳	حیات ولد شرف دین کمہار		//
۲۴۴	شیخ فضل کریم ولد شیخ غلام حسین پنشنر نائب		
۲۴۵	مراد بخش ولد الہ داد پوڑاں والہ	ڈنگہ	
۲۴۶	قاضی سلطان احمد کوٹ قاضی		گوجرانوالہ
۲۴۷	الہ بخش خوجہ قصور		//
۲۴۸	رحیم بخش کفش دوز		راولپنڈی
۲۴۹	جمال الدین صاحب ڈاکٹر		//
۲۵۰	نبی بخش موچی		//
۲۵۱	عمر الدین مستری		//
۲۵۲	فیروز الدین ولد ڈاکٹر جمال الدین		//
۲۵۳	محمد مسعود ولد حسن دین مستری سیالکوٹ حال		
۲۵۴	حافظ شرف دین زمیندار کلالوالہ		گجرات
۲۵۵	غلام محمد	نورنگ	//
۲۵۶	محمد خان		//
۲۵۷	گوہر علی	بہل وال	//
۲۵۸	محمد دین	گکرالی	//
۲۵۹	صاحب دین	مہر گڈھ	//
۲۶۰	سردار علی	نورنگ	//
۲۶۱	عبداللہ	اسلام گڑہ	//
۲۶۲	محمد حسین ڈھڈا ہاشم		گوجرانوالہ
۲۶۳	خان بہادر راز ٹھوک رجو		جہلم
۲۶۴	محمد سلیم سارجنٹ پولیس		//
۲۶۵	میاں علم دین	جادہ	//
۲۶۶	الہ دتا جہلم	نواں محلہ	جہلم
۲۶۷	کرم دین خانساماں		لاہور
۲۶۸	علم دین	کھرکہ	گجرات
۲۶۹	نبی بخش		لالہ موسیٰ

نمبر	نام	ضلع
۱۱۳	وزیر محمد ولد امیر بخش گلکار	جہلم
۱۱۴	محمد رمضان ولد عظیم بخش	//
۱۱۵	عبد الرحیم ولد حیات بخش شانہ گر	//
۱۱۶	محکم دین ولد فضلدین قصاب	//
۱۱۷	حسن محمد ولد فضلدین قصاب	//
۱۱۸	احمد خان ولد عیسیٰ خان دفتری کورٹ	
۱۱۹	الہ داد ولد قطب الدین ماجرہ	گجرات
۱۲۰	قل احمد ولد سنگر	//
۱۲۱	کرم داد ولد فضلداد ملاح	//
	سعد اللہ پور گجرات	//
۱۲۲	الہ داد ولد راجہ	//
۱۲۳	احمد دین ولد محمد دین	//
۱۲۴	نبی بخش ولد فضلدین	//
۱۲۵	جمال الدین ولد علم دین	//
۱۲۶	دوست محمد ولد خیر محمد خیاط	جہلم
۱۲۷	محمد حسین ولد جیون باشندہ آکرہ کہاریان	
۱۲۸	عبد اللہ // //	//
۱۲۹	میاں حاجی ولد نیک محمد نجار نضیرا	//
۱۳۰	میر عبد اللہ ملازم راجہ عطا محمد خان	
	کلگام	کشمیر
۱۳۱	محمد بخش ولد شرف مزدور	جہلم
۱۳۲	محمد دین ولد فتح الدین ملازم	//
۱۳۳	سمند خان خانساماں	//
۱۳۴	محمد داؤد ولد نور دین نیا گو فروش	//
۱۳۵	محمد ولد جہا زمیندار جلیل پور سرائے اورنگ آباد	
۱۳۶	محمد علی ولد محمد بخش درویش مسجد	//
۱۳۷	قاضی محمد اعظم ولد قاضی غلام غوث ساکن کوٹ قاضی	گوجرانوالہ
۱۳۸	حسام الدین ولد عزیز الدین کوٹ قاضی تحصیل وزیر آباد	وزیر آباد
۱۳۹	خدا بخش قصاب	جہلم
۱۴۰	غلام رسول ولد فضلدین بھٹی	//
۱۴۱	محمد افضل ولد نیاز محمد زمیندار تنگیال تحصیل میر پور ضلع بھمبر	بھمبر
۱۴۲	میاں شیر ولد کرم دین زمیندار سہا گوشاہ پور ڈاک خانہ بہاگ نگر	گجرات
۱۴۳	نور احمد ولد کرم دین درویش گوجرانوالہ	
۱۴۴	محمد ولد عبد اللہ حجام ساکن دیوتا ضلع گجرات	گجرات
۱۴۵	نور دین ولد الہ دین ساکن ہنگ کہاریاں	کہاریاں

نمبر	نام و مقام
۱۴۶	علی محمد گنجاہ .... گجرات
۱۴۷	اسمعیل آرسیلہ .... جہلم
۱۴۸	شیر - ازپیرا غائب . //
۱۴۹	مبارک علی ..... سیالکوٹ
۱۵۰	عبد اللہ صاحب .... سیالکوٹ
۱۵۱	محمد زمان صاحب گھوسیاں جہلم
۱۵۲	الہ داد خان // //
۱۵۳	خدا بخش خیاط کہاریاں ... گجرات
۱۵۴	محی الدین گجرات ..... گجرات
۱۵۵	امام الدین گجرات ..... //
۱۵۶	حسن دین .... سیالکوٹ
۱۵۷	غلام حسن تر گڑی .... گوجرانوالہ
۱۵۸	اہلیہ میاں مبارک .... سیالکوٹ
۱۵۹	تاج دین گلاب دین .... لاہور
۱۶۰	حیات محمد .... جہلم
۱۶۱	رحمت بیگ جلال پور جٹاں گجرات
۱۶۲	الہ دین سیالکوٹ
۱۶۳	مہر دین سیالکوٹ
۱۶۴	قطب الدین کڑیانوالہ گجرات
۱۶۵	عبد السبحان قلعہ بھنگیاں امرتسر
۱۶۶	راجہ کہاریان
۱۶۷	ابراہیم //
۱۶۸	محمد دین ٹیلہ بابٹہ ... راول پنڈی
۱۶۹	مہر دین کہاریان
۱۷۰	محمد دین حاجکہ بہیرہ
۱۷۱	اسمعیل سیالکوٹ
۱۷۲	غلام محمد کہاریان
۱۷۳	میاں نور دین بسر //
۱۷۴	عبد اللہ ازپیرا غائب جہلم
۱۷۵	جوایا کوٹ قاضی وزیر آباد
۱۷۶	چودھری شیر محمد بریانوالہ گجرات
۱۷۷	عبد الرحمن کہاریان ... کہاریان
۱۷۸	عبد العزیز وزیر آباد .... وزیر آباد
۱۷۹	کرم دین سیالکوٹ .... سیالکوٹ
۱۸۰	عبید اللہ وزیر آباد .... وزیر آباد
۱۸۱	چودھری میاں بخش سیالکوٹ
۱۸۲	دیوان شاہ //
۱۸۳	غلام قادر جہلم جہلم
۱۸۴	اکبر علی کہاریاں کہاریاں
۱۸۵	محمد دین آڑہ
۱۸۶	شمس الدین جلال پور جٹاں گجرات

نمبر	نام	ضلع
۱۸۷	فقیر محمد رہتاس	جہلم
۱۸۸	میراں بخش صاحب	//
۱۸۹	رحیم صاحب	سیالکوٹ
۱۹۰	امام الدین صاحب	//
۱۹۱	غلام محمد صاحب	جہلم
۱۹۲	بابو امام الدین صاحب	//
۱۹۳	محمد دین صاحب	سیالکوٹ
۱۹۴	شہاب الدین صاحب	//
۱۹۵	غلام محمد صاحب	//
۱۹۶	للہ صاحب - گنجاہ	گجرات
۱۹۷	فضلدین صاحب	سیالکوٹ
۱۹۸	محمد دین فضلدین صاحب	//
۱۹۹	علم الدین از لوپا گجرات	//
۲۰۰	امام الدین ڈنگہ	گجرات
۲۰۱	مولوی قطب الدین سنناٹہ	جہلم
۲۰۲	مظفر الدین خلف منشی تاج دین لاہور	لاہور
۲۰۳	حافظ عبد العزیز ایجنٹ سنگر کمپنی	سیالکوٹ
۲۰۴	عبد الواحد خان برادر سردار اسلم خان	//
۲۰۵	شیخ عبد الرحمن	//
۲۰۶	شیخ حبیب اللہ کلارک پلٹن	//
۲۰۷	مستری الہ دتہ	//
۲۰۸	حسن شاہ ماہر والہ کہاریان	گجرات
۲۰۹	خدا بخش سعد اللہ پور پہالیہ	//
۲۱۰	نبی بخش	راولپنڈی
۲۱۱	سید نذیر حسین داروغہ چونگی	سیالکوٹ
۲۱۲	سید اکبر علی	//
۲۱۳	غلام محمد ولد فتح علی نورنگ کہاریاں	گجرات
۲۱۴	علی احمد ولد عبد اللہ فتحپور ٹھیکری والہ	//
۲۱۵	محمد علی ولد عبد اللہ //	//
۲۱۶	الہ دتا ولد جوایا //	//
۲۱۷	کرم الٰہی ولد حیات بخش //	//
۲۱۸	احمد ولد غلام محمد //	/
۲۱۹	غلام قادر ولد کمال الدین	جہلم
۲۲۰	کرم بخش ولد عبد الغفار	//
۲۲۱	شیخ رانجھا بازار راجہ	راولپنڈی
۲۲۲	حیات بخش ولد کرم بخش چپڑاسی تحصیل گجرات	
۲۲۳	فیروز الدین ولد نظام الدین گوندل والہ	گوجرانوالہ
۲۲۴	رحیم بخش ولد الٰہی بخش کتب فروش	گجرات
۲۲۵	نور محمد ولد حسن محمد سعد اللہ پور تحصیل پہالیہ	//
۲۲۶	الہ دین ولد نور دین پیرا غائب //	//
۲۲۷	اکبر علی ولد نور علی از تحصیل کہاریاں	//

نمبر	نام	ضلع
۲۲۸	نور دین ولد شرف دین شانہ گر	جہلم
۲۲۹	محمد ولد سربلند صاحب زمیندار	کہاریاں
۲۳۰	بگہ ولد احمد گوجر باؤلی	کریالہ
۲۳۱	نور الدین صاحب	//
۲۳۳	نظام الدین ولد جان محمد بوہیر والہ	گجرات
۲۳۴	الہ دتا ولد جھنڈا //	//
۲۳۵	جمال الدین ولد کرم الدین //	//
۲۳۶	جان محمد ولد محمد یار	//
۲۳۷	حسین ولد قدرداد	//
۲۳۸	ستار محمد ولد امام بخش معمار	جہلم
۲۳۹	امام الدین ولد علم دین	//
۲۴۰	حسن محمد ولد شرف دین ٹمیال	میرپور
۲۴۱	غلام قادر میاں محمد علی مولوی حبیب کے	دھاروال
۲۴۲	امام بخش ولد نامدار گو لیکے	گجرات
۲۴۳	حیات ولد شرف دین کمہار	//
۲۴۴	شیخ فضل کریم ولد شیخ غلام حسین پنشنر نائب	
۲۴۵	مراد بخش ولد الہ داد پوٹران والہ ڈنگہ	
۲۴۶	قاضی سلطان احمد از کوٹ قاضی	گوجرانوالہ
۲۴۷	الہی بخش خوجہ قصور	/
۲۴۸	رحیم بخش کفش دوز	راولپنڈی
۲۴۹	جمال الدین صاحب ڈاکٹر	//
۲۵۰	نبی بخش موچی	//
۲۵۱	عمر الدین مستری	//
۲۵۲	فیروز الدین ولد ڈاکٹر جمال الدین	//
۲۵۳	محمد مسعود ولد حسن دین مستری سالکوٹ حال	
۲۵۴	حافظ شرف دین زمیندار کلاوالہ	گجرات
۲۵۵	غلام محمد نورنگ	//
۲۵۶	محمد خان	//
۲۵۷	گوہر علی سہل وال	//
۲۵۸	محمد دین نگرالی	//
۲۵۹	صاحب دین مہر گڑھ	//
۲۶۰	سردار علی نورنگ	//
۲۶۱	عبد اللہ اسلام گڑھ	//
۲۶۲	محمد حسین ... اعظم	گوجرانوالہ
۲۶۳	خان بہادر راز ... رجو	جہلم
۲۶۴	محمد سلیم سارجنٹ پولیس	//
۲۶۵	میاں علم دین جادہ	//
۲۶۶	الہ دتا جہلم لوان محلہ	جہلم
۲۶۷	کرم دین خانسامہ	لالہ موسیٰ
۲۶۸	علم دین کھڑکہ	گجرات
۲۶۹	نبی بخش	لالہ موسیٰ

نمبر	نام و سکونت	ضلع
۲۷۰	عبد الصمد صاحب دلمیانی تحصیل پنڈ دادنخان	
۲۷۱	باڈا از پیر اغاییب	جہلم
۲۷۲	فتح علی بوبیا والی تحصیل کہاریان	گجرات
۲۷۳	احمد و	//
۲۷۴	عبد المجید ولد مولوی ابراہیم جہلم	
۲۷۵	کرم الہی نخال	گجرات
۲۷۶	محمد یوسف //	//
۲۷۷	احمد صاحب //	//
۲۷۸	نواب صاحب //	//
۲۷۹	خیر محمد	جہلم
۲۸۰	محمد اشرف	گجرات
۲۸۱	رکن الدین	جہلم
۲۸۲	احمد دین	//
۲۸۳	برہان الدین آزاد شاعر	//
۲۸۴	غلام محمد کہر گیال تحصیل کہاریان	گجرات
۲۸۵	حاجی خدا بخش	//
۲۸۶	محمد فاضل نگیال میرپور	جموں
۲۸۷	نظام الدین رام پور	جہلم
۲۸۸	عبد الکریم ولد مولا بخش	جہلم
۲۸۹	خدا بخش ولد //	//
۲۹۰	عبد العزیز ولد نظام الدین صاحب	//
۲۹۱	عبد الغنی ولد //	//
۲۹۲	فضل الہی	
۲۹۳	عبد العزیز	پسران محمد شفیق جہلم
۲۹۴	عبد الغفور	
۲۹۵	عبد اللطیف	
۲۹۶	یوسف ولد راج علی نورنگ گجرات	کہاریان
۲۹۷	بازو ولد نواب //	//
۲۹۸	غلام نبی صاحب قریشی قلعدار	گجرات
۲۹۹	مہر بہاول بخش علاقہ دار جہلم	
۳۰۰	فضل کریم ولد // //	
۳۰۱	عبد الکریم ولد // //	
۳۰۲	شیخ چراغ دین	گجرات
۳۰۳	شیخ خیر الدین سوداگر	//
۳۰۴	شیخ ابراہیم سوداگر	//
۳۰۵	چودھری کرم داد نمبردار بڑاٹھی نوالہ گجرات	
۳۰۶	میاں شاہ محمد ولد حاجی نگاہ محمد	
	ڈیاڈبرنانی	گجرات
۳۰۷	قاضی ناظم دین نقلنویس جہلم	
۳۰۸	بہادر علی رنگ ساز //	
۳۰۹	کرم دین صاحب //	

نمبر	نام و سکونت	ضلع
۳۱۰	نور عالم کوٹلہ	جہلم
۳۱۱	قاضی محمد اکرم حسین رئیس گجرات	گجرات
۳۱۲	حسین شاہ نفیرا	گجرات
۳۱۳	شرف دین۔ //	//
۳۱۴	نور شاہ //	//
۳۱۵	الہ دین چک لشکری	//
۳۱۶	محمد بہاگو شاہپور	//
۳۱۷	نظام الدین خیاط	جہلم
۳۱۸	امام الدین	//
۳۱۹	نثیر محمد	//
۳۲۰	حاجی لنگر محمد سکنہ ڈہڈو	گجرات
۳۲۱	امیر بخش المعروف گھیسٹا ککے زئی	لالہ موسیٰ
۳۲۲	فضل الہی حجام	جہلم
۳۲۳	عبد الغفور ولد محمد شفیع دوکاندار	//
۳۲۴	فضل الہی دوکاندار جہلم	//
۳۲۵	عالم دین زمیندار کہاریان	گجرات
۳۲۶	کرم دین صاحب //	//
۳۲۷	احمد دین صاحب //	//
۳۲۸	کرم دین باشندہ لنگی	//
۳۲۹	غلام محمد زمیندار کہاریان	//
۳۳۰	الہ دین چک سکندر	//
۳۳۱	محمود صاحب //	//
۳۳۲	رحمت اللہ زمیندار	//
۳۳۳	رحمت اللہ حجام	//
۳۳۴	احمد دین کفش دوز	//
۳۳۵	صدر دین	//
۳۳۶	نیک عالم زمیندار	//
۳۳۷	عبد اللہ باشندہ //	٥
۳۳۸	جیون موچی //	//
۳۳۹	محمد عالم گوجرپوریانوالی	//
۳۴۰	علی احمد کشمیری //	//
۳۴۱	مرزا زمیندار //	//
۳۴۲	میاں عظیم اللہ لوہار کہرکہ	//
۳۴۳	کرم بخش زمیندار تہرلانی	سیالکوٹ
۳۴۴	مہر محمد مستری بھیرہ شاہ پور	شاہ پور
۳۴۵	محمد اسمعیل پراچہ // //	//
۳۴۶	اسمعیل مستری // // //	//
۳۴۷	فضل احمد شانہ گر	جہلم
۳۴۸	نذیر احمد دوکاندار	گجرات
۳۴۹	فضل کریم کشمیری	//
۳۵۰	قل احمد مستری	گجرات

نمبر	نام و سکونت	ضلع
۳۵۱	مرزا زمیندار چک سکندر	گجرات
۳۵۲	فضل دین جٹ //	//
۳۵۳	فیض اللہ شاہ ہیبلا	//
۳۵۴	امام الدین زمیندار ڈہنگ	//
۳۵۵	عبد اللہ ولد فضل کشمیری	جہلم
۳۵۶	عطا محمد نمبردار کہرکا گجرات	گجرات
۳۵۷	میاں عبد اللہ زمیندار چک سکندر	//
۳۵۸	صوبہ زمیندار نخال	//
۳۵۹	کرم الہی //	//
۳۶۰	عبد اللہ //	//
۳۶۱	عبد القیوم //	//
۳۶۲	محمد دین رنگریز //	//
۳۶۳	راجہ زمیندار چک سکندر	//
۳۶۴	جلال //	//
۳۶۵	عطا محمد رہتاس	جہلم
۳۶۶	احمد باشندہ وتہ وال	گجرات
۳۶۷	کرم الہی //	//
۳۶۸	حسن محمد زمیندار رجوعہ	//
۳۶۹	کرم بخش // //	//
۳۷۰	خدا بخش // //	//
۳۷۱	محمد دین // //	//
۳۷۲	فضل دین زمیندار ڈنگہ	//
۳۷۳	عبد اللہ چک باسریان	//
۳۷۴	احمد دین زمیندار گولے کے	//
۳۷۵	محمد زمیندار کہاریان	//
۳۷۶	حلیم بیگ مغل بہل والی	//
۳۷۷	خدا بخش ولد محسن خان جانتلی	راولپنڈی
۳۷۸	عبد اللہ	لاہور
۳۷۹	موبہ ملازم ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب	لاہور
۳۸۰	امام شاہ ولد احمد شاہ خیاط	جہلم
۳۸۱	اللہ دتا ولد فیض بخش دوکاندار	//
۳۸۲	عبد الرحمن ولد نور اللہ جلد ساز	//
۳۸۳	فضل محمد خان صاحب رئیس بیگووال ریاست	کپورتھلہ
۳۸۴	عبد الرشید خان ولد ایضاً	//
۳۸۵	عبد العزیز ولد ایضاً	//
۳۸۶	عبد الکریم ولد نظام الدین چھاپہ گر	جہلم
۳۸۷	غلام علی چک باسریان	گجرات
۳۸۸	رحمت اللہ ولد ودھاوا	کپورتھلہ
۳۸۹	عبد الرحمن ولد مستری فیض احمد	سیالکوٹ
۳۹۰	علی محمد طالب علم ایم بی سکول	گجرات
۳۹۱	صاحب دین ولد نور دین جھبور	رہتاس

نمبر	نام و سکونت	ضلع
۳۹۲ تا ۳۹۵	اہلیہ و دو دختر و یک پسر مرزا اکرم بیگ صاحب	
۳۹۶	محمد۔ بوریالوالی کہاریان	گجرات
۳۹۷ تا ۴۰۰	والدہ و دو دختر و اہلیہ فقیر محمد شانہ گر	جہلم
۴۰۱	عبد اللہ کہاریان بوریالوالی	گجرات
۴۰۲ تا ۴۰۴	امام الدین ولد فقیر محمد تاجر جہلم معہ دو پسر و اہلیہ	
۴۰۵	غلام حسین زمیندار نورنگ	گجرات
۴۰۶	عباد اللہ شاہ ولد شیر شاہ امام مسجد کریانوالہ	
۴۰۷ تا ۴۰۹	نور الدین ولد کرم دین معہ اہلیہ و یک دختر	جہلم
۴۱۰	محمد علی ولد فضل دین جمعدار اسٹیشن خوشحال گڑھ	
۴۱۱	صاحب داد خان	کہاریان
۴۱۲	قطب الدین برادر فضل دین	خوشحال گڑھ
۴۱۳	سعد اللہ ولد کرم دین	کہاریان
۴۱۴	کرم دین از	//
۴۱۵	روشن دین ولد شیخ احمد کریانوالہ	گجرات
۴۱۶	جعفر شاہ ولد نور شاہ نفیرا	//
۴۱۷	مولا داد ولد گوہر چک اسکندر	//
۴۱۸	میاں دین سیر کے	وزیرآباد
۴۱۹	مردان علی نمبردار نفیرا	گجرات
۴۲۰	محمد دین چک علی	کہاریان
۴۲۱	کرم داد ولد نور داد چک اسکندر	گجرات
۴۲۲	پیراں دتا از پوہہ	گجرات
۴۲۳	چغتہ ولد گوہر //	//
۴۲۴	محمود ولد // //	//
۴۲۵	سعد اللہ حجام //	//
۴۲۶	لشکر۔ اودھے وال	قصور
۴۲۷	مستری الہ دین	جہلم
۴۲۸	علی بخش از رہتاس	//
۴۲۹	فتح دین از	جہلم
۴۳۰	عصمت اللہ برادر ماسٹر ہدایت اللہ	//
۴۳۱	حبیب اللہ ولد اللہ دتہ	بھیرہ
۴۳۲	محمد دین ولد رحیم بخش شانہ گر	جہلم
۴۳۳	احمد دین ولد نور دین پنڈی لال رام پور	کہاریان
۴۳۴	خدا بخش	جہلم
۴۳۵	کریم بخش ولد کمال الدین	//
۴۳۶	شرف دین از موضع دھنی	کہاریان
۴۳۷	نیک عالم کوٹلہ فقیر متصل	جہلم
۴۳۸	محمد اعظم ولد قطب الدین	//
۴۳۹	نور عالم //	//
۴۴۰	مستری خدا بخش از	بھیرہ
۴۴۱	نظام الدین مستری از	جہلم

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۲۷۰	عبدالصمد صاحب ملیانی تحصیل پنڈ	دادنخان	۳۱۰	نور عالم کوٹلہ	جہلم	۳۵۱	مرزا زمیندار چک سکندر	گجرات	۳۹۲ تا ۳۹۵	اہلیہ و دو دختر و یک پسر مرزا اکرم بیگ صاحب	
۲۷۱	باز از پیر اغایب	جہلم	۳۱۱	قاضی محمد اکرم حسین رئیس گجرات	گجرات	۳۵۲	فضلدین جٹ رر	رر	۳۹۶	محمد ۔ بوریالوالی کہاریان	گجرات
۲۷۲	فتح علی بوبیا والی تحصیل کہاریان	گجرات	۳۱۲	حسین شاہ نصیرا	گجرات	۳۵۳	فیض اللہ شاہ بھنیلا	رر	۳۹۷ تا ۴۰۰	والدہ و دختر و اہلیہ فقیر محمد شانہ گر	جہلم
۲۷۳	احمد و	رر	۳۱۳	شرفدین ۔ رر	رر	۳۵۴	امام الدین زمیندار ڈھنگ	رر	۴۰۱	عبداللہ کہاریان بوبیالوالی	گجرات
۲۷۴	عبدالمجید ولد مولوی ابراہیم جہلم		۳۱۴	نور شاہ رر	رر	۳۵۵	عبداللہ ولد فضل کشمیری	جہلم	۴۰۲ تا ۴۰۴	امام الدین ولد فقیر محمد تاجر جہلم معہ دو پسر و اہلیہ	
۲۷۵	کرم الٰہی نتحال	گجرات	۳۱۵	الٰہ دین چک لشکری	رر	۳۵۶	عطا محمد نمبردار کہرکا گجرات	گجرات	۴۰۵	غلام حسین زمیندار نورنگ	گجرات
۲۷۶	محمد یوسف رر	رر	۳۱۶	محمد بہاگو شاہپور	رر	۳۵۷	میاں عبداللہ زمیندار چک سکندر	رر	۴۰۶	عباد اللہ شاہ ولد شیر شاہ امام مسجد کریالہ والہ	
۲۷۷	احمد صاحب رر	رر	۳۱۷	نظام الدین خیاط	جہلم	۳۵۸	صوبہ زمیندار تنحال	رر	۴۰۷ تا ۴۰۸	نور الدین ولد کرم دین معہ اہلیہ	
۲۷۸	نواب صاحب رر	رر	۳۱۸	امام الدین	رر	۳۵۹	کرم الٰہی رر	رر	۴۰۹	ویک دختر	جہلم
۲۷۹	خیر محمد	جہلم	۳۱۹	شیر محمد	رر	۳۶۰	عبداللہ رر	رر	۴۱۰	محمد علی ولد فضلدین جمعدار اسٹیشن خوشحال گڑھ	
۲۸۰	محمد اشرف	گجرات	۳۲۰	حاجی لنگر محمد سکنہ ڈھڈو	گجرات	۳۶۱	عبدالقیوم رر	رر	۴۱۱	صاحب داد خان	کہاریان
۲۸۱	رکن الدین	جہلم	۳۲۱	امیر بخش المعروف گھیسٹا گگے والی	انبالہ	۳۶۲	محمد دین رنگریز رر	رر	۴۱۲	قطب الدین برادر فضلدین	خوشحال گڑھ
۲۸۲	احمد دین	رر	۳۲۲	فضل الٰہی حجام	جہلم	۳۶۳	راجہ زمیندار چک سکندر	رر	۴۱۳	سعد اللہ ولد کرم دین	کہاریان
۲۸۳	برہان الدین آزاد شاعر	رر	۳۲۳	عبدالغفور ولد محمد شفیع دوکاندار	رر	۳۶۴	جلال رر	رر	۴۱۴	کرم دین رر	رر
۲۸۴	غلام محمد کہر تحصیل کہاریان	گجرات	۳۲۴	فضل الٰہی دوکاندار جہلم	رر	۳۶۵	عطا محمد رہتاس	جہلم	۴۱۵	روشن دین ولد شیخ احمد کریالہ والہ	گجرات
۲۸۵	حاجی خدا بخش	رر	۳۲۵	عالم دین زمیندار کہاریان	گجرات	۳۶۶	احمد بافندہ دتہ دال	گجرات	۴۱۶	جعفر شاہ ولد نور شاہ نصیرا	رر
۲۸۶	محمد فاضل نگیال میرپور	جموں	۳۲۶	کرم دین صاحب رر	رر	۳۶۷	کرم الٰہی رر	رر	۴۱۷	مولا داد ولد گوہر چک اسکندر	رر
۲۸۷	نظام الدین رام پور	جہلم	۳۲۷	احمد دین صاحب رر	رر	۳۶۸	حسن محمد زمیندار رجوعہ	رر	۴۱۸	میاں جیون سیدکے	وزیرآباد
۲۸۸	عبدالکریم ولد مولا بخش	جہلم	۳۲۸	کرم دین بافندہ لنگی	رر	۳۶۹	کرم بخش رر رر	رر	۴۱۹	مردان علی نمبردار نصیرا	گجرات
۲۸۹	خدا بخش ولد رر	رر	۳۲۹	غلام محمد زمیندار کہاریان	رر	۳۷۰	خدا بخش رر رر	رر	۴۲۰	محمد دین چک علی	کہاریان
۲۹۰	عبدالعزیز ولد نظام الدین صاحب	رر	۳۳۰	الٰہ دین چک سکندر	رر	۳۷۱	محمد دین رر رر	رر	۴۲۱	کرم داد ولد نورا دچک اسکندر	گجرات
۲۹۱	عبدالغنی ولد رر	رر	۳۳۱	محمود صاحب رر	رر	۳۷۲	فضل دین زمیندار ڈنگہ	رر	۴۲۲	پیران دتا از پوہہ	گجرات
۲۹۲	فضل الٰہی		۳۳۲	رحمت اللہ زمیندار	رر	۳۷۳	عبداللہ چک باسریان	رر	۴۲۳	چغتہ ولد گوہر رر	رر
۲۹۳	عبدالعزیز	پسران محمد شفیق جہلم	۳۳۳	رحمت اللہ حجام	رر	۳۷۴	احمد دین زمیندار گولے کے	رر	۴۲۴	محمود ولد رر رر	رر
۲۹۴	عبدالغفور		۳۳۴	احمد دین کفش دوز	رر	۳۷۵	محمد زمیندار کہاریان	رر	۴۲۵	سعد اللہ حجام رر	رر
۲۹۵	عبداللطیف		۳۳۵	صدر دین	رر	۳۷۶	حلیم بیگ مغل بہل والی	رر	۴۲۶	لشکر ۔ اودھے وال	قصور
۲۹۶	یوسف ولد راج علی نورنگ گجرات	کہاریان	۳۳۶	نیک عالم زمیندار	رر	۳۷۷	خدا بخش ولد محسن خان جاتلی	راولپنڈی	۴۲۷	مستری الٰہ دین	جہلم
۲۹۷	باز ولد نواب رر	رر	۳۳۷	عبداللہ بافندہ رر	رر	۳۷۸	عبداللہ	لاہور	۴۲۸	علی بخش از رہتاس	رر
۲۹۸	غلام نبی صاحب قریشی قلعدار	گجرات	۳۳۸	جیون موچی رر	رر	۳۷۹	موٹے ملازم ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب	لاہور	۴۲۹	فتح دین از	جہلم
۲۹۹	مہر بہاول بخش علاقہ دار جہلم		۳۳۹	محمد عالم گوجر پوریالہ والی	رر	۳۸۰	امام شاہ ولد احمد شاہ خیاط	جہلم	۴۳۰	عصمت اللہ برادر ماسٹر ہدایت اللہ	رر
۳۰۰	فضل کریم ولد رر رر		۳۴۰	علی احمد کشمیری رر	رر	۳۸۱	اللہ دتا ولد فیض بخش دوکاندار	رر	۴۳۱	حبیب اللہ ولد اللہ دتہ	بھیرہ
۳۰۱	عبدالکریم ولد رر رر		۳۴۱	مرزا زمیندار رر	رر	۳۸۲	عبدالرحمن ولد نور اللہ جلد ساز	رر	۴۳۲	محمد دین ولد رحیم بخش شانہ گر	جہلم
۳۰۲	شیخ چراغ دین	گجرات	۳۴۲	میاں عظیم اللہ لوہار کہرکہ	رر	۳۸۳	فضل محمد خان صاحب رئیس بیگووال	ریاست کپورتھلہ	۴۳۳	احمد دین ولد نور دین پنڈی رام پور	کہاریان
۳۰۳	شیخ خیر الدین سوداگر	رر	۳۴۳	محرم بخش زمیندار تہرالی	سیالکوٹ	۳۸۴	عبدالرشید خان ولد ایضاً	رر	۴۳۴	خدا بخش رر	جہلم
۳۰۴	شیخ ابراہیم سوداگر	رر	۳۴۴	مہر محمد مستری بھیرہ شاہپور	شاہپور	۳۸۵	عبدالعزیز ولد ایضاً	رر	۴۳۵	کریم بخش ولد کمال الدین	رر
۳۰۵	چودھری کرم داد نمبردار بڑا ٹھی نوالہ	گجرات	۳۴۵	محمد اسمٰعیل پراچہ رر	رر	۳۸۶	عبدالکریم ولد نظام الدین چھاپہ گر	جہلم	۴۳۶	شرفدین از موضع دہنی	کہاریان
۳۰۶	میاں شاہ محمد ولد حاجی نگاہ محمد		۳۴۶	اسمٰعیل مستری رر رر	رر	۳۸۷	غلام علی چک باسریان	گجرات	۴۳۷	نیک عالم کوٹلہ فقیر متصل	جہلم
	ٹبا ڈبرنالی	گجرات	۳۴۷	فضل احمد شانہ گر	جہلم	۳۸۸	رحمت اللہ ولد ویہام	کپورتھلہ	۴۳۸	محمد اعظم ولد قطب الدین	رر
۳۰۷	قاضی قائم دین نقلنویس جہلم		۳۴۸	نذیر احمد دوکاندار	گجرات	۳۸۹	عبدالرحمن ولد مستری فیض احمد	سیالکوٹ	۴۳۹	نور عالم رر	رر
۳۰۸	بہادر علی رنگساز رر		۳۴۹	فضل کریم کشمیری	رر	۳۹۰	علی محمد طالب علم ایم بی سکول	گجرات	۴۴۰	مستری خدا بخش از	بھیرہ
۳۰۹	کرم دین صاحب رر		۳۵۰	قل احمد مستری	گجرات	۳۹۱	صاحب دین ولد نور دین جھبور	رہتاس	۴۴۱	نظام الدین مستری از	جہلم

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۴۴۲	اکبر علی	بوریالوانی	کہاران
۴۴۳	غلام محمد		//
۴۴۴	مانا		//
۴۴۵	ہاشم		//
۴۴۶	کرم دین زمیندار	نصیرا	گجرات
۴۴۷	حافظ محمد	کوٹلہ امیہ	جہلم
۴۴۸	باغ علی زمیندار نگیال علاقہ کھڑی	میرپور بھمبر	
۴۴۹	علم دین ولد ہاشم جیبو کے تحصیل		گجرات
۴۵۰	عباس علی	//	//
۴۵۱	علم الدین	نصیرا	گجرات
۴۵۲	فضل شاہ	//	//
۴۵۳	غلام محمد	//	//
۴۵۴	احمد	//	//
۴۵۵	راج علی	//	//
۴۵۶	فتح الدین	//	//
۴۵۷	قمر الدین ولد رکن الدین	ہنگ کہاریاں	//
۴۵۸	علم دین ولد کاکا		//
۴۵۹	جلال دین ولد الہ دین		//
۴۶۰	بشیر دین ولد قطب الدین		//
۴۶۱	عبداللہ ولد نور دین		//
۴۶۲	شیخ علی محمد ولد شیخ غلام نبی ساکن کشمیر حال ملازم		// قصور
۴۶۳	امام الدین ولد حسن محمد ساکن جیبو کے تحصیل و ضلع		گجرات
۴۶۴	سلطان ولد علی احمد ساکن جھوکری تحصیل و ضلع		//
۴۶۵	حسن محمد ولد مولاداد	//	//
۴۷۱	معہ زوجہ و دو دختران و نیز ہمشیرہ خوش دامن		//
۴۷۲	شرف دین ولد حسن محمد		//
۴۷۳	محمود ولد مبارک دین ساکن جھوکران خورد تحصیل و ضلع		گجرات
۴۷۴	الہ دین ولد حسن محمد ساکن جیبو کے		//
۴۷۵	خوشی محمد ولد خان بخش ساکن دھاریوال تحصیل و ضلع		گجرات
۴۷۶	حیات علی خان ولد شیر خان		ریاست کشمیر
۴۷۷	علی بہادر ولد شیر خان		//
۴۷۸	سراج دین ولد حامد بخش ساکن پن		جہلم
۴۷۹	عبداللہ ولد محمد حیات ساکن پن ریاست		کشمیر
۴۸۰	فیروز الدین ولد الف دین		//
۴۸۱	محمد دین ولد الف دین		//
۴۸۲	الہی بخش ولد طالب دین ساکن نگیال		کشمیر

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۴۸۳	خدا بخش	ڈنگہ	گجرات
۴۸۴	عبداللہ ولد غلام رسول ساکن شیر		جہلم
۴۸۵	الہی بخش	بوریالوانی کہاریاں	//
۴۸۶	خوشی محمد	ضلع گجرات تحصیل کہاریاں	
۴۸۷	اکبر علی ولد نور علی	ضلع // //	//
۴۸۸	گل محمد ولد خوشی محمد	دھاریوال	//
۴۸۹	عبداللہ ولد خوشی محمد	//	//
۴۹۰	فاطمہ زوجہ محمد خان		جہلم
۴۹۱	رحمت // حسن محمد		//
۴۹۲	زینب بنت //		//
۴۹۳	شمس بی بی والدہ نظام الدین		//
۴۹۴	بھری بیگم زوجہ نظام الدین		//
۴۹۵	غلام بی بی // //		//
۴۹۶	فضلان زوجہ نور دین	ہنگ	کہاریاں
۴۹۷	جنتو بنت //		//
۴۹۸	امام بی بی ہمشیرہ //		//
۴۹۹	عمران //		//
۵۰۰	بیگم زوجہ مدت		جہلم
۵۰۱	حشمت بی بی والدہ رحیم بخش		//
۵۰۲	مہتاب بی بی اہل خانہ سیٹھ احمد دین صاحب		//
۵۰۳	حسین بی بی // نور دین صاحب		//
۵۰۴	فاطمہ دختر نور دین صاحب		//
۵۰۵	راج بیگم اہلخانہ میران بخش مرحوم		//
۵۰۶	عائشہ بنت //		//
۵۰۷	بیگم زوجہ شمس الدین مرحوم		//
۵۰۸	بیگم بنت علم دین قصاب		//
۵۰۹	کرم بی بی زوجہ شیخ ابراہیم		//
۵۱۰	سوانی زوجہ بابو امام الدین		//
۵۱۱	حشمت بی بی زوجہ رحیم بخش		//
۵۱۲	عائشہ بی بی دختر //		//
۵۱۳	فاطمہ بی بی // //		//
۵۱۴	بیگم بی بی زوجہ محمد دین کمپونڈر		//
۵۱۵	امام بی بی زوجہ امام الدین سوجر	کہاریاں	ضلع گجرات
۵۱۶	دختر بی بی دختر حسن محمد قصاب		جہلم
۵۱۷	مہتاب بی بی زوجہ امام الدین کنسٹیبل		جہلم
۵۱۸	مہتاب بی بی زوجہ نور محمد		//
۵۱۹	نواب بی بی دختر //		//
۵۲۰	امام بی بی زوجہ نظام الدین		//
۵۲۱	عائشہ بی بی زوجہ فقیر محمد		//
۵۲۲	فضل بیگم دختر		//
۵۲۳	رحمت بی بی دختر		//

نمبر	نام	ضلع
۵۲۴	نور بیگم والدہ فقیر محمد	جہلم
۵۲۵	رانی زوجہ علی بخش رہتاس	//
۵۲۶	نیک بی بی زوجہ نور الدین //	//
۵۲۷	مہتاب بی بی // محمد بیگ دفعدار	//
۵۲۸	شتران	جہلم
۵۲۹	شفیعہ دختر //	//
۵۳۰	امینہ زوجہ شاہ عالم کلرک نہران	//
۵۳۱	امیر بی بی زوجہ الہی بخش مستری مرحوم	//
۵۳۲	چراغ بی بی زوجہ حسن محمد قصاب	//
۵۳۳	فضلان بی بی دختر الہ دتا	//
۵۳۴	امام بی بی // // //	//
۵۳۵	بوائی زوجہ محکم دین قصاب	//
۵۳۶	زینب بی بی بنت الہی بخش لوہار	//
۵۳۷	اہلیہ مولوی برہان الدین صاحب	//
۵۳۸	اہلیہ عبدالغنی //	//
۵۳۹	دختر مولوی برہان الدین	//
۵۴۰	حامد بی بی دختر قاضی قائم الدین	//
۵۴۱	عائشہ زوجہ محمد دین خیاط	//
۵۴۲	بی بی رانی زوجہ حیات محمد کنسٹبل	جہلم
۵۴۳	ہردو زوجہ ماسٹر ہدایت اللہ	//
۵۴۴	تاج بی بی زوجہ نظام الدین خیاط	//
۵۴۵	والدہ نظام الدین لوہار	//
۵۴۶	ہردو زوجہ مہر بہاول بخش صاحب	جہلم
۵۴۷	زوجہ عبداللہ گلگوہ از پیرا غائب	//
۵۴۸	زوجہ خیر محمد ملاح	//
۵۴۹	مہتاب بی بی والدہ سیٹھ احمد دین	//
۵۵۰	فضلان بی بی ہمشیرہ //	//
۵۵۱	نواب بی بی // // //	//
۵۵۲	صغران دختر //	//
۵۵۳	رابعہ دختر //	//
۵۵۴	جھنڈو دختر //	//
۵۵۵	بیوی بنت فضل دین قصاب	//
۵۵۶	میر بی بی دختر //	//
۵۵۷	کاکی // //	//
۵۵۸	گوہران زوجہ محمد علی مرحوم	//
۵۵۹	عبدالکریم ولد فضل دین قصاب	جہلم
۵۶۰	محمد حسین // //	//
۵۶۱	محمد رمضان // //	//
۵۶۲	محمد مالک ولد محمد دین مرحوم	//
۵۶۳	محمد دین ولد سیٹھ احمد دین	//
۵۶۴	عبدالغنی ولد علم دین قصاب	//

ضروری نوٹ

(۱) اگرچہ ہم نے حتی الوسع بہت احتیاط اور پڑتال کے بعد بیعت کنندگان کے نام درج کئے ہیں مگر تاہم اگر اصل نام یا پتہ وغیرہ میں غلطی رہ گئی ہو تو بقید صفحہ اخبار البدر و نمبر شمار اوس غلطی کی اصلاح کی اگر اطلاع دیجاوے گی تو اوسے دوبارہ اخبار میں طبع کر دیا جاویگا

(۲) بعض احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اکثر نو بیعت کنندگان اپنے نام درج کرانے سے رہ گئے تھے اس لئے اب ان کو چاہئے کہ اس فہرست کو مطالعہ کریں اگر ان کے نام رہ گئے ہوں تو ہمیں پورا پتہ لکھکر روانہ کردیں اگلے کسی نمبر میں شائع کر دئے جاویں گے۔

ضروری اطلاع بیعت کنندگان

لنگر خانہ

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۴۴۲	اکبر علی	بوریالوالی	کہاریاں
۴۴۳	غلام محمد		//
۴۴۴	رانا		//
۴۴۵	ہاشم		//
۴۴۶	کرم دین زمیندار	نصیرا	گجرات
۴۴۷	حافظ محمد	کوٹلا امیہ	جہلم
۴۴۸	باغ علی زمیندار نگیال علاقہ کھڑی سیر پور ہنبر		
۴۴۹	علم دین ولد ہاشم جبو کے تحصیل گجرات		
۴۵۰	عباس علی	//	//
۴۵۱	علم الدین	نصیرا	گجرات
۴۵۲	فضل شاہ	//	//
۴۵۳	غلام محمد	//	//
۴۵۴	احمد	//	//
۴۵۵	راج علی	//	//
۴۵۶	فتح الدین	//	//
۴۵۷	قمرالدین ولد رکن الدین	نہنگ کہاریاں	//
۴۵۸	علم دین ولد کاکا		//
۴۵۹	جلال دین ولد الہ دین		//
۴۶۰	بشیر دین ولد قطب الدین		//
۴۶۱	عبداللہ ولد نور دین		//
۴۶۲	شیخ علی محمد ولد شیخ غلام نبی ساکن قصور حال ملازم		// قصور
۴۶۳	امام الدین ولد حسن محمد ساکن جبو کے تحصیل و ضلع		گجرات
۴۶۴	سلطان ولد علی احمد ساکن جھوکری تحصیل وضلع		//
۴۶۵	حسن محمد ولد مولاداد	//	//
۴۶۶ تا ۴۷۱	معہ زوجہ و دو دختران و زینب خوشدامن		//
۴۷۲	شرف دین ولد حسن محمد		//
۴۷۳	محمود ولد مبارک دین ساکن جھوکراں خورد تحصیل وضلع		گجرات
۴۷۴	الہ دین ولد حسن محمد ساکن جبو کے		//
۴۷۵	خوشی محمد ولد خان بخش ساکن دیا بڑووال تحصیل وضلع		گجرات
۴۷۶	حیات علی خان ولد شیر خان		ریاست کشمیر
۴۷۷	علی بہادر ولد شیر خان		//
۴۷۸	سراج دین ولد حامد بخش ساکن بن		جہلم
۴۷۹	عبداللہ ولد محمد حیات ساکن من ریاست		کشمیر
۴۸۰	فیروز الدین ولد الف دین		//
۴۸۱	محمد دین ولد الف دین		//
۴۸۲	الٰہی بخش ولد طالب دین ساکن نگیال		کشمیر

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۴۸۳	خدا بخش	ڈنگہ	گجرات
۴۸۴	عبداللہ ولد غلام رسول ساکن شیر		جہلم
۴۸۵	الٰہی بخش - بوریالوالی	کہاریاں	//
۴۸۶	خوشی محمد ضلع گجرات تحصیل کہاریاں		
۴۸۷	اکبر علی ولد نور علی ضلع //	//	//
۴۸۸	اکل محمد ولد خوشی محمد دہاڑووال		//
۴۸۹	عبداللہ ولد خوشی محمد	//	//
۴۹۰	فاطمہ زوجہ محمد خان		جہلم
۴۹۱	رحمت // حسن محمد		//
۴۹۲	زینب بنت //		//
۴۹۳	شمس بی بی والدہ نظام الدین		//
۴۹۴	ابھری بیگم زوجہ نظام الدین		//
۴۹۵	غلام بی بی //		//
۴۹۶	فضلاں زوجہ نور دین نہنگ		کہاریاں
۴۹۷	جنتو بنت //		//
۴۹۸	امام بی بی ہمشیرہ //		//
۴۹۹	عمراں //		//
۵۰۰	بیگم زوجہ مدت		جہلم
۵۰۱	حشمت بی بی والدہ رحیم بخش		//
۵۰۲	متاب بی بی اہل خانہ سیٹھ احمد دین صاحب		//
۵۰۳	حسین بی بی // نور دین صاحب		//
۵۰۴	فاطمہ دختر نور دین صاحب		//
۵۰۵	ا.ج بیگم اہلخانہ میراں بخش مرحوم		//
۵۰۶	عائشہ بنت //		//
۵۰۷	بیگم زوجہ شمس الدین مرحوم		//
۵۰۸	بیگم بنت علم دین قصاب		//
۵۰۹	کرم بی بی زوجہ شیخ ابراہیم		//
۵۱۰	سوائی زوجہ بابو امام الدین		//
۵۱۱	حشمت بی بی زوجہ رحیم بخش		//
۵۱۲	عائشہ بی بی دختر //		//
۵۱۳	فاطمہ بی بی // //		//
۵۱۴	بیگم بی بی زوجہ محمد دین کمپونڈر		//
۵۱۵	امام بی بی زوجہ امام الدین سوداگر	کہاریاں	ضلع گجرات
۵۱۶	دختر بی بی دختر حسن محمد قصاب		جہلم
۵۱۷	متاب بی بی زوجہ امام الدین مستری		جہلم
۵۱۸	متاب بی بی زوجہ نور محمد		//
۵۱۹	لاب بی بی دختر //		//
۵۲۰	امام بی بی زوجہ نظام الدین		//
۵۲۱	عائشہ بی بی زوجہ فقیر محمد		//
۵۲۲	فضل بیگم دختر		//
۵۲۳	رحمت بی بی دختر		//

نمبر	نام	ضلع
۵۲۴	نور بیگم والدہ فقیر محمد	جہلم
۵۲۵	رانی زوجہ علی بخش رہتاس	//
۵۲۶	نیک بی بی زوجہ نور الدین //	//
۵۲۷	متاب بی بی // محمد بیگ دفعدار	
۵۲۸	شتراں	جہلم
۵۲۹	شفیعہ دختر //	//
۵۳۰	امینہ زوجہ شاہ عالم کلرک شتران	//
۵۳۱	امیر بی بی زوجہ الٰہی بخش مستری مرحوم	//
۵۳۲	چراغ بی بی زوجہ حسن محمد قصاب	//
۵۳۳	فضلاں بی بی دختر الہ دتا	//
۵۳۴	امام بی بی // //	//
۵۳۵	بوائی زوجہ حاکم دین قصاب	//
۵۳۶	زینب بی بی بنت الٰہی بخش لوہار	//
۵۳۷	اہلیہ مولوی برہان الدین صاحب	//
۵۳۸	اہلیہ عبدالغنی //	//
۵۳۹	دختر مولوی برہان الدین	//
۵۴۰	حامد بی بی دختر قاضی قائم الدین	//
۵۴۱	عائشہ زوجہ محمد دین خیاط	//
۵۴۲	بی بی رانی زوجہ حیات محمد کنسٹبل	جہلم
۵۴۳	ہردو زوجہ ماسٹر ہدایت اللہ	//
۵۴۴	تاج بی بی زوجہ نظام الدین خیاط	//
۵۴۵	والدہ نظام الدین لوہار	//
۵۴۶	ہردو زوجہ مہر بہاول بخش صاحب	جہلم
۵۴۷	زوجہ عبداللہ گگوہ از پیر اغائب	//
۵۴۸	زوجہ خیر محمد ملاح	//
۵۴۹	متاب بی بی والدہ سیٹھ احمد دین	//
۵۵۰	فضلاں بی بی ہمشیرہ //	//
۵۵۱	نواب بی بی // //	//
۵۵۲	صغراں دختر //	//
۵۵۳	رابعہ دختر //	//
۵۵۴	جھنڈو دختر //	//
۵۵۵	بیوی بنت فضل دین قصاب	//
۵۵۶	امیر بی بی دختر //	//
۵۵۷	کاکی // //	//
۵۵۸	گوہراں زوجہ محمد علی مرحوم	//
۵۵۹	عبدالکریم ولد فضل دین قصاب	جہلم
۵۶۰	محمد حسین // //	//
۵۶۱	محمد رمضان // //	//
۵۶۲	محمد مالک ولد محمد دین مرحوم	//
۵۶۳	محمد دین ولد سیٹھ احمد دین	//
۵۶۴	عبدالغنی ولد علم دین قصاب	//

ضروری نوٹ

(۱) اگرچہ ہم نے حتی الوسع بہت احتیاط اور پڑتال کے بعد بیعت کنندگان کے نام درج کئے ہیں مگر تاہم اگر اصل نام یا پتہ وغیرہ میں غلطی رہ گئی ہو تو بقید صفحہ اخبار البدر و نمبر شمار اوس غلطی کی اصلاح کی اگر اطلاع دیجاوے گی تو اوسے دوبارہ اخبار میں طبع کردیا جاویگا

(۲) بعض احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اکثر نو بیعت کنندگان اپنے نام درج کرانے سے رہ گئے تھے اس لئے اب ان کو چاہئے کہ اس فہرست کو مطالعہ کریں اگر ان کے نام رہ گئے ہوں تو ہمیں پورا پتہ لکھکر روانہ کردیں اگلے کسی نمبر میں شائع کر دئے جاویں گے۔

ضروری اطلاع

لنگر خانہ

مطبع الصدیق قادیان دارالامان میں شیخ فیض علی صاحب احمدی مالک مطبع کے اہتمام سے شائع ہوا۔